بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ مطبوعات فیضانِ ولایت ٹرسٹ عارف نگر

شانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

گلدستۂ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پیش کش

شاعرِ اہلِ سنت : محمد امان علی ثاقب صابری

طباعتِ کتاب و ٹائٹل .... ایمرالڈ پریس ملے پلی

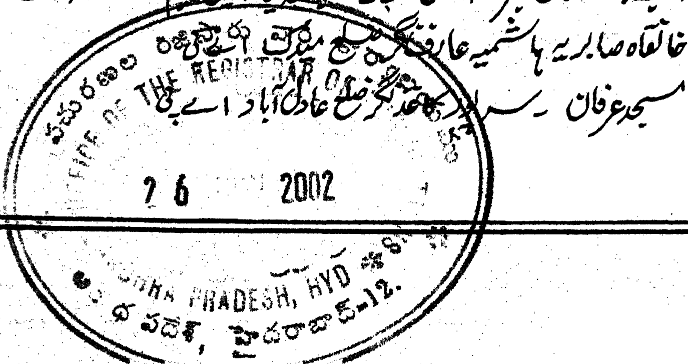
ہدیہ : اندرونِ ملک 80/= اسی روپے سکہ ہند
بیرونِ ملک 10 ڈالر

ملنے کا پتہ

ثاقب صابری مکان نمبر 467-8-22 عقب مسجد یکخانہ حویلی قدیم فون نمبر : 4573471

خانقاہ صابریہ ہاشمیہ عارف نگر ضلع میدک اے پی

مسجد عرفان سرپور کاغذ نگر ضلع عادل آباد اے پی



بسمہ

تشکر وانتساب

الحمدللہ علی احسانہ واحسان حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
واولیائہ رحمہم اللہ اجمعین

رحمت خداوندی وعنایت محمدی ونسبت اولیائے محمدی نے ایک بندہ حقیر و بے مایا کو وہ اعزاز عطا فرمایا جو اس کی نجات ومغفرت کا وسیلہ بن جائے گی اور دین ودنیا میں عزت و سرخروئی کا سبب. وصف شاعری سے متصف فرما کر دل ودماغ کو وہ روشنی عطا فرمائی جس کے نتیجہ میں حمد باری تعالیٰ شانہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب اولیائے کرام سینکڑوں کی تعداد میں موزوں کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس توفیق کی نوازش بھی محض نسبت وشفقت پیر کامل حضرت سید شاہ خواجہ قطب الدین ہاشمی المخاطب بحضرت قطب العرفان ہاشمی صابریؒ بنی ہے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ جو بلند پایہ شاعر بھی تھے اور ہاشمی تخلص فرماتے تھے ان کی مشفقانہ توجہ نے میری شعری صلاحیت کو جلا بخشی اور مجھے اس قابل بنا دیا کہ قلیل عرصہ میں بیسیوں نعتوں کے علاوہ سینکڑوں منقبتیں موزوں ہوئیں اس موقف نے اس قابل بنایا کہ شانِ غوث الوریٰؓ شان غریب نوازؒ شان بندہ نوازؒ اور جشن میلاد سرور کونین کتابیں شائع ہوئیں ۱۹۵۴ کی ایک رات اپنے ہادی برحق کی پیش گوئی اور بشارت کے مطابق ۱۹۹۴ کے اوائل کو بارگاہ سرور کونین میں حاضری ہوئی اور یہ میری حیات غلامی کی ایک معراج تھی وہاں کے مشاہدات اور تجلیات نے وہ کیف عطا کیا کہ کئی نعتیں اسی دوران موزوں ہوئیں وہاں ایک شعر میں میں نے یہ معروضہ کیا

بلائے ہیں سرکار ثاقب کو در پر — میں بار دیگر یہ کرم مانگتا ہوں

سرکار دوعالم نے میرے معروضہ کو قبول فرمایا اور دوسرے سال پھر بارگاہ عالی میں حاضری کا شرف عطا فرمایا میرے سرکار کے اختیار کی بات یہ ہے کہ دونوں سال کی حاضری میں اس غلام کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا فیض بخشی کے ایسے اسباب بنائے گئے سرکار اپنے غلاموں کو یوں بھی نوازتے ہیں اگر حسن عقیدت ومحبت کے ساتھ مانگنے کا سلیقہ بھی ہو دونوں موقعوں کی حاضری اور مشاہدات نے نعت گوئی کی سرشاری میں اور اضافہ کر دیا جس کا نتیجہ اس مجموعہ کی اشاعت و پیش کش ہے اس توفیق کو میں اپنے پیرو مرشد کے فیض نسبت اور فیض ولایت سے منسوب کرتا ہوں اور ناز کرتا ہوں آخر میں اپنے سلسلہ صابریہ کے نوجوان خلیفہ ڈاکٹر حافظ سید بدیع الدین صاحب صابری استاذ عربی جامعہ عثمانیہ جن کا وقیع مضمون نعت کی عظمت واہمیت پر اس کتاب میں شامل ہے اس کے علاوہ فضیلت مآب حضرت سید شاہ احمد قادر قادری شطاری داصل مدظلہ کا مضمون بعنوان تاثرات اور محترم المقام حضرت محمد قمرالدین قمر صابری ریسرچ اسکالر کی تقریظ شامل کتاب ہے جس کے لئے تہہ دل سے شکر گزار اور ممنون ہوں اور جناب محترم منعم صدیقی صاحب جیسے اہل نسبت و عقیدت مالک ایمرالڈ پریس کی ہمہ جہتی توجہ اور عنایات کا بھی دل سے مشکور ہوں اور ان کے ملٹی کلر پریس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں

شاعر شان رحمت ثاقب صابری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ

(کتاب وسنت کی روشنی میں)

ڈاکٹر حافظ سید بدیع الدین صابری (کامل جامعہ نظامیہ)

اسسٹنٹ پروفیسر عربک عثمانیہ یونیورسٹی

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم و علی اله و صحبه اجمعین !

اس مبارک ہستی کی نعت کا ذکر ہے جن کی تعریف وتوصیف ہر زمانے میں ہوتی رہی اور ہے اور ہوتی رہے گی، رب تبارک وتعالیٰ نے ان کا نام ہی محمد (ﷺ) رکھ دیا جسکے معنی ہیں: ر بار تعریف کی جائے، لفظی ومعنوی اعتبار سے کسی مخلوق کا ایسا پیارا نام نہیں۔

پہ بارِ الہا یہ کس کا نام آیا　　　کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

، لـه مـن اسـمـهٖ لیجلّـه　　　فذو العرشِ محمود وھذا محمد

اللہ نے آپ کے اکرام کیلئے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق کیا عرش والا محمود ہے اور یہ محمد) ہے۔

نعت ادبِ شعری کی ایک مستقل صنف ہے، نعت مدح ووصف کے مرادف ہے لیکن نعت ـ میں ایک نازک فرق ہے، نعت کا اطلاق اُنہی اوصاف کے بیان پر ہوتا ہے جو قابل مدح وصف کا اطلاق حسن کے علاوہ قبح پر بھی ہوسکتا ہے۔ (1) اسلئے اصطلاح میں سرورِ کائنات ںمدح سے متعلق صنفِ شعری کا نام نعت سے موسوم کیا گیا ہے۔

قدیم ادب میں لفظِ ''نعت'' کا استعمال حلیہ وسراپا اور حسنِ صورت کیلئے مخصوص تھا خواہ وہ ہو یا نظم میں، اور لفظِ ''صفت'' کا اطلاق عام اوصاف پر ہوا کرتا تھا چنانچہ یہود کے معتبر عالم ن مشکلم سے مروی ہے:

آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے مدینہ کے یہود بنو قریظہ و بنو نضیر جب مشرکینِ عرب

اسد و غطفان و جُہینہ وغیرہ قبائل سے جنگ کرتے تھے تو یہ یہودی حضور ﷺ کے وسیلہ سے یہ دعاء کرتے تھے "اللھم انصرنا بالنبی المبعوثِ فی اٰخرِ الزمانِ الذین نجد نعته و صفته فی التوراةِ فینصرون"[۲] (اے اللہ اس نبی کے واسطے سے ہماری مدد فرما جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوں گے جن کی نعت اور صفت ہم توریت میں پاتے ہیں تو (اس کی برکت سے) یہودی فتح یاب ہوتے تھے)۔

یہود و نصاریٰ آپ کی بعثت سے پہلے ہی آپ کے اوصاف سے اچھی طرح واقف تھے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے الذی یجدونه مکتوبًا عندھم فی التّوراة والانجیل[۳] (وہ نبی جن کے اوصاف یہ لوگ توریت وانجیل میں لکھے ہوئے پاتے ہیں)۔

"ناعت" کا لفظ اس روایت میں استعمال کیا گیا: "یقول ناعته: لم ار قبله و لا بعده مثله ﷺ"[۴] (آپ ﷺ کا وصف بیان کرنے والا یہ کہہ پڑتا ہے کہ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ ﷺ کے مثل کسی کو نہیں دیکھا)۔

علامہ شیخ مجد الدین بغدادیؒ نے حضور ﷺ کے کمالاتِ خَلقی و خُلقی دونوں کا احاطہ کرنے کے لئے اپنے شعر میں نعت و صفت دونوں کلمات کا استعمال کیا ہے:[۵]

بتوراةِ موسیٰ نعتُه وصِفاتُه وانجیل عیسٰی فی المدائح یطیبُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت میں آپ کی نعت اور آپ کے صفات ہیں اور حضرت عیسی علیہ السلام کی انجیل بھی آپ کے اوصاف عمدگی سے بیان کرتی ہے۔

پھر اردو ادب میں لفظ "نعت" کا استعمال مطلق سید المرسلین و خاتم النبیین ﷺ کی تعریف کے لئے مخصوص کر دیا گیا خواہ وہ تعریف کا تعلق آپ کے کمالاتِ ظاہری سے ہو یا باطنی سے، غیرِ نبی پر اس کا اطلاق نہیں کیا جاتا تا کہ مدح خیر البشر ﷺ اور دوسرے امراء و بادشاہوں کی تعریف میں فرق و امتیاز ہو جائے، اور یہ اصطلاح درحقیقت فارسی ادب سے اخذ کی گئی ہے، جیسا کہ عرفی شیرازی نے کہا ہے:

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا آہستہ کہ رہ بردمِ تیغ است قدم را
ہشدار کہ نتواں بیک آہنگ سرودن نعتِ شہِ کونین و مدیح کے و جم را

عرفی کے اس شعر سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس راہ میں بڑے احتیاط کی ضرورت ہے، نعت میں ایسے کلمات کا استعمال جو معمولی تخفیف کا بھی وہم رکھتے ہوں ایمان کی تباہی کا باعث

ہو سکتے ہیں، جیسا کہ لفظ "راعنا" (ہماری رعایت کیجئے) عربی کا ایک فصیح لفظ تھا لیکن مخالفین جب اس کے غلط معنی لینے لگے تو رب تبارک وتعالیٰ نے اس لفظ کو ترک کرنے کا حکم دیا۔

فدا خالدی دہلوی ـــــ جانشین بے خود دہلوی ـــــ نے اسی احتیاط کے پیش نظر فرمایا:

اس راہ میں بھٹکا تو نہ دنیا کا نہ دیں کا   ہشیار کہ چھٹ جائے نہ دامانِ محمد

سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کی نعت خود خالق کائنات نے بیان فرمائی اس عالم کے وجود سے پہلے روزِ میثاق کے دن سارے انبیاء کو جمع کر کے آپ کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا[6]

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں جن بے شمار اوصاف کو بیان فرمایا ان میں چند یہ ہیں:
قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ[7] (تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور روشن کتاب آئی)۔ "اے نبی ہم نے آپ کو شاہد (گواہ) اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور چمکتا آفتاب بنایا"۔[8] "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"[9] اور فرمایا "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ"[10] (ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذکر کو بلند کیا)

"وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کا یہی اقتضاء ہے کہ ہر آن و ہر لحہ اس ذات پاک کا ذکر نثر کی صورت میں ہو یا نظم کی بلند ہوتا رہے۔

حقیقت کی نگاہوں سے دیکھا جائے تو سارا کلام الٰہی نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا ایک بے مثال حسین مجموعہ ہے، ایک سائل کے سوال پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کان خلقه القرآن آپ کے اخلاق قرآن ہے:

اللہ کی کتاب ہے سیرت رسول کی   قرآن کی شرح آپ کا خلق عظیم ہے

وہ ذات جو سارے عالمین کے لئے رحمت اور سراج منیر ہو یقیناً اس کے پروانوں کی تعداد کا اندازہ کسی زمانے میں نہیں لگایا جا سکتا، اس ذات کے ظاہری وجود سے پہلے ہی اصطلاحی نعت کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت سے کئی برس پہلے حضر موت کا بادشاہ ابو کرب (جسے تبع ثانی کہا جاتا ہے) حضور ﷺ کی بعثت اور آپ کی عظمت کو سن کر آپ کا غائبانہ عاشق ہو گیا اور اس امید میں مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنا لیا کہ شاید میری عمر وفاء کر جائے اور مجھے آپ کے دیدار کا شرف مل جائے اور آپ کی نعت میں چند قطعے کہے، تبع کے منجملہ اشعار کے دو شعر یہ ہیں:

شہدتُ علٰی احمد انّہ رسول من اللہ باریٔ النسم

فلو مدّ عمری الیٰ عمرہ لکنتُ وزیراً لہ وابن عم

میں نے اس بات کی گواہی دی کہ احمد (ﷺ) جان ڈالنے والے اللہ کے رسول ہیں اگر آپ کے ظہور تک میری عمر وفا کرے تو میں ان کا وزیر اور مددگار رہوں گا۔

اور ایک موقع پر تبّع نے فرمایا[11]

ویاتی بعدہ رجل عظیم نبی لایرخص فی الحرامِ

یسمّٰی احمدُ یالیتَ انّی اُعمّرُ بعد مبعثِہ بِعامِ

اس کے بعد ایک عظیم انسان آئے گا وہ نبی جو کسی حرام کام کی اجازت نہیں دے گا اور جن کا نام نامی احمد ہوگا، کاش کہ میں آپ کی بعثت کے بعد ایک سال زندہ رہتا۔

اسی طرح تاریخ وسیر کے صفحات میں ہمیں کعب بن لوی اور قیس بن تشبہ اور حضور اکرم ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنہا اور ورقہ بن نوفل کی نعتیں ملتی ہیں جو بعثت سے قبل کہی گئیں ان میں ورقہ بن نوفل کے قصیدے کو پہلا باقاعدہ نعتیہ قصیدہ شمار کیا گیا ہے۔

ورقہ کے قصیدے کے دو اشعار کا ترجمہ یہ ہے:[12]

حضرت محمد (ﷺ) عنقریب ہم میں سردار ہوں گے اور آپ کی جانب سے جو شخص بھی بحث کرے گا غالب رہے گا ـــــ تمام شہروں میں اس نور کی روشنی پھیل جائے گی جو خلق خدا کو گمراہی سے بچائے گی۔

نعت کا ابتدائی سرمایہ جس میں براہ راست نبی کریم ﷺ کی نعت یا مدح کی گئی ہو وہ آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب کی کہی ہوئی نعتیں ہیں جن کو ابن ہشام نے ''سیرۃ النبی'' میں ذکر کیا ہے ان کے قصائد میں سے ایک شعر جو حضور ﷺ کی نعت میں ہے ہزاروں قصائد پر بھاری ہے:[13]

وأبیض یستسقی الغمام بوجھِہٖ ثمالُ الیتامیٰ عصمة للأراملِ

(وہ روشن چہرے والے جن کے تابناک چہرے کے صدقہ سے بادلوں سے پانی مانگا جاتا ہے وہ یتیموں کے والی اور بیواؤں کی پناہ ہیں)

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قحط سالی کے زمانے میں حضور اکرم ﷺ کی دعا کے فوراً بعد جب پانی برسنے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر ابوطالب یہ دن دیکھتے تو بہت خوش ہوتے۔ ایک

صحابی نے عرض کیا، شاید یارسول اللہ آپ کا اشارہ ان کے اس شعر کی طرف ہے (جو ابھی ذکر کیا گیا ہے) تو آپ نے فرمایا: بیشک! (سیرۃ ابن ھشام)

جب کفارِ مکہ اپنی تلواروں اور اپنے ہجویہ قصائد کے ذریعہ اسلام کے بڑھتے ہوئے وقار کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے تھے تو یہ ضروری سمجھا گیا کہ اسلام کی عظمت کے تحفّظ کے لئے شعر کو بھی ایک ذریعہ بنایا جائے اور مشرکین کا منہ توڑ جواب دیا جائے چنانچہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ شعر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **المؤمن یجاھد بسیفه ولسانه**[۱۴] (مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے)۔

شعر کو جہادِ لسانی قرار دیا گیا، پھر مزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بخاری کی روایت کے مطابق: "إن من الشعر حکمةً" [۱۵] (یقیناً بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں) صحابہ کو اسلام کی عظمت اور نبی کی مدحت میں کثرت سے اشعار کہنے کا موقع فراہم کیا۔

یوں تو صحابہ میں کثرت سے شعراء تھے جیسا کہ میں نے اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالہ میں تین سو سے زائد شعراء صحابہ کے اشعار جمع کیا ہوں لیکن تین صحابہ ایسے تھے جو شعراء الرسول کے لقب سے ملقب تھے: (۱) حسان بن ثابت (۲) کعب بن مالک (۳) عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہم ہیں۔

جب شعراء کی مذمت میں سورۂ شعراء کی آیتیں نازل ہوئیں جن کا ترجمہ ہے: "شعراء کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں رہتے ہیں اور وہ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں": تو مذکورہ تینوں صحابہ حضور کے پاس روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: اللہ نے یہ آیات نازل کیں اور وہ بہتر جانتا ہے کہ ہم شعراء ہیں تو نبی کریم ﷺ نے ان آیات سے متصل اس آیت کی تلاوت فرمائی جس میں ان شعراء کو مستثنیٰ کر دیا گیا جو اپنے شعر کا ایک صالح مقصد رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت اس انداز سے کر کے ان کی دلجوئی فرمائی "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" (مگر وہ لوگ (مستثنیٰ ہیں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے) آپ نے فرمایا وہ تم ہیں، وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا (اور انھوں نے اللہ کا خوب ذکر کیا) فرمایا: وہ تم ہیں، وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَاظُلِمُوْا (ظلم کئے جانے کے بعد انھوں نے بدلہ لیا) فرمایا: وہ تم ہیں[۱۶]۔

اس روایت سے تینوں صحابہ کی شاعرانہ عظمت کا پتہ چلتا ہے، پھر ان میں خصوصاً حضرت

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سارے صحابہ شعراء بلکہ سارے عالم کے نعت خوانوں کی سیادت کا شرف حاصل ہے جن کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھا جاتا جس پر وہ کھڑے ہو کر کافروں کی ہجو اور حضور نبی کریم ﷺ کی مدح فرماتے، جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت حسانؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بے شک روح القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) تمہاری مدد کرتے رہیں گے جب تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے مدافعت کرتے رہو گے''(۱۷)

حضرت حسانؓ صاحبِ دیوان شاعر ہیں ان کے دیوان کا پہلا قصیدہ جو فتح مکہ سے پہلے کہا تھا اسکے دو شعر تو ایسے ہیں جنکی بناء پر حضور ﷺ نے دو مرتبہ جنتی ہونے کی بشارت دی۔

جب حضرت حسان بن ثابتؓ اپنے قصیدے کے ان دو اشعار پر پہنچے:

هجوت محمدً افاجبتُ عنه　　　وعند اللهِ فى ذاك الجزاءُ

تو نے (اے ابوسفیان بن الحارث) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی میں نے ان کی جانب سے جواب دیا اور اس عمل میں اللہ کے پاس جزاء ہے۔

فان ابى و والده وعرضى　　　لعرض محمدٍ منكم وقاء

میرے باپ اور ان کے والد (میرے دادا) اور میری عزت حضرت محمد (ﷺ) کی عزت پر قربان اور تم دشمنوں کے مقابلہ میں یہ ڈھال ہے۔

تو حضور نبی کریم ﷺ نے پہلے شعر پر فرمایا "جزاء ك عند الله الجنّة يا حسان" اے حسان تمہاری جزاء اللہ کے پاس جنت ہے اور دوسرے شعر پر فرمایا: وقاك الله حر النارِ (اللہ تمہیں دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے)۔(۱۸)

اس روایت سے نعتِ شریف کی غیر معمولی اہمیت و عظمت کا پتہ چلتا ہے۔

سیرت ابن ھشام وغیرہ کتب میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے کثرت سے قصائد ملتے ہیں ان میں سے ایک شعر ملاحظہ کیجئے جو غزوۂ بدر کے موقعہ پر فرمایا:

وردناهُ بنورِ الله يجلو　　　دُجى الظلماء عنّا و الغِطاءِ

ہم اللہ کے نور کے ساتھ (رسول اللہ ﷺ) وہاں اترے جو اندھیری رات کی تاریکی اور پردے ہم سے دور کر رہے تھے۔

یہی وہ کعب بن مالک ہے جن کے ایک شعر پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لقد شکرك الله یاکعب علیٰ قولك هٰذا [19] (اے کعب! اللہ نے تمہارے اس قول پر تمہاری تعریف کی ہے، عزت کی نظر سے دیکھا ہے) وہ شعر یہ ہے:

إن الرسول لنور یستضاءُ بہٖ — مهنّد مِّن سیوفِ الله مسلول

(رسول اللہ ﷺ بلاشبہ ایک نور ہے جن سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور وہ اللہ کی تلواروں میں سے تیز بے نیام تلوار ہے)

تو حضور اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک اتار کر حضرت کعبؓ کو دے دی [20]، اسی طرح حضرت کعب بن زُہیر کا قصیدہ سب سے پہلا قصیدہ بردہ ہے، اس طرح کا واقعہ آٹھویں صدی ہجری میں حضرت شرف الدین بوصیریؒ کے خواب میں بھی پیش آیا تھا اسی لئے امام بوصیری کے قصیدے کو بھی قصیدہ بردہ کہا جاتا ہے۔

ان روایات سے نعت کی اہمیت اور اللہ کے رسول کے پاس نعت خوانوں کی قدردانی کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت کعب نے مذکورہ شعر میں من سیوف الھند (ہندوستان کی تلوار جو اس زمانہ میں مشہور تھی) فرمایا تھا جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدل کر من سیوف اللہ (اللہ کی تلوار) فرمایا [21] اس روایت سے قیامت تک کے نعت لکھنے والوں کو یہ ہدایت ملتی ہے کہ وہ لکھنے کے بعد کلمات کے انتخاب میں اچھی طرح تنقیح کریں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ ''ردائے نبی ﷺ'' کی عظمت کے پیش نظر حضرت کعب بن زہیرؓ کے انتقال کے بعد ان کی اولاد سے چالیس ہزار درہم میں خرید لیا جو سلسلہ بسلسلہ خلافت عثمانیہ تک پہنچی [22]

اہل مدینہ کے نعتیہ ذوق کی سب سے بڑی دلیل تو یہ ہیکہ اہلِ مدینہ نے آنحضرت ﷺ کی آمد پر ان پیارے نغموں سے آپ کا استقبال کیا: [23]

طلع البدر علینا — من ثنیّاتِ الوداع

وجب الشکر علینا — ما دعا للہ داع

(بدر کامل ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے طلوع ہوا، جب تک اللہ کی طرف دعوت دینے والا دعوت دے اس کا ہم پر شکر واجب ہے)

مضمون کی طوالت کے خوف سے صحابہ کرام کے عمدہ عمدہ اشعار ذکر نہیں کئے جاسکے، حقیقت تو یہ ہیکہ اگر سارے درخت قلم بن جائیں تو پھر بھی اس موضوع کا حق ادا نہیں ہوسکتا اور آپ کی حقیقی تعریف اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔ آخر میں ایک شاعر کے قول کے مطابق یہ ناچیز یہی کہے گا۔

ما ان مدحت محمّدًا بمقالتی　　　لٰکن مدحت مقالتی بمحمد

(میں اپنے مقالہ سے حضرت سیدنا محمد ﷺ کی تعریف نہ کرسکا لیکن آپ کی تعریف کے ذریعہ میں نے اپنے مقالہ کو قابل تعریف بنالیا)۔

فکر انسانی سے ممکن نہیں عرفاں تیرا　　　فکر و دانش کی حدوں سے ہے بلند تیرا مقام

وصلی اللہ تعالیٰ علٰی خیر خلقہ سیدنا محمد و علٰی اٰلہ وصحبہ اجمعین

حوالہ جات

(۱) مجمع البحار، جلد سوم (۲) السیرۃ النبویۃ، سید احمد زینی دحلانؒ: ص ۳۹۶ (۳) سورۃ الاعراف، آیت: ۱۵۷ (۴) شمائل الترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۵) المجموعۃ النبہانیہ فی المدائح النبویہ، علامہ یوسف نبہانی، جلد اول (۶) دیکھئے: سورہ ال عمران: ۸۱ (۷) سورۃ المائدہ: ۱۵ (۸) سورۃ الاحزاب: ۴۵، ۴۶ (۹) سورۃ الانبیاء: ۱۰۷ (۱۰) سورۃ الانشراح: ۴ (۱۱) شرح الشفاء، قاضی عیاض، جلد ثالث۔ السیرۃ النبویۃ، قاضی سلمان منصور پوری، جلد ثانی (۱۲) السیرۃ النبویۃ، ابن ھشام، جلد اول (۱۳) سیرت ابن ھشام، جلد اول (۱۴) مشکوٰۃ المصابیح، مکتبہ رشیدیہ دہلی، ۲/ ۴۱۰ (۱۵) صحیح بخاری، مکتبہ رشیدیہ: ۲/ ۹۰۸ (۱۶) تفسیر ابن کثیر، سورۃ الشعراء: آیات ۲۲۴۔ ۲۲۷ (۱۷) صحیح مسلم: ۲/ ۳۰۰، ۳۰۱ (۱۸) العمدۃ، ابن رشیق: ۱/ ۲۸ (۱۹) سیرت ابن ھشام، مطبعہ حجازی، قاہرہ: ۳/ ۲۸۵۔ ۲۹۰ (۲۰) سیرت ابن ھشام: ۴/ ۱۵۲۔ ۱۶۵ (۲۱) المستدرک، المواھب اللدنیۃ (۲۲) تاریخ ادب عربی، حسن زیارت: ص ۱۳۹ (۲۳) البدایۃ والنھایۃ، ابن کثیر: ۵/ ۲۳۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثرات

از قلم فضیلت مآب حضرت العلامہ سید شاہ احمد قادر قادری و شطاری
المتخلص و اصلؔ خلیفہ مکرم حضرت العلامہ سید شاہ شجن احمد صاحب شطاری القادری کامل علیہ الرحمہ والرضوان

نحمدہ و نصلی علےٰ حبیبہٖ و محبوبہٖ

علامہ ثاقب صابری صاحب اپنی پہلودار شخصیت کی بناء پر عمومی طور پر اور ارباب علم و دانش میں خصوصی طور پر نہ صرف متعارف بلکہ نہایت مقبول ہیں فالحمد للہ رب العلمین۔

موصوف کی پاک و صاف سیدھی سادہ زندگی قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کردیتی ہے۔ آپکو نہ تو ستائش کی تمنا ہے اور نہ صلے کی پروا آپکی اُفتادِ طبع نہایت مستغنی واقع ہوئی ہے۔ بایں وصف آپکا حلقہ ملاقات نہایت وسیع ہے۔ آپکے احباب ثقہ اور ذی علم ہیں۔ آپکی سُئیت مثالی اور نسبتِ طریقت (قادریہ اور صابریہ چشتیہ) قابل تقلید ہے۔ بدیہہ گوئی میں تو فی الوقت آپکا جواب نہیں۔ اِلا ماشاء للہ

منکسر المزاجوں کو شجر ثمردار سے تشبیہ دی جاتی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے

چنتے ہیں ثمر شاخ ثمردار دیکھ کر جھکتے ہیں شجر وقت ثمر اور زیادہ

اس مندرجہء بالا شعر کے عین مصداق آپ نہایت منکسر المزاج واقع ہوئے ہیں۔ آپکا انکسار سر بلندوں کو عجز پر مجبور کردیتا ہے۔ آپکا ملی درد اوروں کے لئے دعوت فکر ہے۔ شاعر اہل سنت کہلانے والے علامہ محمد امان علی ثاقب صابری القادری مدفیوضہ نے فیضانِ ولایت ٹرسٹ قائم فرما کر مسلک سنتہ الجماعت کی اشاعت و ترویج کے مقصد سے جس اہم کام کا بیڑا اُٹھایا ہے وہ لائق صد تحسین اور اہل تسنن کے تعاون و اشتراک کا کماحقہٗ مستحق ہے۔ فی زمانہ زود نویسی میں آپکو ایک امتیاز حاصل ہے۔ ابھی تک آپکی آٹھ تصنیفات طبع ہو چکی ہیں۔ آپکی آٹھویں تصنیف "ہمارا ماضی اور حال حقیقت کے آئنہ میں" آپکی عصری حسیت کی غماز ہے۔ شاعر قوم ڈاکٹر سر محمد اقبال نے شاعر کو دیدہء بینائے قوم کہا ہے۔ چنانچہ شاعر اہل سنت علامہ محمد امان علی ثاقب صابری القادری مدفیوضہ اپنی اس آٹھویں تصنیف "ہمارا ماضی اور حال حقیقت کے آئینہ میں" کے بعد واقعی دیدہء بینائے قوم کہلانے کے مستحق ہوگئے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

شاعر کو تلمیذ الرحمٰن اور شاعری کو جزویست از پیغمبری کہا گیا ہے تو پھر علامہ ثاقبؔ اور انکی شاعری کو مندرجہ بالا مقولوں سے کیسے الگ سمجھا جا سکتا ہے؟ کسی کے محاسن کا اعتراف اسکی شکر گذاری کے مترادف ہوتا ہے۔ علامہ ثاقبؔ اپنی علمی' ادبی' ملی اور دینی خدمات کی بناء پر ہماری شکر گذاری کے مستحق بن گئے ہیں۔ یہ شکر گزاری بطور خوشامدی نہیں بلکہ امتثال امر میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مَن لَّم یَشکُرُ النَّاسَ لَم یَشکُرُ اللہ ۔ یعنی جو بندوں کا شکر گذار نہیں وہ اللہ کا شکر گذار نہیں۔ چناچنہ علامہ ثاقبؔ اپنے ان اوصاف حمیدہ کے سبب ہمارے مشکور ہو گئے ہیں۔

نعت گوئی کو تمام اصناف سخن میں سید الاصناف سخن کہا جاتا ہے زیر نظر مجموعہ نعت شانِ رحمت کی طباعت نے علامہ ثاقبؔ کو اور ممتاز بنادیا ہے۔ بیشتر اکابر اولیاء و علماء نے نعت گوئی کو باعث نجات اُخروی اور موجب قرب خداوندی مانا ہے۔ چنانچہ اس مجموعہ نعت شان رحمت کے ذریعہ علامہ ثاقبؔ نے اپنے لئے یہ دونوں صورتیں پیدا کرلی ہیں۔

جزاء ھُمُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ گو کہ راقم الحروف نے اپنی عدیم الفرصتی کے سبب اس تمام مجموعہ نعت کا بالاستیعاب مطالعہ تو نہیں کیا مگر مُشتے نمونہ از خروارے جسقدر بھی کلام نظر سے گذرا پسند خاطر ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدفَزِد

اہل تنقید سے قطع نظر علامہ ثاقبؔ کا یہ نعتیہ مجموعہ جو انکی باطنی کیفیات کا آئنہ دار ہے اصحاب ذوق وحال کے لئے ضرور کیف وانبساط کا باعث بنے گا۔

کسانیکہ یزداں پرستی کنند   بہ آواز دولاب مستی کنند

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ اس مجموعہ نعت "شانِ رحمت" کو بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و بطفیل حضور سیدنا غوث آعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' قبولیت تامّہ عطا فرمائے آمین بحق الِ طٰہٰ ویٰسٓ۔

فقیر سگ درگاہ جیلانیؒ سید احمد قادر قادری شطاری واصلؔ یم۔اے

(ریسرچ اسکالر)

بتاریخ ۱۸ر محرم الحرام ۱۴۲۱ھ

م ۲۴ر اپریل ۲۰۰۰ء روز دوشنبہ

تقریظ

از محترم المقام الحاج محمد قمر الدین صاحب قمر صابری
یم اے-ایم فل-ال ال بی-ریسرچ اسکالر
مدیر شاداب (ماہنامہ) وصدر مرکز ادب مکتبہ شاداب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-الحمدللہِ رب العالمین-الحمدللہِ-تمام تعریف اللہ کے لئے ہے-حمد صرف اللہ کے لئے ہے گویا "حمد" صرف اس تعریف وثنا کے لئے مختص ہے جو اللہ تعالیٰ سے متعلق ہو کسی اور کی تعریف وثنا حمد نہیں کہی جاسکتی اِسی طرح سے "نعت" اُسی تعریف کے لئے مختص ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے ذکر پر مشتمل ہو-

نعت عربی زبان کا لفظ ہے' اس کا مادّہ ن ع ت ہی ہے'-عربی میں نعت کے لغوی معنیٰ "وصف" کے ہیں-بنیادی طور پر ہر عمدہ چیز جس کی عمدگی اعلیٰ درجہ کی ہو' اس کے اظہار کو نعت کہتے ہیں' یہ لفظ صرف اوصاف حسنہ یا اوصاف محمود ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے لفظ وصف میں بُرے اوصاف کا بھی ذکر ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے مگر لفظ نعت میں بُرے وصف کا بیان ممکن نہیں ہے' اسی لئے یہ لفظ آنحضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے بیان کے لئے مختص ہو گیا جو "حسنت جمیعُ خِصالہِ سعدی علیہ الرحمہ" کے مصداق ہیں اور جنکی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے-چنانچہ عرفی شیرازی (متوفی ۹۹۹ھ بمقام لاہور) نے اپنے مشہور قصیدہ میں صراحت کردی ہے کہ

عرفی مشتاب این رہِ نعتست نہ صحرا
آہستہ کہ رہ بردمِ دم تیغ است قدم را
ہُشدار کہ نتواں ' بیک آہنگ سرودن
نعتِ شہِ کونین و مدیحِ کے وجم را

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا چاہے نظم میں ہو یا نثر میں "نعت" کہی جاتی ہے-لیکن "نعت" خصوصاً وہ صنفِ شاعری ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہءِ حسنہ کا ذکر' آپ کی ذاتِ گرامی سے محبت و عقیدت کا اظہار اور آپ کے فضائل ومناقب وشمائل کا بیان ہو'

نعت کی کوئی مسلمہ ہیئت نہیں ہے - نعت کا تعلق موضوع اور مواد سے ہے ' کسی مخصوص ہیئت سے نہیں نعت ہر ہیئت میں لکھی گئی ہے البتہ موضوع کی پابندی اور التزام ضروری ہے یہی دراصل نعت ہے - نعت کا فن بظاہر آسان لیکن اصل میں نہایت مشکل فن ہے - حقیقی نعت کا راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے - بقول ڈاکٹر فرمان فتح پوری نعت کا موضوع ایک عظیم و وسیع موضوع ہے - اس کی عظمت و وسعت کی حدیں ایک طرف عبد سے اور دوسری طرف معبود سے ملتی ہیں - شاعر کے پائے فکر میں ذرا سی لغزش ہوگی اور وہ نعت کی بجائے گیا حمد و منقبت کی سرحدوں میں - اِسی لئے اس موضوع کو ہاتھ لگانا اتنا آسان نہیں جتنا عام طور پر سمجھا جاتا ہے -

جناب ثاقب صابری نے اِس حقیقت کو اپنی گرہ میں باندھ لیا ہے - اور اِسی راستہ سے ذرہ برابر ہٹنے کا خیال بھی دل میں نہیں لاتے -

نعت کا سب سے بڑا اور اصلی ماخذ قرآن حکیم ہے - اسلام کا اول کلمہ طیبہ حمد و نعت کا مجموعہ ہے 'لا الہ الا اللہ حمد ہے اور محمدٌ رّسولُ اللہ نعت ہے - حمد کے ساتھ ہی نعت جُڑی ہوئی ہے 'یہ نعت سورہ فتح کی انتیسویں آیت میں مذکور ہے - قرآن حکیم کی اکثر آیات پر نعت کا اطلاق ہوتا ہے - مثلاً لقد جاء کم رسول "مّن انفسکم عزیز" علیہ و عَنِتّم حریص" علیکم باطومنینَ رؤف الرّحیمُ اور وما ارسلنٰك الا رحمتہَ الّلعالمینَ وغیرہ - اِن نعتیہ فقروں سے پورا کلام مجید بھرا ہوا ہے - چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مصطفٰے 'مجتبٰی 'احمد 'محمد 'یٰسین 'طٰہٰ 'مزمّل 'نبی امّی 'داعی الی اللہ 'ہادی و مُنذر 'سراجاً منیراً 'شاہد اوٌ مُبشّر اً وّنذیراً 'نفوس انسانی کا تزکیہ کرنے والے ' حامل صِدق 'مرکزِ حق 'برہان 'حاکم بر حق 'صاحب رفعتِ شان و شہرت عام وغیرہ وغیرہ رفیع الشان خطابات سے نوازا گیا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے 'کہ انّ اللہ' وملٰئکتہ' یُصلّون علی الّنبی یا ایھالذین امنوصلوعلیہ و سلمو تسلیما (احزاب نمبر ۵۶) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلواۃ و سلام بھیجتے ہوئے آپؐ کے ان فضائل و شمائل کا بیان کرنا ہی نعت گوئی ہے - مگر اس میں احتیاط اور مراتب کا لحاظ ہی نعت گوئی کا حق ادا کرنا ہے - نعت کے موضوع کی نزاکت و احترام کے ساتھ ساتھ نعت کی پیشکش کے سلیقہ اور فنی تقاضوں کی تکمیل نہایت اہم ہے - نعت گوئی کا اولین لازمہ عشق رسول ہے 'نعت گو کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ آپؐ سے والہانہ عقیدت و شیفتگی رکھتا ہو 'اسکے بعد حفظ مراتب میں کامل احتیاط 'خدا اور بندے میں اور ربانیت و نبوت میں فرق کا ادراک و اہتمام اور اس کی پابندی ہی نعت گوئی میں کامیابی دلا سکتی ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے بیان میں غلو ہونہ کوئی کسر رہ

جائے - سر تا سر حقیقت بیانی ہو اور وہی کہا جائے جس کا اظہار کلام مجید میں کیا گیا ہے - وہی کامیابی کی ضمانت ہے -

جناب ثاقب صابری نے اِس حقیقت کو اپنے دل میں جاگزیں کر لیا ہے اور نعت پاک میں وہی کہا ہے جسکی نشاندہی و رہنمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمائی ہے - چنانچہ کہتے ہیں:

تو نے قرآن دے دیا ہم کو اس میں حکمت ہے اور ہدایت ہے
اس میں پیدا کیا ہمیں تو نے تیرے محبوب کی جو امت ہے

ثاقب صابری کا زیر نظر کلام نعتوں کا مجموعہ ہے - لیکن انہوں نے اِس مجموعہ کی ابتدا حمد باری تعالیٰ سے کی اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے مرشد و رہنما حضرت ہاشمی کی حمد کو تبرکاً درج کیا ہے - حضرت ہاشمی فرماتے ہیں -

خود کو پہچان کر تجھے جانا سبق اچھا پڑھا دیا تو نے
لم یلد تو ہے اور ولم یولد کن سے پیدا جہاں کیا تو نے
ہاشمی پر ہوئی جو تیری نظر اس کو انساں بنا دیا تو نے

اس سہل ممتنع حمد کے بعد اپنی حمد میں کہتے ہیں -

میرے مالک بڑا تیرا کرم ہے کہ دل میں الفتِ شمع حرم ہے
تری توفیق پر اترا رہا ہوں یہ حمد و نعت ہے میرا قلم ہے

نعت کے چند شعر پیش ہیں -

ہے خالق اکبر مدح سرا اور سارے ملائک رَطْب اللساں
ورفعنا لک ذکرک کی دلیل کیا نعت کے یہ لغمات نہیں
کیا جن و بشر کیا حور و ملک ہیں چاند ستارے در کے گدا
وہ کونسا دامن ہے جس میں سرکار کی کچھ خیرات نہیں

☆☆☆

وما ارسلنک رحمتہ اللعالمین بے شک انہی کی شان میں آیا محمدؐ نام ہے جن کا
ورفعنا لک ذکرک کہا اللہ نے قرآں میں ابد تک ہو گیا یوں چرچا محمدؐ نام ہے جن کا
فکان قاب قوسین اور او ادنیٰ کہا قرآں خدا سے ان کا کیا پردہ محمدؐ نام ہے جن کا

☆☆☆

مرے دل میں ہے ارمان محمدؐ مری یہ جان قربانِ محمدؐ
شہ کونین کہتے فقر فخری بھروسہ رب کا سامانِ محمدؐ
حجر نے دی' رسالت کی گواہی قمر بھی زیرِ فرمانِ محمدؐ

ثاقب صابری عاشق رسول ہیں' عاشق رسول اپنے مولیٰ کے در سے دوری کیسے برداشت کرسکتا ہے-اللہ سے دعا کرتے ہیں-

زیارت کے کوئی اسباب کردے ترا بندہ یہ ثاقبؔ بے درم ہے

اور سرکارو سرورعالم سے معروضہ کرتے ہیں:

مجھ کو سرکار در پہ بلالو بڑھتی جاتی ہے اب بے قراری
آپ کونین کے تاجور ہیں اور میری غریبی سوالی

یہ شعر لکھنے کے ایک مہینہ کے اندر ان کا بلاوا آگیا-وہاں پہنچ کر یوں گویا ہوئے:

پڑھا ہوں میں نعت ان کے در پر خوشی کے آنسو بہا بہاکر
کبھی تو نظریں اٹھا اٹھاکر کبھی تو گردن جھکا جھکاکر
وہ رحمت عالمین ہیں بے شک وہی ہیں جو دوسخا کے مالک
حقیر و ادنیٰ غلام کو بھی نوازتے ہیں بلا بلاکر

ثاقبؔ صابری پہلے ہی سے عشق رسول میں غرق تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس نوازش کے بعد اِس رنگ میں اور زیادہ نکھر آئے ہیں-نعتوں کا یہ مجموعہ اول سے آخر تک اِسی کی عکاسی کررہا ہے-یقین ہے نعتوں کا یہ مجموعہ مقبول عام کی سند حاصل کریگا-

فقط

محمد قمرالدین صابری
ریسرچ اسکالر شعبہ اردو حیدرآباد یونیورسٹی

حمد باری تعالیٰ



جام وحدت پلا دیا تو نے
ہائے بیخود بنا دیا تو نے

تابشِ حسن سے جلایا طُور
کس کو جلوہ دکھا دیا تو نے

خود کو پہچان کر تجھے جانا
سبق اچھا پڑھا دیا تو نے

ہر طرف بس تو ہی نظر آیا
ایسا مجنوں بنا دیا تو نے

لم یلد تو ہے اور لم یولد
کن سے پیدا جہاں کیا تو نے

سینکڑوں بھولے راستہ تیرا
جس کو چاہا دکھا دیا تو نے

جو کہا تو نے مجھ سے ہو نہ سکا
جو کہا میں نے کر دیا تو نے

کر دیا دل کو سیرگاہِ خیال
بے گھروں کو بھی گھر دیا تو نے

مجھ سے خود سر غلام کو یا رب
کون دیتا مگر دیا تو نے

ہاشمی پر ہوئی جو تیری نظر
اسکو انسان بنا دیا تو نے





مرے مالک بڑا تیرا کرم ہے — کہ دل میں الفتِ شمعِ حرم ہے
تری جود و عطا پر جی رہا ہوں — اسی سے ہر جگہ میرا بھرم ہے
ترے احسان کو اور خود کو دیکھا — بڑی شرمندگی ہے چشم نم ہے
کوئی گوشہ کہاں خالی ہے تجھ سے — عرب تیرا ہے اور تیرا عجم ہے
خدائی تیری غالب رہنے والی — کہاں فرعون دارا ہے نہ جم ہے
خطا اور جرم و غفلت میری عادت — ترا مجھ پر مگر لطف و کرم ہے
یہی دولت یہی مشکل کشا ہے — زباں پر نام ترا دمبدم ہے
ترے محبوب کی الفت ہے دل میں — مگر یہ سر ترے آگے ہی خم ہے
ترے ولیوں کا دامن ہاتھ آیا — زہے قسمت کہ دولت کب یہ کم ہے
تری توفیق پر اترا رہا ہوں — یہ حمد و نعت ہے میرا قلم ہے

زیارت کے کوئی اسباب کر دے
ترا بندہ یہ ثاقب بے درم ہے





یا الٰہی یہہ تیری رحمت ہے　　تیرے پیاروں کی دل میں اُلفت ہے
ہے تو ایمان میں وہی کامل　　جسکے دل میں نبیؐ کی عظمت ہے
تونے ممتاز کردیا اُن کو　　غوثؓ و خواجہؒ سے جن کو نسبت ہے
تیرے ولیوں کا مل گیا دامن　　میری دولت یہی تو دولت ہے
تیری خوشنودی جس کا حاصل ہے　　تیرے محبوبؐ کی وہ نسبت ہے
تو ہے ماں باپ سے سوا مونس　　تیرے قرباں یہی حقیقت ہے
تونے قرآن دیدیا ہم کو　　اس میں حکمت ہے اور ہدایت ہے
اس میں پیدا کیا ہمیں تونے　　تیرے محبوبؐ کی جو اُمت ہے
تیرہ جلوہ ہر ایک شئے میں ہے　　یعنی کثرت میں تیری وحدت ہے
تو غفورؔ و رحیم ہے مولیٰ　　بخش دینا ہی تیری عادت ہے
نیک بندوں کے واسطے یارب　　تیری مرضی ہے تیری جنت ہے
تیری رحمت پہ جی رہے ہیں ہم　　اسکو تیرے غضب پہ سبقت ہے
جسسے ہیں پر اُمید ہم عاصی　　وہ فقط اعتبار رحمت ہے
ہم تو عفو و کرم کے سائل ہیں　　یہہ عبادت کوئی عبادت ہے
جن کو غرہ ہے کچھ عبادت پر　　حشر میں دیکھنا ندامت ہے

ہم گنہگار جس پہ ناز کریں ۔ تیرے محبوبؐ کی شفاعت ہے
اسلئے ان کے آستاں پہ گئے ۔ تیرے ولیوں کو تجھ سے قربت ہے
ان کی تعظیم پر ہے تہمتِ شرک ۔ تو ہی اک لائقِ عبادت ہے
تیرے جلووں کا ہے وہ دل مرکز ۔ تیرے پیاروں کی جس میں الفت ہے
دل رہے تیرے ذکر سے آباد ۔ ہم کو اس چیز کی ضرورت ہے
تیرے پیاروں کی مدح میں ہو بسر ۔ زندگی کی یہی مسرت ہے
ان کے رستے چلا مرے مالک ۔ جن کے دامن میں تیری نعمت ہے
ان کو توفیق نیک دے یارب ۔ جن کی عقلوں میں بدعقیدت ہے

دیکھے ثاقب ترے حبیبؐ کا در
بس یہی ایک اسکی حسرت ہے



نگاہِ لطف و کرم ادھر ہو معاف فرما مری خطائیں
غفور ہے تو مجیب ہے تو قبول فرما مری دعائیں

غلامِ سرکارِ دو جہاں ہوں جو رحمتِ عالمین ہیں بے شک
انہیں کی رحمت کے واسطے سے تیری طرف ہیں مری نگاہیں

حضور صابرؒ کے طوق بردار، معینؓ دیں کے رہین نسبت
ہے غوثِ اعظمؓ پہ ناز سارا، ہم ان کے ہو کر کہاں پہ جائیں

تو ہی ہے فریاد رس الٰہی، تو غمزدہ دل کا مدعا ہے
دلِ حزیں کے یہ زخم سارے تجھے نہیں تو کسے دکھائیں

ترے کرم کے بھکاری بن کر، تجھی کو آواز دے رہے ہیں
یہ ماجرا درد و غم کا یارب، ترے سوا کس کو جا سنائیں

سہارا ہم عاصیوں کو یارب ترے کرم کے سوا کہاں ہے
ترے کرم کی اماں نہ ہو تو کہاں گذاریں کہاں پہ جائیں

یہ جانتے ہیں کہ تیری مرضی جہاں کی ہر چیز پر ہے غالب
ذلیل و رسوا نہ کر الٰہی نبیؐ کے عاصی کسے پکاریں

توہی ہے قادر توہی ہے محسن توہی ہے مُنعم توہی ہے وہاب
ترے عفو سے ترے کرم سے ہم اپنی بگڑی ہوئی بنائیں

ہمارے ماں باپ سے زیادہ ہیں آپ ہی مہربان ہم پر
معاف کرنا ہے آپکی شان ہماری عادت میں ہیں خطائیں

مرے تصور کے آئینے میں یہی حقیقت جھلک رہی ہے
تری عطائیں مری خطائیں میری خطائیں تری عطائیں

الٰہی یہ بندہ عاصی ہے قادری بھی ہے صابری بھی
الٰہی ثاقب کی لاج رکھ لے کہ اس پہ دشمن نہ ہنسنے پائیں





مرا ہوش میرا خیال سب رہے غرق تیرے خیال میں
مری نظر، فکر سبھی رہے یونہی محو تیرے جمال میں

تو رحیم ہے تو کریم ہے، ترا فیض، فیض عمیم ہے
میں کہاں سے لاؤں کوئی مثال، تری رحمتوں کی مثال میں

مری زندگی، مری بندگی، مری آرزو، مرا مدعا
تری یاد سے نہ رہوں الگ، کسی بات میں کسی حال میں

یہ ترے نبیؐ کا کرم ہوا وہ جو بن گئے ترا آئینہ
ہے نگاہِ حسن کی زندگی ترے حسن تیرے جمال میں

تری مہربانی جو مجھ پہ ہے ترا شکر کیسے ادا کروں
مری زندگی یہ جو پلتی ہے ترے جود تیرے نوال میں

وہ نبیؐ کے عشق کی روشنی جو ترے کرم کی بہار ہے
وہ مرے نصیب کو کر عطا جو رکھا ہے تو نے بلالؓ میں

تری رحمتوں نے جنھیں چُنا، انہیں قرب اپنا عطا کیا
وہ جہاں میں تیرے ولی ہوئے وہ ہیں ناز والے مآل میں

یہ جو گلستاں میں ہے رنگ و بو، یہ جو نور شمس و قمر میں ہے
انہیں بھیک ملتی ہے رات دن، تری بارگاہِ جمال میں

یہ نظام کون و مکاں فقط، ترے اختیار و رضا میں ہے
کسی اور کو نہیں کچھ دخل، نہ عروج میں نہ زوال میں

میں غلام سرورِ انبیاؑ مجھے ان کی نعت پہ ناز ہے
مجھے بھیک عفو و کرم کی دے جو طلب ہے میرے سوال میں

ترا لطف ہے ترا فیض ہے کہ ملے ہیں مُرشدِ باکمال
ترے حسنِ رُخ کی جھلک ملی، ترے ہاشمیؒ کے جمال میں

ترا بندہ ثاقبِ پُر خطا، یہی دل میں رکھتا ہے آرزو،
یہ جیئے بھی تیرے خیال میں، یہ مرے بھی تیرے وصال میں

○



بس اتنا شہِ بحر و بر چاہتا ہوں ۔۔۔ گدا ہوں کرم کی نظر چاہتا ہوں

نہ دولت نہ حشمت نہ زر چاہتا ہوں ۔۔۔ غلامیٔ خیر البشر چاہتا ہوں

مری آہ پہونچے درِ مصطفےٰ تک ۔۔۔ میں اتنا ہی یارب اثر چاہتا ہوں

میں موسیٰ نہیں ہوں جو دیکھوں خدا کو ۔۔۔ تمہیں دیکھنا اک نظر چاہتا ہوں

نہ جنت کی خواہش نہ حوروں کا ارماں ۔۔۔ تمہاری فقط رہگزر چاہتا ہوں

تمہارے غلاموں میں ہونے کی عزت ۔۔۔ نہیں گو کہ لایق مگر چاہتا ہوں

جہاں جھک کے سر تا قیامت نہ اُٹھے
میں وہ ہاشمی سنگِ در چاہتا ہوں





کیا مدح کروں کیا نعت کہوں ایسی تو مری اوقات نہیں
کیا وصف و ثنا کی حد سے سوا سرکار تمہاری ذات نہیں

یہہ جان و ایمان آپ کے ہیں جو کچھ بھی ملا سب آپ کا ہے
اشکوں کے سوا اب پاس مرے سرکار کوئی سوغات نہیں

جو کچھ بھی دیا جو کچھ بھی ملا، یہہ میری طلب سے بڑھ کر ہے
یہہ جود و سخا یہہ لطف و عطا، کیا ان کے کرم کی بات نہیں

کیا جن و بشر، کیا حور و ملک ہیں چاند ستارے در کے گدا
وہ کونسا دامن ہے جس میں سرکار کی کچھ خیرات نہیں

یہہ عزتِ نعمت اور دولت، ان کی الفت، طوقِ نسبت
یہہ ان کا کرم ہے ان کا کرم، مجھ میں کوئی ایسی بات نہیں

معراج کی شب امت کیلئے، بخشش کا خدا سے وعدہ لیا
بندوں کو ملایا خالق سے، کیا آپ کے احسانات نہیں

اے منکرِ تعظیم حضرتؐ کیوں مردہ ہوا ہے تیرا ضمیر
خود ذاتِ خدا اور سارے ملک کیا بھیجتے ہیں صلوات نہیں

روضے کی زیارت جو کرلے حقدار شفاعت ہوتا ہے
جو بھیجے درود سن لیتے ہیں کیا آپ کے اعلانات نہیں

سرکار عمل میں کھوٹا ہوں پر ناز اسی پر کرتا ہوں
کیا آپ کی اُلفت میں آقا سرکار مرے جذبات نہیں

ہے خالقِ اکبر مدح سرا اور سارے ملائک رطب اللسان
ورفعنا لک ذِکرک کی دلیل کیا نعت کے یہ نغمات نہیں

سرکار تمہارے ولیوں کے روضے ہیں جہاں ہیں چاروں طرف
ہر روضے کی دیوار و در پر کیا نور کی وہ برسات نہیں

میں نعت کی منزل میں ہر دم پُر کیف بھی ہوں سرشار بھی ہوں
ہاں رشکِ عبادت اے ثاقب کیا یاد کے یہ لمحات نہیں



پیر کی شب ربیع کی تھی بارا نورِ حق شکلِ احمدؐ میں آیا
عرش سے فرش تک نور ہی تھا ان کی آمد سے جگ جگمگایا

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ہر مہینے نبیؐ آتے جاتے آمنہ کو بشارت سناتے
وقت میلاد عجب تھے نظارے حور و غلماں ملک سارے آئے

میرے سرکار تشریف لائے، کل کے سردار تشریف لائے

رہ گئے بجھ کے آتشکدے سب ٹوٹے کسریٰ کے وہ کنگرے سب
جو تھے بت سر کے بل گر گئے سب ان کے گانے لگے زمزمے سب

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

وہ جو تھے فخرِ حوّا و آدمؑ آئے وہ رحمتِ ہر دو عالم
بتکدوں میں ہوا شورِ ماتم اور ابلیس کو تھا عجب غم

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ان کے باعث ہے تخلیقِ عالم نور ان کا بنا قبلِ آدمؑ
چاند سورج ہیں ان کے بھکاری نورِ حق کو محمدؐ کہیں ہم

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

قبل آدمؑ نبیاً نبیؐ تھے　　ان کی آمد کے شیدا نبیؐ تھے
آرزومند موسیٰؑ نبی تھے　　ان کے مخبر وہ عیسیٰ نبی تھے

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

رب نے بھیجا پیمبر بنا کر　　اس کا احسان ہے مومنوں پر
اسکے محبوبؐ نبیوں کے سرور　　کائناتِ دو عالم کے دلبر

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

حق تعالیٰ کے محبوب بن کر　　سارے عالم کے مطلوب بن کر
نورِ حق آیا محبوب بن کر　　ہم ہوئے شاد منسوب بن کر

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

نور و رحمت کے سب گل کھلائے　　رب نے کونین سارے سجائے
حور و غلمان مژدے سنائے　　بخت انسان کے مسکرائے

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

غم میں امت کے آنسو بہائے — پار امت کا بیڑا لگائے
ہم غلاموں پہ یوں مہرباں تھے — اُمتی اُمتی کہتے آئے

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

کُفر اور شرک سب منہ چھپائے — شکلِ احمد میں جب آپ آئے
سارے شیطان آنسو بہائے — اور کعبے نے سجدے لٹائے

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ساری انسانیت سرنگوں تھی — ظلم کی تھی عجب حکمرانی
کوئی زندہ نہ بچتی تھی لڑکی — ان کی رحمت یہ سب کچھ بدل دی

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

پائی انسانیت نے بلندی — پست انساں کی تقدیر چمکی
حق کی آواز ہر سمت گونجی — چھائی دنیا پہ رحمت کی بدلی

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

وہ لباسِ بشر میں بھی تھے نُور — اسلئے ان سے سایا رہا دُور
کاش اسکو سمجھتے وہ نجدی — تھے وہی مظہر جلوہ طُور

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

وہ مسیحائے نسواں آئے　　مرحبا لیکے قرآن آئے
سوچ لیں کچھ بشر کہنے والے　　عرش پر کیسے انسان آئے

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

بن کے آئے ہیں شاہِ رسالت　　اپنے سر لیکے تاجِ شفاعت
ساتھ تھی ان کے اللہ کی قدرت　　معجزوں کی لئے ایک طاقت

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

معجزہ اُن کے شق القمر کا　　ڈوبے سورج کا پھر لوٹ آنا
حکم پر چل کے آئے شجر بھی　　کنکریوں نے کلمہ سنایا

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

رحمتِ عالمیں میرے سرکار　　عرش مسند نشیں میرے سرکار
آپکے نور سے ہی بنے ہیں　　وہ فلک یہ زمیں میرے سرکار

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

علم روح الامینؑ سے سوا تھا مرتبہ سرور انبیا کا
کیسے کیسے تھے ان کے صحابا اور سب اولیائے زمانا

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

سارا عالم ہوا ہے مسخر پہونچے ہیں وہ زمیں سے فلک پر
نور تھے وہ بشر ہیں سراسر مظہر قدرتِ ربِّ اکبر

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ہم میں پیدا ہوا شوقِ الفت دل میں قائم ہوئی ان کی عظمت
یوں ملی نور ایماں کی دولت ہمکو کہلا دیا خیرِ امت

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

آپ ہیں اپنے نفسوں سے اقرب ہم میں ہے حشر تک رحمتِ رب
ان کی امت میں پیدا ہوئے ہم ان کی آمد سے مسرور ہیں سب

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

اتباع ساتھ الفت ہو کامل ان کا احساسِ عظمت ہو شامل
اولیا بن گئے اسکے حامل ساری دنیا ہوئی ان کی قائل

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

حکم حق تھا پیام رسالت — ساری انسانیت کی ہدایت
ان کی تعلیم میں تھی یہ حکمت — ربّ واحد کی ہو بس عبادت

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ان کی سیرت ہے شمع ہدایت — نور انسانیت اور شرافت
حق تعالیٰ ہمیں دے یہ نعمت — دولت بے بہا ان کی الفت

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

کیا پسینہ تھا خوشتر پسینہ — مشک و عنبر سے بہتر پسینہ
بخت والی رہی ہے وہ دلہن — آیا جسکے مقدر پسینہ

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

بیتِ مقدس میں سرکار دیکھے — اقتدا میں نبی سب کھڑے تھے
قابَ قوسین فرما دیا رب — عرشِ اعظم پہ جب آپ پہونچے

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ضرب پتھر پہ جب وہ لگائے　　فتح عالم کا مژدہ سنائے
وہ سراقہ کی قسمت جگائے　　ان کو کسریٰ کے کنگن دلائے

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

تین سو تیرہ سب پر تھے بھاری　　گرچہ ہتھیار سے تھے وہ عاری
مردِ مومن نہیں ہوتا مغلوب　　ان کی اُلفت ہے طاقت ہماری

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

یار تھے ان کے صدیقِ اکبرؓ　　تھے عمرؓ اور عثمانؓ و حیدرؓ
ان کے سارے صحابا تھے برتر　　وہ بھی قرباں ہوئے جو بہتر

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

شب میں موتی جو اک گر گئی تھی　　اس گھڑی ہر طرف تھی اندھیری
نورِ حسنِ تبسم جو چمکا　　وہ نظر آ گئی جو پڑی تھی

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

میرے سرکار محبوبِ قادر　　آئے سب انبیاؑ سے جو آخر
چشمِ حضرت قتادہؓ کیا ٹھیک　　تیر لگنے سے آئی جو باہر

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ہوگئی دستِ انور سے روشن — اک چھڑی اک صحابی کی قوڈن
دوسری جب ملی اس چھڑی سے — ہوگئی مرحبا وہ بھی روشن

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

محفلِ پاک انوار ہے یہ — جشن میلاد سرکار ہے یہ
اس میں آتے ہیں سرکار میرے — خوش عقیدوں کا اقرار ہے یہ

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

شاد ہیں سارے عُلمائے سُنّت — نجد والے کہیں عید بدعت
حیف یہ بن گئے ننگِ اُمّت — اہل ایمان ہیں پُر مسرّت

میرے سرکار تشریف لائے کل کے سردار تشریف لائے

ہر طرف تھے وہ انوار ثاقب — آئے جب رب کے دلدار ثاقب
بن گئی فکر گلزار ثاقب — نعت لکھ کر ہے سرشار ثاقب

میرے سرکار تشریف لائے
کل کے سردار تشریف لائے



تضمین بر شعر

حسنِ یوسفؑ، دمِ عیسیٰؑ، یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری

یا رسول عربی سرورِ ہر دو عالم   آپ کا نور ہیں زینتِ عرشِ اعظم
رونقِ کون و مکاں آپکے دم سے قایم   انبیا حشر میں سب کہتے رہینگے اِرحم

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

روئے پرنور ہے والشمس و قمر کی تفسیر   جس سے روشن ہیں دو عالم وہ تمہاری تنویر
آپکے دم سے بڑھی دینِ خدا کی توقیر   سارے نبیوں کی ہوئی آپ پہ کامل زنجیر

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ہر نبی آپ کا مشتاق و تمنائی تھا   سب ملک جن و بشر آپکے دل سے شیدا
ترجماں آپکے رتبے کی ہے سورت اسریٰ   تھا عجب عرش پہ معراج کی شب کا جلوا

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حق تعالیٰ کو بھی محبوب تھی کملی کالی دیکھئے سورت قرآن مزّمل والی
کرتے تھے شوق سے جبرئیل امیں دربانی آپ کے تلووں پر رکھی ہے حسیں پیشانی

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بخشوائیں گے سرِ حشر گناہگاروں کو حوض کوثر سے پلائیں گے وفاداروں کو
نخل اسلام کو سرسبز بنانے کیلئے آپ قربان کئے اپنے جگر پاروں کو

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سارے نبیوں میں کہو کون ہوا ہے ایسا جسکی توقیر کو کعبے نے کیا ہے سجدہ
روح پرور تھا نظارا وہ شب اسریٰ کا دیکھ کر عرش پہ اللہ نے یوں فرمایا

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بو بکرؓ اور عمرؓ حضرت عثمانؓ حیدرؓ مرحبا حضرت شبیرؑ و حضرت شبرؑ
کیسے کیسے ہوئے وہ صبر و رضا کے پیکر آپکے زمرہ میں ہر فرد ہے فردِ انور

حُسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تم سا محبوب نہیں اور کوئی پیغمبر آپ لاریب ہوئے کون و مکاں کے سرورؐ
عرشِ اعظم کو سجایا شبِ اسریٰ داور آپکے وصل کا مشتاق تھا ربِّ اکبر

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جسمِ اطہر کا پسینہ تھا عجب عطر آگیں جسکو واللّیل کہا حق نے وہ زلفِ مشکیں
گنجِ مخفی تھا ہر اک آپ کا قولِ زریں آپ کی شانِ رسالت سے ہے تکمیلِ دیں

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حشر کے روز پریشان رہینگے جو سبھی نفسی نفسی کہے جائینگے وہاں سارے نبیؑ
تھام کر رکھے ہیں ہاتھوں میں جو داماںِ ولی بخشوائیں گے ہمیں اپنے نبیِ عربیؐ

یارسول عربی تم پہ دل و جاں قرباں　　آپ کے لطف سے روشن ہے مرا یہ ایماں
مرے ہاتھوں میں ہے حسنین ؑ و علی ؑ کا داماں　　دل تمہی کی محفل میں کبھی آیئے بن کر مہماں

حسنِ یوسف ؑ دمِ عیسیٰ ؑ ید بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اُن کا اک ادنیٰ غلام ازلی ہے ثاقب　　ان کی نسبت ہی سے تقدیر بھلی ہے ثاقب
من رآنی کا ہے ارشاد دلیل عظمت　　اس کا ایمان ہے کہتا بھی یہی ہے ثاقب

حسنِ یوسف ؑ دمِ عیسیٰ ؑ ید بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

دُر شُد



تضمین بر شعر ؎ بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

وہی نورِ اول نورِ حق، ہے انہیں کے نور سے خلق کُل
ہیں وہی تو سرورِ انبیاؐ ہیں وہی تو ہادیٔ کُل سُبُل
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

وہ ہیں سارے نبیوں میں نازنین کہ خدا کو اُن سے پیار ہے
وہ بشر کے بھیس میں نور ہیں یہی عاشقوں کی پکار ہے
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

کبھی فرش پر کبھی عرش پر ہے مقام میرے حضورؐ کا
یہ سمندروں میں فضاؤں میں ہے نظام میرے حضورؐ کا
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

ہے انہیں سے چاند میں روشنی ہے انہیں سے نغمۂ شاعری
یہ انہیں کی یاد میں پلتی ہے مری زندگی مری بندگی
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

تھی عجیب وہ اسریٰ کی شب کھڑے حور و غلماں تھے باادب
وہ جو عرش پر رہے پیشِ رب تو کہے فرشتے یہ سب کے سب

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

قمر ان کے حکم سے شق ہوا، تو پلٹ کے شمس بھی آ گیا
ہیں وہ کائنات کا مدعا، بڑھا ان سے عرش کا مرتبہ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

میں حبیبِ حق کا غلام ہوں، یہی زندگی کا نظام ہے
کبھی میرے لب پہ درود ہے کبھی میرے لب پہ سلام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

مری جان ان پہ نثار ہے، کہ انہیں سے دل کو قرار ہے
یہ انہیں کا لطفِ عمیم ہے، مری زندگی میں بہار ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

ہے تصورات میں جل رہا، یہ چراغ میرے نصیب کا
مرے سر کی آنکھ بھی دیکھ لے، وہ سماں دیارِ حبیبؐ کا

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

میں غریب ہوں میں فقیر ہوں مرا قلب ان کا اسیر ہے
درِ قدس کی ملے حاضری، یہی آرزوئے حقیر ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

مجھے اُن کے دلیوں کی نسبتیں، جو ملیں تو بخت سنور گیا
مرے دل میں شمعِ ولا جلی، مجھے ان کا بندہ بتا دیا

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

ہے اُمیدوارِ کرم عطا، یہ غلام ثاقبِ پُر خطا
بہ طفیلِ حضرتِ فاطمہؓ، بوسیلۂ شۂ کربلاؑ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ



جس پہ کون و مکاں قرباں ہے
میرے دل میں انہیں کا ارماں ہے

ان کی آمد خدا کا احساں ہے
اس کا شاہد خدا کا قرآں ہے

جشن میلاد سرور کونین
اہل ایماں کا جزوِ ایماں ہے

جشن میلاد کے تصوّر سے
دل کی دنیا میں اب چراغاں ہے

جسکو اس جشن سے عداوت ہے
کیسے اسکو کہوں مسلماں ہے

بزم میلاد میں وہ آتے ہیں
خوش عقیدوں کا ٹھوس ایقاں ہے

ان کی تعظیم کے کھلے غنچے
دل کا شاداب یوں گلستاں ہے

ان کا جلوا خدا کا جلوا ہے
ان کی الفت ہی اصلِ ایماں ہے

ان کے ذاکر زبور اور انجیل
نعت میں ان کے سارا قرآں ہے

سب سے محبوب ہوں خدا کے حبیبؐ
ہاں یہی دولتِ مسلماں ہے

ان کے تلووں سے مل کے پیشانی
جبرئیلؑ ان کے در پہ درباں ہے

عرش تک جبرئیل جا نہ سکے
میرے سرکار کو تو آساں ہے

ان کی عظمت اتار لو دل میں
اپنی ذلت کا بس یہی درماں ہے

اِن کی عظمت سے بغض کیوں ہے انہیں
ان سے اچھا شعورِ حیواں ہے

ان کے شیدا تھے بوبکرؓ و عمرؓ
ان پہ قرباں علیؓ و عثماںؓ ہے

خون اسلام کو نواسے دیئے
جس سے شاداب یہ گلستاں ہے

ان کے عاشق اویس قرنیؒ ہیں
ان پہ حبشی بلالؓ قرباں ہے

ان سے خالد نے پائی ہے عظمت
ان کا بندہ یہ سیفِ یزداں ہے



ان کے اصحاب بن گئے تارے — ان میں بوذرؓ ہے اور سلماںؓ ہے
زیدؓ کوئی، کوئی اسامہؓ ہے — ایک اک شمعِ فروزاں ہے
ان کا اک جاں نثار ایوبیؒ — دیکھو تاریخ، شیرِ دوراں ہے
فیض سے ان کے جو ہوئے کامل — ان میں رومیؒ ہے اور نعماںؒ ہے
مرحبا میرے دل میں رہتا ہے — عرشِ اعظم کا وہ جو مہماں ہے
آپ کو نور خود کہا رب نے — نورِ یزداں بشکل انساں ہے
نور ان کا محیطِ کل عالم — اس سے پرنور ماہِ کنعاں ہے
رحمتِ مصطفیٰؐ پہ سب قرباں — غم گسارِ گناہگاراں ہے
وہ ازل سے ابد تلک مختار — کل جہاں ان کے زیرِ فرماں ہے
یاالٰہی ہمیں دکھا دیتا — سبز گنبد نبیؐ کا ایواں ہے
آپ کا نور لیکے دامن میں — اب بھی اسلام شمعِ دوراں ہے
غیر فطری نظام دنیا کا — اب سراسیمہ ہے پشیماں ہے
پھر ولایت کا بول بالا ہو — سرفرازی کا اس میں ساماں ہے
میرے سرکار اک نگاہِ کرم — میرے ہر درد کا یہ درماں ہے
رحم فرماؤ رحمتِ عالم — آج امت بہت پریشاں ہے
جن کے ہاتھوں میں آج دولت ہے — ہائے کمزور ان کا ایماں ہے
اسکو اب دولتِ غلامی دو — آج جو نام کا مسلماں ہے
حشر میں کام آئے گی نسبت — اپنا ثاقبؔ یہی تو ساماں ہے

پیکرِ نور ہے وہ تنِ مصطفےٰ
منزلِ معرفت دامنِ مصطفےٰ

مجھکو کونین کرنے لگی ہے سلام
میرے ہاتھوں میں ہے دامنِ مصطفےٰ

غنچے ابدال و اقطاب، گل غوث ہیں
ایسا شاداب ہے گلشنِ مصطفےٰ

ذاتِ حق جس میں ہے جلوہ گر ہر زماں
ہے تجلی نما درپنِ مصطفےٰ

اس میں سب اصفیا اتقیا اولیا
ایسا ذیشان ہے خرمنِ مصطفےٰ

کعبۂ حق سے عظمت میں وہ کم نہیں
جسکے دل میں رہے مسکنِ مصطفےٰ

ان سے وابستہ ہے جلوۂ نورِ حق
اولیائے جہاں چلمنِ مصطفےٰ

ناز کرتا ہوں میں فخر کرتا ہوں میں
میری گردن میں ہے بندھنِ مصطفےٰ

عرش پر دید کا جسکی مشتاق ہے رب
مرجعِ نورِ حق چلمنِ مصطفےٰ

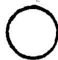
جلوہ طور ثاقبؔ مدینے میں ہے
سجدہ گاہِ ملک مدفنِ مصطفےٰ



میرے سرکارؐ سرورِ کونین — رحمتِ پاک شاہدِ قوسین
اُن کی بیٹی ہیں فاطمہ زہرا — مرحبا شاہزادیٔ کونین
اُن کے داماد حیدرؓ کرار — اُن کی تنویر صورتِ حسنینؑ
اُن سے اُلفت کا نام ہے ایمان — ہے فلاح و سعادتِ دارین
اُن کے نائب ہیں اک غریب نوازؒ — غوث اعظمؓ ہیں عظمتِ ثقلین
اُن کے شہزادے ہیں تمام ولی — جن کو حاصل ہے دولتِ حرمین
ہے ہماری نجات کی کشتی — آپ کی آل آپ کے سبطین
اپنے آقا ہیں اپنی دولت ہیں — اُن کے صابرؒ ہیں قرۃ العین
اپنے خواجہؒ سدا سلامت ہوں — مرحبا آپ نائب قطبینؒ

وہ نگاہوں میں بس گئے ثاقبؔ
کوئی پردا نہیں رہا مابین





اُن کی آمد کا تھا غلغلہ اس طرف دور تک اس طرف دور تک
فرش سے عرش تک جگمگاتا رہا اس طرف دور تک اس طرف دور تک

نور سے اپنے کچھ نور لیکر خدا، اسکو محبوب اپنا بنایا خدا
بعد رب آپ سے پہلے کچھ بھی نہ تھا اس طرف دور تک اس طرف دور تک

نور سے آپکے سارے عالم بنے، اور پھر آپ کا نور صلی علیٰ
عرش پر بن کے تارا چمکتا رہا اس طرف دور تک اس طرف دور تک

نورِ حق، نور اول وہ نورِ نبیؐ گود میں آمنہ کے بشکلِ بشر
جب وہ نور آگیا، نور ہی نور تھا اس طرف دور تک اس طرف دور تک

رک گئے جبریلؑ امیں اس جگہ، خود ہی سرکار عرشِ بریں تک چلے
آگے سدرہ کے کوئی فرشتہ نہ تھا اس طرف دور تک اس طرف دور تک

رب سے ملنے چلے جب شہ دوسرا، حور و غلمان مشتاقِ دیدار تھے
عرش سے فرش تک سب سجایا گیا، اس طرف دور تک اس طرف دور تک

کفر اور شرک کی چھٹ گئیں بدلیاں، ظلم کا دور سارا اندھیرا ہوا
ان سے اسلام کا بول بالا ہوا، اس طرف دور تک اس طرف دور تک

روزِ محشر قیامت کے میدان میں دیکھ کر رشک کرتے رہے انبیاؑ
تھے کھڑے ان کے پرنور سب اولیا اس طرف دور تک اس طرف دور تک

اس زمیں کے مقدر سنور ہی گئے بن کے رحمت سراپا وہ جب آ گئے
ابرِ رحمت مسلسل برستا رہا، اس طرف دور تک اُس طرف دور تک

آ کے رضواں نے دیکھا جو باغِ جناں گوشہ گوشہ سب ان کی نگاہوں میں تھا
تھا نبیؐ کے غلاموں کا اک سلسلہ، اس طرف دور تک اُس طرف دور تک

بیت مقدس جو پہونچے شہِ مرسلیںؐ ان کی شانِ امامت تھی کتنی حسیں
مقتدی بن کے پیچھے تھے سب انبیاءؑ اس طرف دور تک اس طرف دور تک

ایک شب میری قسمت کے گُل کھل گئے ان کا حسنِ تجلی رہا روبرو
میرا تاریک گھر بقعۂ نور تھا، اس طرف دور تک اُس طرف دور تک

ان کا دامن جو ثاقبؔ کے ہاتھ آ گیا، روشن اسکی جبیں کا ستارا ہوا
آرزو کا چمن ہے ہرا ہی ہرا اس طرف دور تک اُس طرف دور تک

○



یاالٰہی وہ کتنی حسین رات تھی، چاند تارے فلک پر چمکتے رہے
وہ تصور میں تھے، نعت لکھتا رہا۔ میرے احساس خوشیوں میں ڈھلتے رہے

حاضری جب درِ قدس کی مل گئی، اپنے حسنِ تصور پہ نازاں رہا
یہ جبیں پائے اقدس پہ جھکتی رہی، اور میرے مقدر سنورتے رہے

ان کی عظمت کا اندازہ کیا کرسکیں، ان کی تعظیم کرتے ہیں جن و ملک
دیکھو معراج کی رات روح الامین ان کے تلووں سے پیشانی ملتے رہے

اُن کی ہر بات قرآن کی روشنی، ان کی ہر اک ادا معجزہ معجزہ
لے کے پیغامِ رب جبرئیل امیں، اُن کے آگے فلک سے اترتے رہے

عرشِ اعظم پہ رب کے وہ مہماں رہے، اور کعبے نے سجدہ کیا ہے انہیں
سنگریزے دحیوان گویا ہوئے، چاند سورج اشاروں پہ چلتے رہے

اپنے جیسا بشر کہنے والو! نہیں، مرتبہ اُن کا دیکھو وہ اسریٰ کی شب
جبرئیل امین رک گئے اس جگہ، آپ سدرہ سے خود آگے بڑھتے رہے

روئے انور کی تعریف قرآں میں ہے، ان کا حُسن تجلی تجلّی حق
ان کی دیدار سے شاد موسیٰ ہوئے عرش اعظم سے جب وہ پلٹتے رہے

ایک صدیق ہے ایک فاروق ہے ایک عثمان غنی ایک مشکل کشا
غوث اعظم ہوئے خواجۂ خواجگاں وہ جو آغوشِ رحمت میں پلتے رہے

ورفعنا لک ذکر، قرآں میں ہے، اور اکملت اتممت فرما یا رب
بغض میں وہ جو جلتے ہیں جلتے رہیں، نعت و عظمت پہ ہم ناز کرتے رہے

ان کی نسبت پہ قرباں جان و جگر ان کی الفت سے آباد ہے بزم دل
اُن کے ولیوں کا دامن جو ہاتھ آ گیا بخت ثاقبؔ کے اس سے سنورتے رہے



۱۰

نجوم کی زندگی ہے جس سے وہی ضیا ماہتاب میں ہے
اسی تجلی کا رب ہے عاشق جو کملی والے جناب میں ہے

حضور فرمائے من رآنی وہ جس نے دیکھا ہے روئے انور
یہی ہے اسکی زباں پہ جاری خدا کا جلوہ نقاب میں ہے

تم ہی ہو خالق کے خلق اول تمہیں سے عالم ہوا منوّر
جو تم نہ ہوتے فلک نہ ہوتے یہ بات رب کے خطاب میں ہے

تم ہی ہو کون و مکاں کے مالک تم ہی ہو مختارِ روز محشر
رفعنا ذکرک کہا خدا نے یہی تو نغمہ رباب میں ہے

تمہاری تنویر پائے انور تمہاری رنگت تمہاری خوشبو
چمن کی ساری بہار میں ہے وہ یاسمین و گلاب میں ہے

جمال انور کو دیکھتے ہی کہا یہ موسیٰ نے وقت اسریٰ
جو طور پر ہوش لے اڑا تھا وہی تو جلوہ جناب میں ہے

وہ رحمتِ عالمین ہیں بے شک انہیں کی رحمت میں جی رہے ہیں
درحیس کی حیات لیکر انہیں کی رحمت سحاب میں ہے

وہی ہیں محبوب رب اکبر وہی ہیں کل انبیا کے سرور
جو انکی عظمت پہ جل رہا ہے یقین جانو عذاب میں ہے

نہ زہد و تقویٰ نہ کچھ عبادت مجھے ہے احساس شرمساری
سلام اُن پر درود اُن پر یہی تو میرے ثواب میں ہے

ہمارے جیسا بشر سمجھنا یہ خاص ان کے نصاب میں ہے
وہ نور اول خدا کے مظہر یہ اپنے دل کی کتاب میں ہے

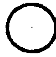
بروز محشر کہوں گا رب سے عمل سے خالی ہے میرا دامن
جو نعت اور منقبت لکھی ہے وہی تو میرے حساب میں ہے

ہزاروں صورت حسیں بنائے خدا نے پر چن لیا اُنہیں کو
کوئی ہوا ہے نہ ہوگا ثانی، نہ کوئی ان کے جواب میں ہے

وہ اولیا کے وسیلے ہمکو دیا ہے مینخانۂ طریقت
سرور، ہستی و کیف و مستی، فقط نظر کی شراب میں ہے

نصیب ثاقب الٰہی کردے، وہ سبز گنبد کے خلد منظر
سعادت و دولت دو عالم درِ رسالتمآب میں ہے





ملی ہے روشنی مجھکو خیالِ نعتِ انور سے — ابھر کر آ گئے جذبات میرے دل کے اندر سے

مرے سرکار صلعم کے اوصاف کی عظمت بیاں ہو گی — کوئی پوچھے اگر جا کر سراقہ رضہ کے مقدر سے

ادب تھا کسقدر ملحوظ آقا کا شبِ معراج — جبینِ اپنی ملی جبریل ع امیں نے پائے انور سے

خدا نے خود کہا قرآں میں اِذ جاؤک آقا — مقدر سب سنورتے ہیں فقط اک آپ کے در سے

بلا کر عرش پر قوسین کی منزل میں خود رب نے — نیاز و ناز کی باتیں کیا ہے اپنے دلبر سے

خدائی کے وہی مختار ہیں اور ہادیٔ کل بھی — شہادت رب نے دلوائی شجر سے اور پتھر سے

کہیں گے سب اسی نورِ ازل سے فیض پاتے ہیں — کوئی پوچھے جو تاروں سے قمر کے روئے انور سے

جہاں کے سب گلوں نے بھیک لی ہے مجھ سے خوشبو کی — پسینہ آپ کا یہ کہہ رہا ہے ہر گل تر سے

عطا سرکار صلعم نے سب کچھ کیا ہے میرے دامن کو — سوالی ہو گیا ہوں جب کبھی میں دیدۂ تر سے

تمہیں ہو رحمت اللعالمین خود رب نے فرمایا — ترستی ہے خدائی سب کہ اب ابرِ کرم برسے

یہی میری غلامی کر رہی ہے آرزو کب سے — بلائیں جب مرے آقا تو جاؤں چل کے میں سر سے

میں ثاقب بےنوا ہوں ملتجی اذنِ حضوری صلعم کا

درِ والا پہ سجدے کو دل و دیدہ مرا ترسے



سجایا ان کے سر سہرا خدا اپنی عنایت کا
ہے شہرہ دونوں عالم میں محمدؐ کی رسالت کا

نبوت کے در ذیشان پہ ان کے بعد تالا ہے
قیامت تک مگر فیضان جاری ہے ولایت کا

محمدؐ تو محمدؐ ہیں غلاموں سے بجا ڈنکا
صداقت کا، عدالت کا، سخاوت کا شجاعت کا

یہ ختم الانبیا بھی ہیں امام الانبیا بھی ہیں
شبِ اسریٰ شرف پایا ہے نبیوں کی امامت کا

سوالی ان کے ہوں گے انبیا و مرسلیں سارے
بنائے گا انہیں دلہا خدا بزم قیامت کا

فقط ان کا چلے گا حشر کے بازار میں سکہ
سجائے گا خدا خود تاج ان کے سر شفاعت کا

منور راستہ اب کی رضا کا خوب دکھلایا
معیشت کا، سیاست کا، تجارت کا، عبادت کا

غلاموں کو نبیؐ نے معجزوں کی روشنی بخشی
چلے گا سلسلہ تا حشر ولیوں کی کرامت کا

گلے میں طوق نسبت لیکے نازاں ہے بہت ثاقب
ملے گا حشر میں حصہ اسے انکی شفاعت کا



رسولوں میں خدا کے خاص محبوب خدا کہئے
امام الانبیاء کہئے تو ختم الانبیاء کہئے

تمامی انبیا میں انکو بخشی شانِ محبوبی
محمد مصطفےٰ کو خود خدا کا دلربا کہئے

سند کے واسطے لاتا ہوں قول من رآنی کو
محمد کو تجلّی خدا کا آئینہ کہئے

جمالِ مصطفےٰ کی بات قرآں کی زباں سنئے
انہیں بدرالدجیٰ کہئے انہیں شمس الضحیٰ کہئے

انہیں کے نور سے روشن ستارے بن کے جو چمکے
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیِ مرتضیٰؓ کہئے

چراغ راہ منزل بن کے جو روشن ہیں عالم میں
خدا کے اور نبی کے دوستوں کو اولیاء کہئے

جہان معرفت میں ہیں منور چاند سے بڑھ کر
انہیں خواجہؓ پیا کہئے انہیں غوث الوریٰؓ کہئے

بروز حشر جب عالم رہے گا نفسی نفسی کا
انہیں سب انبیا و اولیا کا مدعا کہئے

وہی کوثر کے ساقی ہیں وہی جنت کے مالک ہیں
خدائی کے وہی مختار ہیں یہہ برملا کہیئے

رخ پر نور کے دیدار کی لذت تو وہ جانیں
کلیم اللہ کی نظروں کا ان کو مدعا کہیئے

کروڑوں خوبیوں کا ایک ملجا ہے محمدؐ نام
محمدؐ کی ثنا میں اور کیا اسکے سوا کہیئے

خدا نے حکم فرمایا ہے سارے مومنوں کو
محمدؐ مصطفٰے کے نام پر صلِ علیٰ کہیئے

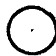
خدا نے رحمت اللعالمین حضرت کو فرمایا
گنہگاروں کے حق میں انکو رحمت کی ردا کہیئے

بشر مثلِ بشر کی بات میں الجھے ہوئے کیوں ہو
محمدؐ کو بشر کی شکل میں نور خدا کہیئے

نبوت آپکی آدمؑ سے پہلے ہو گئی قائم
زمیں پر ختم بھی ان پر ہوا یہہ سلسلہ کہیئے

جلالِ کبریا کے آگے کیا دینگے حساب اپنا
شفاعت کا ہماری اک انہیں کو آسرا کہیئے

بہت اترا رہا ہے ان کا ثاقبؔ نعت لکھ لکھ کر
رضائے مصطفٰے بس ایک اس کا مدعا کہیئے



ان کو جب بھی حسیں دیکھتے رہ گئے
خود کو سب شرگیں دیکھتے رہ گئے

جب بھی مکے کی گلیوں میں چلتے رہے
مہ جبیں نازنیں دیکھتے رہ گئے

سدرۃ المنتہیٰ سے چلے عرش پر
جبرئیلؑ امیں دیکھتے رہ گئے

حور و غلماں رخِ نور کیا دیکھتے
کاکل عنبریں دیکھتے رہ گئے

وقتِ معراج موسیٰؑ کلیم بار بار
اُن کا حسنِ مبیں دیکھتے رہ گئے

رب کے دربار میں وہ گئے آ گئے
وہ فلک یہ زمیں دیکھتے رہ گئے

کیسا اعجاز تھا مشرکین عرب
شقِ ماہ مبیں دیکھتے رہ گئے

وہ بشر جب ہوئے ہم نشینِ خُدا
لوح و عرشِ بریں دیکھتے رہ گئے

دینِ اسلام ہر سمت غالب ہُوا
کافر و مشرکیں دیکھتے رہ گئے

ہفت افلاک سے جب گذرتے رہے
انبیا مرسلیں دیکھتے رہ گئے

عاصیوں کو شفاعت ہی کام آ گئی
حشر میں عابدیں دیکھتے رہ گئے

پائے اقدس پہ ثاقبؔ جبیں جھک گئی
ان کو جب دل نشیں دیکھتے رہ گئے



مرتبے سے ان کے واقف جز خدا کوئی نہیں
آپ کے نعلین کا مشتاق تھا عرشِ بریں

نورِ اول آپ ہیں اور آپ سے کل کائنات
آپ کے ممنونِ احساں ہیں جہاں بھر کے حسیں

آپ محبوبِ خدا، بعد خدا سب سے بزرگ
آپ کا ثانی شہنشاہِ رُسل کوئی نہیں

کاکل و رخسارِ انور اور پسینے کے نقیب
مشک و عنبر لالہ و نسریں گلاب اور یاسمین

یوں کہا جبریلؑ نے آفاق ہا گردیدہ ام
آپ کی تصویر دیکھی سب حسینوں سے حسیں

نقشِ پا سرکار کا جسکی نظر میں ہے سجا
وہ کرے سجدہ، جہاں بھی آپ آئینگے وہیں

جلوۂ حق بھی وہیں ہوگا جہاں محبوب ہیں
عرش سے کچھ کم نہیں ہے، سبز گنبد کی زمیں

ان کے فیضانِ محبت کی عجب ہیں برکتیں
عشق میں تڑپا جو دل وہ بنگیا رشکِ نگیں

کاش پہونچادے کوئی مجھکو مرے سرکار تک
کب تلک مولا مرے آقا کہیں بندہ کہیں

نعت کا مضمون یوں ثاقبؔ سمٹ کر آگیا
خود خدا عاشق ہے ان کا وہ خدا کے نازنیں

ملی جبریلِ امینؑ کو مصطفیٰؐ کے در کی دربانی
خدا نے عرش پر معراج میں کی ان کی مہمانی

وہ اُن کا مرتبہ کیا ہے خدا جانے، نبیؐ جانے
کہاں ادراک اس کا پا سکے گی فہم انسانی

وہ سُلطانِ دو عالم ہیں وہی کونین کے مختار
محمدؐ کے اشارے پر ہے سب نظمِ جہاں بانی

ملائک میں جنوں میں مرسلین میں پاک نبیوں میں
قسم کونین میں کوئی نہیں ہے آپ کا ثانی

ولایت کے حسیں غنچے کھلے ہیں ان کے گلشن میں
کوئی ہے خواجہؒ عالم کوئی محبوبِؒ سبحانی

جمالِ مصطفیٰؐ کی ہے تجلی جسکی نظروں میں
نظر میں اسکی کب جچتا ہے حسنِ ماہِ کنعانی

رسائی مل گئی ہے اسکو بے شک بزم جاناں تک
وہ جسکے دل میں روشن ہو گئی ہے شمعِ ایمانی

ادھر رحمت کو انکی حال پر میرے ترس آیا
مرے کام آگئی اکثر مرے دل کی پشیمانی

اسی امید پر دن زندگی کے کاٹتا ہوں میں
کبھی جو خواب میں آجائیں وہ انکی مہربانی

مری تقدیر کے سارے ستارے محوِ حیرت ہیں
عطا پر ہے عطا ان کی ادھر ہے تنگ دامانی

محمدؐ کا پڑھو کلمہ بنو حقدار جنت کے
ملی ہے کب کسی امت کو ثاقب اتنی آسانی



محمدؐ مصطفیٰ عرش آستاں ہیں — نچھاور ان پہ میرے قلب وجاں ہیں

محمدؐ شمعِ بزم لامکاں ہیں — محمدؐ رونقِ ہر دو جہاں ہیں

وہی مطلوبِ گل کرو بیاں ہیں — وہی مقصودِ قلبِ عارفاں ہیں

نجوم و مہر و ماہ و کہکشاں بھی — اسی اک نور کے سب ترجماں ہیں

محمدؐ حامئ بیچارگاں ہیں — محمدؐ غم گسارِ عاصیاں ہیں

محمدؐ رحمت اللعالمیں ہیں — محمدؐ رحمتوں کا سائباں ہیں

نبیؐ کوئی نہیں ان کے برابر — خدا کے بعد افضل بے گماں ہیں

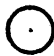
زمانہ آزمائے گا ابد تک — وہ ہر حالت میں اپنے پاسباں ہیں

یہہ ثابت مَن رَآنی سے ہوا ہے — مرے آقا نشان بے نشاں ہیں

یہہ رنگ و بو ہے سب آنکی بدولت — مرے سرکارِ جانِ گلستاں ہیں

تجھے محشر کی ثاقب فکر کیوں ہو

وہ اپنے شاعروں پر مہرباں ہیں





سپہر نور کے ماہِ تمام کیا کہنے
ہیں مہر و ماہ بھی تیرے غلام کیا کہنے

جہاں کے واسطے گنجینۂ ہدایت ہے
کلام آپ کا رب کا کلام کیا کہنے

خدا کا حکم ہے بندوں کو اور فرشتوں کو
مرے حبیبؐ پہ بھیجو سلام کیا کہنے

مرے حبیب کی طاعت مری اطاعت ہے
دیا بشر کو خدا نے پیام کیا کہنے

ہے کائنات کی ہر چیز تابعِ فرمان
دو نیم ہو گیا ماہِ تمام کیا کہنے

نبی تھے مسجد اقصیٰ میں سب شبِ معراج
بنے ہیں آپ ہی ان کے امام کیا کہنے

عدو نے ظلم و ستم کی حدوں کو توڑ دیا
مگر زباں پہ نہ آیا کلام کیا کہنے

نبیؐ کے عشق کا سودا خریدنے والو
ملے گی تم کو حیاتِ دوام کیا کہنے

گناہگار ہے ثاقب مگر ہے بخت پہ ناز
حبیبِ حقؐ کا ہے آخر غلام کیا کہنے



اللہ بیاں کس سے ہو احسانِ محمدؐ
کونین کی ہر چیز ہے فیضانِ محمدؐ

سدرہ پہ جو پہونچے تو حقیقت یہ کھلی ہے
جبریلؑ امیں کو نہ تھا عرفانِ محمدؐ

اقطاب ہیں ابدال ہیں، اغیاث ہیں سب گل
اس شان سے مہکا ہے گلستانِ محمدؐ

ان سب کو ملا رتبۂ سلطانِ دوعالم
وہ جن کے مقدر میں ہے دامانِ محمدؐ

عزت مری دولت مری سب کچھ ہے اسی سے
اس دل میں چمکتا ہے جو ارمانِ محمدؐ

سو طرح سے واروں گا دل و جان کو اُن پر
اللہ بنا دے مجھے دربانِ محمدؐ

موسیٰؑ کی نگاہوں کو ملی جس سے ہے لذت
اللہ دکھا دے رُخِ تابانِ محمدؐ

معراجِ غلامی ہے فقط فرشِ زمیں پر
ہو میری جبیں پہ درِ ایوانِ محمدؐ

اللہ ترے لطف و عنایت کے تصدق
ثاقب کو بنایا ہے ثنا خوانِ محمدؐ



فخرِ آدم علیہ السلام رسولوں کے سرور
وہ حبیبِ خدا کملی والے
وصف کیا ان کا ہم کرسکیں گے
شان میں جن کی لولاک آیا
کوئی ہمسر ہے ان کا نہ ثانی
چاند تارے انہیں کے بھکاری
رحمتوں والے آقا ہمارے ؛؛ پیار کی اک نظر بھیک دیدو
شافعِ حشر نبیوں کے والی
ہر کوئی ہوگا ان کا سوالی
دوشِ انور پہ کملی وہ کالی
ان کی سج دھج بھی سب سے نرالی
ان کی ہر اک ادا حق کو پیاری
رحمتوں والے آقا ہمارے ؛؛ پیار کی اک نظر بھیک دیدو
ہیچ ہیں ہم مگر امتی ہیں !
ناز ہے آپ ہی پر ہمارا !
آپ کی اک خوشی مانگتے ہیں
اپنی معراج کا دیدو صدقہ

۵۰

پاس نقد عمل کچھ نہیں ہے
طوق نسبت ہے بس اک سہارا
رحمتوں والے آقا ہمارے ﷺ پیار کی اک نظر بھیک دیدو

حال ابتر ہے آقا ہمارا
آپ ہی ہیں ہمارا سہارا
ما سوا کی محبت مٹا دو
معصیت کے بھنور سے نکالو
عشق کا نور اس دل میں بھر دو
رحمتوں والے آقا ہمارے ﷺ پیار کی اک نظر بھیک دیدو

ہے بڑا ہی گنہگار ثاقب
ہے سزا کا سزاوار ثاقب
بخش دیجئے اسے تو عنایت
صدقۂ حسن تاج شفاعت
شرمساری سے سر کو جھکائے
دست بستہ یہ کہتا ہے ثاقب
اپنے اصحاب و عترت کا صدقہ
غوث اعظم کی نسبت کا صدقہ
رحمتوں والے آقا ہمارے ﷺ پیار کی اک نظر بھیک دیدو



جب زمیں کو حبیبِ خدا مل گیا
فرش کو عرش کا راستہ مل گیا

رشکِ سورج، قمر اور تارے بنے
جن کو دیدار خیرالوریٰ مل گیا

ہمکو قرآن و قرآنِ ناطق ملا
زندگی کو نیا ضابطہ مل گیا

ان کے دامن کا جسکو سرا مل گیا
اسکو اعزازِ ہر دو سرا مل گیا

چاند شق ہوگیا پھر لوٹ آگیا
حکم دونوں کو جب آپ کا مل گیا

ان کی چشمِ کرم جس کسی پر پڑی
اسکو تقدیر سے بھی سوا مل گیا

ان کی نظروں کا جب زاویہ پھر گیا
دیکھئے گا سراقہ رضہ کو کیا مل گیا

ان کے تلووں پہ جبریل ؑ کی تھی جبیں
محوِ راحت جو نورِ خدا مل گیا

خود تجلیٔ رب ہو گئی شاد ماں د
عرش کو ان کا جب نقشِ پا مل گیا

بزمِ عرشِ معلّٰی تلک وہ گیا
ان کے قدموں کا جب واسطہ مل گیا

اپنے مقصود کو اُمتیں پا گئیں
حشر میں ان کا جب آسرا مل گیا

ان کے در تک رسائی ملی ہے اُسے
جسکو دامانِ غوث الوریٰ رضؓ مل گیا

ان کی چوکھٹ کا شائق گدا بن گیا
اسکو جب صابری سلسلہ مل گیا



○

محمدؐ ہمارے بڑی شان والے
وہ نورِ ازل ہیں خدا کے پیارے

کوئی ان کا ہمسر ہوا ہے نہ ہوگا
وہ سردار بھی ہیں تمام انبیاءؑ کے

کوئی اسکو مانے نہ مانے مگر آپ
یہاں بھی وہاں بھی ہمارے سہارے

مری زندگانی رہین کرم ہے
مرے دل کے ارمان سارے نکالے

غلاموں کو سنتے بھی ہیں دیکھتے ہیں
وہ مرقد میں آرام فرمانے والے

حضور آپ کے اپنے پیاروں کا صدقہ
عطا کیجئے ہم ہیں دامن پسارے

غلام ازل ہے یہ ثاقبؔ تمہارا
عطا ہوں اسے سبز گنبد کے جلوے

○

جو عقیدت سے سجائے محفلِ خیر الوریٰ
ہے یقیں آئینگے اس میں سرورِ کل انبیا

اختیارِ احمدِ مختارؐ کی یہہ شان ہے
لوٹ کر خورشید آیا چاند دو ٹکڑے ہوا

ان کی چشمِ ناز سے چمکا سراقہ کا نصیب
دیدیا سرکارؐ نے ان کو بشارت جانفزا

وہ حدِ سدرہ پہ آکر رک گئے روح الامین
عرش پر سرکار پہونچے روبرو تھا واں خدا

وہ بشر ہیں وہ بشر ہیں تم یہی کہتے رہو
ہم غلاموں کیلئے ہیں نورِ حق نور الہدیٰ

قبر میں منکر نکیر آکر مجھے تکتے رہے
تھا گلے میں میرے طوق نسبتِ خیر الوریٰ

ہیں خلافت کے یہی اربعہ عناصر دیکھئے
وہ ابوبکر و عمر، عثمان، علیِ مرتضیٰ

آجتک پر فیض ہے' شانِ رسالت کی جھلک
ترجماں ہے اُنکی عظمت کی یہہ شانِ اولیا

ساحلِ مقصود پر میری رسائی کیوں نہ ہو
جب سفینہ بن گئی ہے عترتِ خیر الوریٰ

جن کے دل میں ہے ضیائے انجمِ عشقِ نبیؐ
ہیں وہی بزمِ ولایت کے حسیں شمعِ ہدیٰ

بختِ ثاقب کو نہ ہے معراج حاصل ہوگئی
کعبۂ ارماں بنا ہے مصطفےٰؐ کا نقشِ پا



سرکار دو عالم کے قرباں وہ مہرِ رسالت کیا کہنے
سرتاج رسولاں، شاہِ امم ختم ان پہ نبوت کیا کہنے

واللیل اذا یغشیٰ زلفیں، والشمس و قمر حسنِ صورت
مازاغ بصر چشم انور، وہ نور کی مورت کیا کہنے

یوسفؑ کی زلیخا تھیں شیدا، سرکار کا عاشق خود ہے خدا
ہیں نورِ مجسم صلی علیٰ، وہ چاند سی صورت کیا کہنے

محبوبِ خدا سلطانِ زماں، الفقر و فخری زیبِ زباں
خالی نہ سوالی در سے پھرا، وہ ان کی سخاوت کیا کہنے

ہر دشمنِ دیں، ہر دشمنِ جاں پایا ہے عداوت کر کے اماں
ہیں آپ سراپا عفو و کرم اور آپ کی رحمت کیا کہنے

دنیا میں حکومت بھی انکی، عقبیٰ میں شفاعت بھی انکی
ہم انکی غلامی پر نازاں، یہ خوبیٔ قسمت کیا کہنے

ثاقب ہے غلام قطبِ جہاں، جو شاہِ عرب کے پیارے ہیں
عاصی ہے مگر پھر بھی اس پر ہے انکی عنایت کیا کہنے



انوار انہیں کے ہیں سب چاند ستاروں میں
ان کا ہی تبسم ہے جنت کی بہاروں میں

وہ رحمتِ عالم ہیں وہ جانِ دو عالم ہیں
یہہ بات نمایاں ہے قرآں کے پاروں میں

اللہ کے دلبر کو وہ چومتے رہتے تھے
یہہ نعمتِ عظمیٰ تھی کملی کے کناروں میں

عالم کی حیات ان کی دہلیز کی درباں ہے
وابستۂ دامن سب زندہ ہیں مزاروں میں

رضواں سے کہے گا اب لیجاؤ انہیں جنت
محبوب کے متوالے چلتے ہیں قطاروں میں

بلوا کے تمہیں رب نے خود عرش یہ دیکھا ہے
وہ آپ کا شیدا تھا یوسف سے ہزاروں میں

انوارِ شبِ اسریٰ جو اُن کے جلو میں تھے
دیکھو وہ چمکتے ہیں طیبہ کے مناروں میں

دنیا کا نہ کوئی غم عقبیٰ کا نہیں کھٹکا
جیتا ہے جو وہ انکی رحمت کے سہاروں میں

اے کاش مری قسمت یوں اوج پہ آجائے
کھو جائیں مری نظریں روضے کے نظاروں میں

ثاقب کے مقدّر میں اللّٰہ کی سنت ہے
خود نعت کہی رب نے قرآں کے پاروں میں



کوئی سمجھ رہا ہے حُسنِ خیال کی باتیں
میری زباں سے سُن کر اس مہ جمال کی باتیں

سورج بھی اور زمیں بھی تارے بھی اور قمر بھی
کرتے ہیں رات اور دن اس بے مثال کی باتیں

جن و بشر ملائک حیواں ہوں یا پرندے
سب کی زباں پہ انکے جود و نوال کی باتیں

کوئی ولی بنا ہے کوئی قُطب بنا ہے
دل میں چھپا لیا جب اس باکمال کی باتیں

اُن کے غلام ہو کر کیسی نگاہ پائی !
ہوتے ہوئے جنوب میں کہدی شمال کی باتیں

اس رشکِ صد قمر کا جلوہ دکھا دے یارب
رہ رہ کے اٹھ رہی ہیں دل میں وصال کی باتیں

خود خالقِ دو عالم ہے مدح خوان اُن کا
ہیں نازشِ زمانہ اس خوش خصال کی باتیں

نسبت کا طوق پہنا جب سے گلے میں ثاقب
رہتی ہیں دُور اس سے فکرِ مآل کی باتیں



یہ جان و دل ہیں تمہارے خیال پر قرباں
نبی تمام تمہارے کمال پر قرباں

خدا نے روئے منور کی یاد کی ہے قسم
ہزار چاند تمہارے جمال پر قرباں

وہ جس کا سایہ نہ تھا اس کا ثانی کب ہوتا
ہر ایک شئے ہے اسی بے مثال پر قرباں

تمہارے نور سے ہر ایک کو وجود ملا
ہیں مہر و ماہِ درخشاں نوال پر قرباں

یہ اوج اور نبی کے نصیب میں تو نہ تھا
فرازِ عرش پہ حق سے وصال پر قرباں

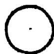
زمانہ خُلقِ معظم کے گیت گاتا ہے
میں تاجدارِ حرم خوش خصال پر قرباں

فلک بھی اُن کی غلامی پہ رشک کرتا ہے
فرشتے سب تھے اذانِ بلالؓ پر قرباں

یہی تو ماہِ رسالت کے ماہ پارے ہیں
رسولِ پاک کے اصحاب و آل پر قرباں

نوید گلشنِ کسریٰ ہوئی عطا بہ کرم
ہوئے جو دل سے سُراقہ جلال پر قرباں

نثار عارضِ پرنور پر دلِ ثاقب
کمانِ ابروئے رشکِ ہلال پر قرباں



شمع حرم کی بات کہاں اور ہم کہاں
یہہ آرزوئے دید وہ نورِ قدم کہاں

اُن کے لئے بنے ہیں زمیں آسماں سبھی
اُن کے بغیر ہوتے یہہ لوح و قلم کہاں

ذکرِ رسول پاک ہے وجہ سکونِ دل
ان کا خیال آئے تو رنج و الم کہاں

ان سے کہاں انہی سے مرے دل میں ہے ضیا
شمس و قمر کہاں وہ نقوشِ قدم کہاں

یاں جلوۂ حبیب ہے اور جلوۂ خدا
کوئے نبیؐ کے سامنے باغِ ارم کہاں

اُن کی نوازشوں کی ہے مرہون کائنات
کتنا مرا سوال وہ بحرِ کرم کہاں

اُن کے قدوم نازیہ کرتا ہے جو سجود
اُسکے لئے ضرورت دیر و حرم کہاں

وہ کون ہے جو دامنِ نسبت چھڑا سکے
جب تک کہ دم میں دم ہے کسی میں یہ دم کہاں

اللہ اور نبیؐ کی عطا پر ہمیں ہے ناز
دونوں ہی ہیں کریم ہمیں فکرِ کم کہاں

عزت یہاں کی ان سے شفاعت وہاں کی ہے
اُن کا کرم نہیں تو ہمارا بھرم کہاں

سرکار دو جہاں کی غلامی کا فیض ہے
ثاقبؔ کہاں یہ نعتِ شفیعِ امم کہاں



زندہ ہے بزمِ عالم انوارِ احمدی سے
روشن ہے دل کی دنیا ذکرِ محمدؐی سے

عظمت کا وہ تصور کیا کوئی کر سکے گا
جب جگمگا رہا تھا عرشِ بریں نبیؐ سے

عشقِ نبیؐ کی دولت حق نے مجھے عطا کی
ہے زندگی کی نوبت بجتی مری اسی سے

سرکار کی بڑائی پوچھو تو ان بڑوں سے
بوبکرؓ سے عمرؓ سے عثمانؓ سے علیؓ سے

عاشق ہوا خدا خود اس نورِ لم یزل کا
جب آپ کو سنوارا اندازِ دلبری سے

اسکی رسائی حق کے در تک نہ ہو سکے گی
گذرے اگر نہ کوئی وہ آپکی گلی سے

خوش بخت ہیں وہ جن کو اُلفت ملی نبیؐ کی
چمکے کئی ستارے تنویرِ عاشقی سے

حقدار ہوگیا ہوں اُن کی شفاعتوں کا
نسبت جو مل گئی ہے سرکار کے ولی سے

ان کا جمالِ انور جب ہو نظر کے آگے
نکلے گی روح میری اسدم بڑی خوشی سے

معراج بندگی کی ثاقب یہی تو ہو گی
تیرا اگر گذر ہو انکی حسیں گلی سے



معراج کے سا نور یا سرکار ہمارے ہیں
اور آپکی غلامی کے رشتے ہی سہارے ہیں

وہ نور ازل بیشک سرکارِ دو عالم ہیں
محبوبِ خدا بھی ہیں نبیوں کے دلارے ہیں

کیا شان نرالی ہے نبیوں میں رسولوں میں
وہ مہرِ رسالت ہیں سب چاند ستارے ہیں

قرآن بھی کہتا ہے اور مالکِ قرآں بھی
گفتار نیاری ہے کردار نیارے ہیں

دل اس کا ہوا روشن اور فکر و نظر روشن
جس دل میں محمدؐ کی الفت کے شرارے ہیں

امت کی گنہگاری جب جب بھی گراں گذری
راتوں میں نہیں سوئے دن رو کے گذارے ہیں

ہم اپنے مقدر کو اسطرح سنوارے ہیں
چشمانِ تصور میں روضے کے نظارے ہیں

عالم کو ملے ہیں جو یہ نازو نعم سارے
اُس سرورِ عالم کے صدقے ہیں اتارے ہیں

محشر میں غلام اُن کے سرکارؐ کو دیکھیں گے
وہ نوری کملیا میں کوثر کے کنارے ہیں

خوشیوں کی جگہ ہمکو سرکارؐ نہیں بھولے
معراج میں امت کی تقدیر سنوارے ہیں

وہ نقدِ سعادت بھی وہ فخرِ عبادت بھی
سرکار کی مدحت میں لمحے جو گذارے ہیں

رسوائی محشر کا کچھ خوف نہ کر ثاقبؔ
اُس شافعِ محشر کی رحمت کے اشارے ہیں





معراج کی شب ان کے جلو میں کیسی رہی بارات نہ پوچھو
عرشِ علا پر سامنے بیٹھے رب سے ہوئی کیا بات نہ پوچھو

مہرِ رسالت کی کرنوں نے کیسا حسیں اعجاز دکھایا
کیسے بنے ہیں روشن تارے بطحا کے ذرات نہ پوچھو

جن و بشر کیا شمس و قمر کیا، مخلوق ساری ہے اُن کے تابع
رب کی زباں تھی، رب کی مشیت، ان کے حسیں کلمات نہ پوچھو

کیا جانے کوئی کیا مرتبہ ہے، ان کا ادب سکھلایا خدا نے
نعتِ پیمبر میں قرآں کی کتنی ہیں آیات نہ پوچھو

ان کے غلاموں کا اعجاز دیکھو دریائے نیل بھی زیر ہوا ہے
خیبر کا در جس ہاتھ سے ٹوٹا اسکی شجاعت کی بات نہ پوچھو

ان کے اشارے چاند ہوا دو، ڈوبا ہوا سورج لوٹ آیا
کونین کی ہر چیز پہ لازم، ہیں اُن کی خدمات نہ پوچھو

ثاقب کا دل ان کو سجدہ کرے گر، زاہد کا الزام کس پر رہے گا
کیسے گرے ہیں سجدے میں اُن کے کعبے میں لات و منات نہ پوچھو





نظر میں جسکی کفِ پائے یار رہتا ہے
ہر ایک بزم میں وہ باوقار رہتا ہے

دلِ غریب پہ کرتا ہے رشک عرشِ بریں
حرم کا جب سے یہاں تاجدار رہتا ہے

چمن سجائے گئے جن کے واسطے لاکھوں
دل و نظر میں وہی گلعذار رہتا ہے

فرشتے اسکو نگاہوں میں لیکے پھرتے ہیں
خیال جس میں نبیؐ کا دیار رہتا ہے

یہہ صرف ان کی عنایت ہے اور ان کا کرم
یہہ دل جو اُن کیلئے بیقرار رہتا ہے

جب اُن کی نظرِ کرم ساتھ ساتھ رہتی ہے
زمانہ تلخ سہی سازگار رہتا ہے

اُسی کے واسطے سامانِ سرفرازی ہے
جو اُن کے لطف کا امیدوار رہتا ہے

مرے نصیب میں آئی جو دولتِ نسبت
اسی عطا پہ مرا انحصار رہتا ہے

اُسی نے سارے زمانے کی جھولیاں بھر دیں
وہ فیضِ خاص جو زیرِ مزار رہتا ہے

نصیب ثاقبؔ عاصی کے جاگ اٹھتے ہیں
وہ اپنے حال پہ جب شرمسار رہتا ہے





مجھکو دنیا کی حکومت اور نہ دولت چاہیئے
میرے آقا آپ کی نظرِ عنایت چاہیئے

آپ کے نقشِ قدم کی روشنی بھی ساتھ ہو
سرفرازی کیلئے پرطوقِ نسبت چاہیئے

ہم غلاموں کیلئے سامانِ عزت ہے یہی
ناتواں ہاتھوں میں دامانِ محبت چاہیئے

سبز گنبد کی تجلی سے نگاہیں شاد ہوں
حاصلِ ربطِ غلامی یہہ مسرت چاہیئے

خُلد کی آسائشیں ہمکو کہاں مطلوب ہیں
ہمکو محبوبِ خُدا اسکا حسنِ صورت چاہیئے

خواب ہی میں کاش کوئی شب کھلیں قسمت کے پھول
مجھکو بس ان کے پسینے کی تراوت چاہیئے

ان نگاہوں میں کہاں تابِ جمالِ روئے پاک
آپکے جلووں کو دیکھوں وہ بصیرت چاہیئے

چھوڑ آئے ہیں اُسے سرکار محشر کے لئے
عاصیوں کو سایۂ دامانِ رحمت چاہیئے

بیخودی میں چوم لوں میں اپنے آقا کے قدم
قبر میں میری خدایا اتنی وسعت چاہیئے

وہ قیامت تک زمانے کا وسیلہ بن گئے
عقل کے اندھوں کو اب پاسِ مشیت چاہیئے

چھوڑ کر اُن کو ہوئے ہیں دربدر چاروں طرف
سربلندی کیلئے اقرارِ عظمت چاہیئے

پھر رہے ہیں اب لٹیرے اوڑھ کر چادر عجیب
ہم کو اب حسنِ عقیدت کی حفاظت چاہیئے

سجدہ ہائے شوق روضے پر نچھاور کر سکوں
آپکے ثاقب کو اب اسکی اجازت چاہیئے



دل تو پہلو میں رہتا ہے لیکن اختیار اس پر میرا نہیں ہے
جب سے ان کے تصور میں ڈوبا، آپ پھولا سماتا نہیں ہے

نور ہیں وہ لباسِ بشر میں، ناسمجھ ان کو سمجھا نہیں ہے
رحمتِ حق ہے شکل نبیؐ میں، اسلئے ان کا سایا نہیں ہے

یہ زمیں، آسماں، عرش و کرسی، قصرِ فردوس و تسنیم و کوثر
ہر جگہ حکمرانی ہے ان کی، کس جگہ ان کا سکہ نہیں ہے

انبیا حور سے خوب تر تھے، چن لیا پر خدا نے تمہیں کو
ہر زمانے نے دی ہے گواہی، کوئی محبوب تم سا نہیں ہے

ہر ادا معجزہ، ہر سخن معجزہ، اسکی شاہد ہے تاریخ عالم
جس سے زندہ ہے خوشبوئے کونین، کیا وہ ان کا پسینہ نہیں ہے

حور و غلمان کے تھے وہ محبوب، انبیا و ملک کے بھی مطلوب
جس کا مشتاق رب العلا بھی، کیا وہ ان کا سراپا نہیں ہے

عظمتِ مصطفٰے کا تصور، لے گیا مجھکو عرش بریں تک
دیکھئے ماسوائے محمدؐ، عرش پر کوئی پہونچا نہیں ہے

مجھکو دیوانہ کہتے ہیں اُن کا، مجھکو ملتی ہے لذت اسی میں
جب سے تصویرِ دل میں سجی ہے، دل سنبھالے سنبھلتا نہیں ہے

ناخدائے سفینہ ہیں جب وہ، پھر کہاں ہم کو طوفاں کی پروا
موج خود بن کے آئے گی ساحل، گر نظر میں کنارا نہیں ہے

بزمِ کونین کے ہیں وہ دلہا، چاند سورج ستارے ہیں شیدا
ان کے جلوے ہیں ہر جا نمایاں، دیکھنے کا سلیقہ نہیں ہے

وہ خدا کے ہیں محبوب بے شک، وہ ہیں مختارِ کونین بے شک
ان کا دامن اگر ہاتھ آئے، پھر کوئی بے سہارا نہیں ہے

قطرۂ خون زمیں پر نہ گرنے دیا، موئے اطہر ہیں محفوظ سب آجتک
جاں نثاروں کی یہ جاں نثاری، کیا زمانے نے دیکھا نہیں ہے

ہجر کی شب میں دشمن وہ سارے، اپنی تلواریں لیکر کھڑے تھے
مرتضیٰؑ چین سے جس پہ سوئے کیا وہ اُن کا بچھونا نہیں ہے

ہم کہاں اور کہاں جانِ عالم، اُن کا عاشق ہے خود ان کا خالق
ہم ہیں طوقِ غلامی پہ نازاں، ہمکو الفت کا دعویٰ نہیں ہے

طور پر بات کچھ اور ہی تھی، عرش کی بات ہے اور ہی کچھ
خود تجلی رب جاتی ہے، یہ محمدؐ ہے موسیٰؑ نہیں ہے

عرشِ اعظم پہ معراج کی شب، رب نے جو کچھ کیا ہے نچھاور
مغفرت عاصیوں کو ملی ہے، کیا یہ ان کا اتارا نہیں ہے

سبز گنبد کے مالک کو سمجھو، ان کے روضے کو پلکوں سے چومو
جس کو کعبے نے سجدہ کیا ہے، کیا وہ کعبے کا کعبہ نہیں ہے

اُن کا احساں ہے اُن کا تصوّر، مجھکو دولت ملی ہے یہ ثاقب
جب بھی محفل سجائی تو دیکھا، درمیاں کوئی پردا نہیں ہے

○

جس طرح فلک پر وہ چاند ہے ستاروں میں
حشر میں رہیں گے آپ اپنے جاں نثاروں میں

ہے انہیں کے صدقے میں ان کے حسن کی رونق
اُن کا حسن بٹتا ہے سارے گلعذاروں میں

ان کے پائے اقدس کا نور جگمگاتا ہے
مشتری میں زہرہ میں، چاند میں ستاروں میں

ان کی نعت کے نغمے کس قدر رسیلے ہیں
ساری جوئباروں میں سارے آبشاروں میں

چاند سورج و حیوان، وہ شجر، حجر، پانی
آپ کی اطاعت کی آپ کے اشاروں میں

آپ کی نگاہوں نے کر دیا انہیں مہتاب
لوگ وہ جو رہتے تھے خشک ریگزاروں میں

کہدیا ہے مالک نے انکی کچھ نہیں پرسش
جو ہیں ان کے دیوانے دور تک قطاروں میں

کون ہے جو للکارے، میری فکر رہتی ہے
حمد کی فصیلوں میں نعت کے حصاروں میں

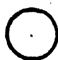
کائناتِ عالم میں آپ ہی کی خوشبو ہے
آپ ہی کی رونق ہے خلد کی بہاروں میں

آپ کے صحابہ بھی اولیائے عالم بھی
عرش کے ملائک بھی ان کے جاں نثاروں میں

وہ اویس قرنی رح بھی غوث رضا اور خواجہ رضا بھی
صابر رح و نظام الدین رح ان کے بادہ خواروں میں

رحمتِ دو عالم کا گھر ہے گنبدِ خضرا
رحمتوں کے حامل ہیں اولیا مزاروں میں

آپ کی غلامی پر ناز ہے مجھے ثاقب
آپ سا نہیں آقا کوئی صد ہزاروں میں



ان کی گر نظرِ کرم ہو خسروی اچھی نہیں
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

وہ ہیں محبوبِ خدا، مختارِ کُل، ختمِ رُسل
ان کی اُلفت سے الگ یہ زندگی اچھی نہیں

مدح خواں ہے خود خدائے پاک ان کا برملا
ان کی مدحت گر نہ ہو وہ شاعری اچھی نہیں

نورِ حق وہ نورِ اول، ان کو کیوں کہتے بشر
بات جو کرتے ہیں ایسی بس یہی اچھی نہیں

ان کے در کے ہیں بھکاری، سب نجوم و مہر و ماہ
وہ تصور میں نہ ہوں تو چاندنی اچھی نہیں

آرزوؤں کا چمن تو ہے انہیں سے پُربہار
دور رہنے کی مگر یہ زندگی اچھی نہیں

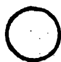
روشنی پر روشنی ہے، انکی عظمت کا چراغ
جس میں روشن دل نہ ہو وہ زندگی اچھی نہیں

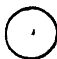
ان کا طوقِ بندگی اپنے گلے سے ہو لگا
حشر کے میدان میں شرمندگی اچھی نہیں

ساری دنیا بھی چلی جائے تو کچھ پروا نہیں
آپ سے حسن عقیدت میں کمی اچھی نہیں

یاد کیوں آتا نہیں ہے قول حق اللہ کا
کیوں انہیں میلاد کی یہہ روشنی اچھی نہیں

حق کی اور محبوبِ حق کی چاہیئے ثاقبؔ خوشی
مصطفےٰ کے دشمنوں سے دوستی اچھی نہیں





تاروں کو چمک پھولوں کو مہک، سرکار ہی بے شک دیتے ہیں
اور اپنے غلامانِ در کو انوار کی صحتک دیتے ہیں

معراج کی شب دیکھو تو ذرا جبریلؑ امیں کا پاس ادب
تلووں میں دو آنکھیں مل مل کر، پلکوں سے وہ دستک دیتے ہیں

کونین کے سرور نورِ ازل، محبوبِ خدا نبیوں کے امام
کیا جن و بشر پہ ہے موقوف، تعظیم ملک تک دیتے ہیں

وہ شافعِ عصیاں ہیں بے شک، وہ رحمتِ عالم ہیں بے شک
وہ نوری کملیا کو اپنی، عیبوں پہ مرے ڈھک دیتے ہیں

معطی ہے خدا اور ہیں قاسم، ارشاد مرے سرکارؐ کا ہے
مخلوقِ خدا کے دامن کو سرکارؐ ہی بے شک دیتے ہیں

سرکارؐ کی نظروں میں ہم ہیں، ایمان و یقیں اپنا ہے یہی
سنتے ہیں سلام اور اس کا جواب سرکارؐ ابد تک دیتے ہیں

چہروں سے اُلٹتے ہیں ان کے ثاقب وہ نقاب فتنہ گری
سرکارؐ کے چاہنے والوں کو جو رہ رہ کے زک دیتے ہیں



اُن کی صورت مرے دل کی ہے روشنی، رہنما بھی یہی حق نما بھی یہی
اُن کی گفتار و رفتار کا بانکپن، دل نشیں بھی یہی دل ربا بھی یہی

دل تڑپنے لگا ہے مچلنے لگا، حال ابتر ہوا جا رہا ہے حضور
آپ کی دید کا جام ملتا رہے، اس کا درماں یہی اور دوا بھی یہی

مجھ سے دنیا اگر بیوفائی کرے، اور کرتی رہے غم نہیں ہے مجھے
ان کی نسبت کا دامن رہے ہاتھ میں، آرزو بھی یہی، مدعا بھی یہی

ان کے در تک رسائی اگر چاہیئے، اک رسیدہ کے نقشِ قدم دیکھ لیں
رہرو منزلِ عشق کے واسطے، ہے طریقہ یہی راستہ بھی یہی

ساری دنیا میں دولت بڑی ہے یہی آپ کے نام کو گنگناتے رہیں
کوئی طغیان ہو کوئی طوفان ہو، اپنی کشتی یہی، ناخدا بھی یہی

جس گھڑی روح پرواز کرنے لگے، اُن کا روئے منور رہے سامنے
پائے نازک پہ سر یہ جھکا ہی رہے، دل کی حسرت یہی اور دعا بھی یہی

فکر دنیا نہیں، فکر عقبیٰ نہیں، ان کا ثاقب ہر اک فکر سے دور ہے
اسکی ہر اک خوشی ان کی ممنون ہے، ہے حقیقت یہی واقعہ بھی یہی

تم پہ صدقے ہے جاہ و حشم یا نبیؐ
سر زمانے کا ہے در پہ خم یا نبیؐ

جب تمہارا تصور رہے سامنے
پھر کہاں کوئی رنج و الم یا نبیؐ

اپنی تقدیر کی یاوری کے لئے
چاہیئے اک نگاہِ کرم یا نبیؐ

طوقِ نسبت تمہارا ہے زیبِ گلو
ہے اسی سے ہمارا بھرم یا نبیؐ

سارے پروانے آتے ہیں اسکے لئے
ذاتِ اقدس ہے شمعِ حرم یا نبیؐ

نورِ سرکارؐ کی وہ جھلک چاہیئے
جس پہ قربان حسنِ ارم یا نبیؐ

جس سے کونین کی روح بیدار ہے
آپ کا نور نورِ قدم یا نبیؐ

آپ کا حسن وہ جس کا مشتاق رب
اسکے محتاج سارے صنم یا نبیؐ

آپ کی وہ رضا جس کا طالب خدا
اُسکے تابع ہیں لوح و قلم یا نبیؐ

کاش میری نگاہوں کی زینت بنے
زینتِ عرش، نقشِ قدم یا نبیؐ

جو تمہاری جدائی میں روتی رہی
میری ہمراز ہے چشمِ نم یا نبیؐ

آرزو اُن سے کہتی ہے ثاقبؔ یہی
آپ ہوں اور نکلے یہہ دم یا نبیؐ





ہیں آپ کی امت میں یہ آپ کا احساں ہے
یہ دل یہ مری جاں سب آپ پہ قرباں ہے

سرکار کی عظمت کا اندازہ کہاں ممکن
خود خالقِ اکبر ہے اور آپ کا ارماں ہے

جب عرش کی مسند پر اک فرش کا مہماں ہے
نعلین کے بوسے پر خود عرش بھی نازاں ہے

شانِ یدِ بیضا بھی، جانِ دمِ عیسیٰؑ بھی
اس نورِ مجسم سے حسنِ مہِ کنعاں ہے

تعریفِ محمدؐ کا حق کس سے ادا ہوگا
سرکار کی مدحت میں خود صاحبِ قرآں ہے

اس در سے بنے اغیاث اس در سے بنے اقطاب
اس در کا بھکاری تو ہر دور کا سلطاں ہے

یہ غوثؓ کی سلطانی، خواجہؒ کی یہ تابانی
سرکارؐ کے صدقے میں یہ رشکِ سلیماںؑ ہے

کونین کے سرور وہ اللہ کے دلبر وہ
اس حسنِ تصور سے روشن مرا ایماں ہے

سینے میں مرا دل ہے یا ان کا مدینہ ہے
اک اپنا تصور ہے اک ان کا خراماں ہے

یارب مری قسمت کو دولت یہ عطا کردے
بس ایک نظر ان کی ہر درد کا درماں ہے

اس دل کیلئے بے شک روشن وہ لحد ہوگی
جس دل میں محبت کی اک شمع فروزاں ہے

امت کے مقدر کو سرکار سنوارے ہیں
معراج کی شب ان سے اللہ کا پیماں ہے

سرکارؐ کے قدموں پر دم میرا نکل جائے
وہ آئیں مرے گھر میں میرا یہی ارماں ہے

ولیوں کی غلامی سے تقدیر ہوئی روشن
ثاقب ترے ہاتھوں میں سرکارؐ کا داماں ہے





انبیا میں ہیں وہ سب سے افضل، ان کا رتبہ کہاں کوئی پائے
رتبے قاصد وہ جبریلؑ امیں بھی انکے تلووں سے آنکھیں لگائے

ان کا سایا نہ رکھا خدا نے سب ولی ان کی رحمت کے سائے
انبیا رشک سب کر رہے ہیں ہم جو حضرتؐ کی اُمت میں آئے

دل یہ پھولا سماتا نہیں ہے ان کے پیاروں سے نسبت ملی ہے
ان کی چشمِ عنایت کے قرباں میری قسمت کے سب گُل کھلائے

ساری دنیا کا مختار ہوگا حشر میں بھی وہ ممتاز ہوگا
اُسکی تقدیر کا پوچھنا کیا جس کسی دل میں سرکار آئے

ہے جو طوقِ غُلامی گلے میں سرفرازی ملی ہے اسی سے
ہم نہیں دینے والے کسی سے چاہے سارا زمانہ ستائے

میرا قایم اسی سے بھرم ہے ہے اسی سے مری کامرانی
جی رہا ہوں جو قلب و نظر میں انکی الفت کا گلشن سجائے

زندگی کی تمنا یہی ہے بندگی کی یہ معراج ہوگی
جب بھی پیکِ اجل پاس آئے اِن کا جلوہ نظر میں سمائے

سبز گنبد کے جلووں کی ہمکو بھیک سرکار دینگے بُلا کر
ہم اسی آس پر جی رہے ہیں آرزوؤں کی شمع جلائے

میں سیہ کار ہوں اور خطاکار اپنے عصیاں پہ ہر دم پشیمان
یا خدا مجھکو واپس نہ لانا جب وہ مجھکو مدینہ بُلائے

ان کے ثاقب کے دل میں تمنا کب سے انگڑائیاں لے رہی ہے
سبز گنبد کی جب یاد آئی اُسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے





میرے دل میں وہ نورِ خدا ہے مکیں
ساری کونین ہے جسکے زیرِ نگیں

شانِ لولاک ہیں تاجدارِ حرم
اُن کے درباں ہیں جبرئیل امیں

کوئی فردِ بشر اور کوئی نبی
اُن کے جیسا نہیں اُن کا ثانی نہیں

سبز گنبد میں آرام فرما ہیں وہ
جن کے قدموں کا مشتاق عرشِ بریں

حور و غلمان و جن و ملک کے لئے
ہاشمی چاند ہے دلربا نازنیں !

شانِ والیل ہے شانِ شمس الضحیٰ
کاکلِ عنبریں حسنِ روئے مبیں

لی مع اللہ کہا من رانی کہا
جان لو رتبۂ رحمتِ عالمیں

کاش مل جائیں وہ نقشِ پائے حسیں
اُن کے سجدوں کی مشتاق ہے یہ جبیں

نوشۂ بزمِ اسریٰ کبھی آ سیئے
تم پہ قرباں کر دوں یہ جانِ حزیں

ساری فکروں سے آزاد بندہ ہے یہ
قلبِ ثاقب میں ہیں آپ مسند نشیں





میرے سرکارؐ محبوب ربّ قدیر
جبرئیل امیں آپ کے ہیں وزیر

انبیا سب ستاروں کی مانند ہیں
مصطفےٰ ہیں نبوت کے بدرِ منیر

کون ان سا بشر کون ان سا نبیؐ
ہے کہاں سارے عالم میں ان کی نظیر

انکی عظمت کا اندازہ کیا ہو سکے
بادشاہ اور شہنشاہ ہیں اُن کے فقیر

اُن کی تعریف کرتا ہے خود ان کا رب
رحمت عالمیں ہیں سراجِ منیر

اُن کے وارث ہیں یہ ان کے نائب ہیں یہ
خواجۂ خواجگاں اور وہ پیرانِ پیر

مدحِ سرکار میں سارا قرآن ہے
نعت کیا لکھ سکے کوئی بندہ حقیر

کیوں نہ نازاں رہے اس پہ ثاقب غلام
حشر میں آپ ہوں اُسکے جب دستگیر



حسنِ سرکار کتنا حسیں ہے
رونقِ چاند بھی شرمگیں ہے

حسنِ کونین اُن پر تصدق
نورِ سرکار حُسن آفریں ہے

نور ربّ العُلا ہے جہاں بھی
جلوۂ مصطفےٰ بھی وہیں ہے

انبیاء کی جماعت میں دیکھو
اُن کے جیسا تو کوئی نہیں ہے

عرشِ اعظم پہ رب کا وہ مہماں
عاشقوں کے دلوں میں مکیں ہے

جز خدا کون عظمت کو جانے
اُن کے درباں روح الامیں ہے

مرحبا مرحبا میرا آقا
ساری کونین کا نازنیں ہے

سبز گنبد کو سینے میں رکھ کر
آسماں سے بھی برتر زمیں ہے

اللہ اللہ مدینے کی قسمت
یہ زمیں رشکِ عرشِ بریں ہے

یہ تصور ہے معراج میری
اُن کے قدموں پہ میری جبیں ہے

اس پہ نازاں ولایت ہے ثاقبؔ
انکی رحمت وہ جسکے قریں ہے



میرے سرکار سرکارِ کونین ہیں جبرئیلِ امیں اُن کے دربان ہیں
عرش پر اپنے رب کے جو مہماں رہے اُن پہ قربان مرے یہ دل و جاں ہیں

انبیا میں کوئی ان کے جیسا نہیں وہ لباسِ بشر میں ہیں نورِ خدا
ان کا ہر قول منشائے ربِ العلا انکی باتیں سبھی حسنِ قرآن ہیں

اپنی امت کے ہمدرد و غمخوار ہیں روزِ محشر شفاعت کے ضامن بھی ہیں
ان کی تعظیم و الفت رہے قلب میں یہ ہمارے مصائب کے درماں ہیں

ان کی مرضی سے کھلتا ہے قسمت کا در نور کی بھیک لیتے ہیں شمس و قمر
ان کی رحمت میں پلتی ہے خلقت سبھی اُن کے در کے گدا سارے سلطان ہیں

معرفت کے چٹکتے ہیں غنچے سدا ان میں اقطاب و اغیاث کے پھول ہیں
آستانے ولایت کے جتنے بھی ہیں اُس بہارِ ازل کے گلستان ہیں

ان کی نسبت کا دامن مرے ہاتھ ہے ان کی الفت کا سودا مرے سر میں ہے
دل میں عظمت کا احساس ہے نغمہ زن اس سے روشن ہمارے یہ ایمان ہیں

کام آنے کے قابل عبادت نہیں حشر کے دن شفاعت ہی کام آئے گی
ان کی خدمت میں بھیجیں درود و سلام بس یہی تو سعادت کے ساماں ہیں

سبز گنبد کا جلوہ رہے سامنے اور ثاقب کو کیفِ نظر ہو عطا
آپ کے در کے سجدے جبیں کو ملیں میرے دل میں یہی سارے ارماں ہیں





یہی دولت ہے محشر میں بھی اپنے کام آنے کی
غلامی مل گئی ہم کو محمدؐ کے گھرانے کی

بدل جاتی ہیں تقدیریں مقدر رنگ لاتے ہیں
ضرورت ہے فقط ان کا لبوں پہ نام آنے کی

وہ کعبے کا بھی کعبہ ہے شہِ کونین کا روضہ
نہیں دیتے اجازت کیوں ہمیں واں سر جھکانے کی

انہیں کے در سے بنتے ہیں قطب ابدال اور اغیاث
انہیں سے سرفرازی ہر ولی کے آستانے کی

چشتی غوثؓ و خواجہؒ، نقشبندؒ و سہروردیؒ ہیں
انہیں کے ہاتھ ہے کنجی محمدؐ کے خزانے کی

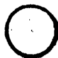
فریدالدینؒ، علاءالدینؒ، نظام الدینؒ و تاج الدینؒ
یہی کرنیں ہیں اس بدرالدجیٰ کے جگمگانے کی

یہ رنگ و بو کے گلہائے حسیں کی بات اتنی ہے
یہ صورت ہے اُسی نورِ خدا کے مسکرانے کی

بجز شمعِ محمد ﷺ بجھ گئے سارے چراغِ دیں
اسی کی سمت اٹھتی ہے نظر سارے زمانے کی

شفاعت کا یقیں اور ہاتھ میں دامانِ نسبت ہو
یہی تو ایک صورت ہے انہیں صورت دکھانے کی

عقیدت اور محبّت سے سجایا خانۂ دل کو
بجا امید ہے ثاقبؔ کبھی تو ان کے آنے کی





تم پہ صدقے ہے جاہ و حشم یا نبیؐ
سر زمانہ کا ہے در پہ خم یا نبیؐ

جب تمہارا تصور رہے سامنے
پھر کہاں کوئی رنج و الم یا نبیؐ

اپنی تقدیر کی یاوری کیلئے
چاہیئے اک نگاہِ کرم یا نبیؐ

طوقِ نسبت تمہارا ہے زیبِ گلو
ہے اسی سے ہمارا بھرم یا نبیؐ

سارے پروانے آتے ہیں اسکے لئے
ذاتِ اقدس ہے شمعِ حرم یا نبیؐ

نورِ سرکارؐ کی وہ جھلک چاہیئے
جس پہ قرباں ہے حُسنِ ارم یا نبیؐ

جس سے کونین کی روح بیدار ہے
آپ کا نور نورِ قدم یا نبیؐ

آپ کا حسن وہ جس کا مشتاق رب
اسکے محتاج سارے صنم یا نبیؐ

آپ کی وہ رضا جس کا طالب خدا
اسکے تابع ہیں لوح و قلم یا نبیؐ

کاش میری نگاہوں کی زینت بنے
زینتِ عرش نقشِ قدم یا نبیؐ

جو تمہاری جدائی میں روتی رہی
میری ہمراز ہے چشم نم یا نبیؐ

آرزو ان سے کہتی ہے ثاقب یہی
آپ ہوں اور نکلے یہہ دم یا نبیؐ



زاہد کو صرف اپنی عبادت پہ ناز ہے
مجھکو فقط نبیؐ کی شفاعت پہ ناز ہے

عزت پہ ناز ہے نہ تو دولت پہ ناز ہے
ہم کو تو ان کے دامن نسبت پہ ناز ہے

نبیوں کے وہ امامؑ خدا کے حبیب ہیں
ہمکو نبیؐ کی صورت و سیرت پہ ناز ہے

گھر بار اپنا کربلا والوں پہ سب نثار
اسلام کو تو ان کی شہادت پہ ناز ہے

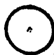
جو نازِ عرش گنبدِ خضرا ہے زیبِ دل
مجھ سے گنہگار کو قسمت پہ ناز ہے

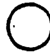
حق نے کہا وہ رحمتِ للعالمین ہیں
اس شافعِ انام کی رحمت پہ ناز ہے

اعمال پر ہے ناز نہ طاعت پہ ناز ہے
ہمکو تو ان سے حسنِ عقیدت پہ ناز ہے

ہم تو ہیں اہلِ سنتِ سردارِ انبیاءؑ
ہمکو نبیؐ کی آل و عترت پہ ناز ہے

ان کے جمالِ ناز کا آئینہ بن گیا
ثاقبؔ کے دل کو ایسی بصیرت پہ ناز ہے





سوئی ہوئی قسمت کو تو یوں اپنی جگا لے — عشقِ شہ کونین سے تقدیر بنا لے

ہو جائے گا ہم رتبہ یہ دل عرشِ بریں کا — سرکار کے نقشِ کفِ پا سے جو سجا لے

جو چاند ستاروں سے بھی بڑھ کر رہے روشن — اصحابِ نبی دامنِ رحمت کے ہیں پالے

وہ جن پہ کریں رشک کلیم اور مسیحا — ہیں ان کے ولی سارے زمانوں سے نرالے

بے فکر غلام ان کے رہے زہر کو پی کر — دوڑائے سمندر میں بھی گھوڑوں کو جیالے

وہ شافعِ محشر بھی ہیں اور ساقیٔ کوثر — تقسیم وہی کرتے ہیں جنت کے قبالے

ساماں نہ تھا کوئی بھی ہمراہ تمنا — بس ان کے کرم ہی مرے ارمان نکالے

حقدار شفاعت کا وہی حشر میں ہوگا — سرکار کی عظمت کو جو سینے میں چھپا لے

تاریکیٔ مرقد کا کہاں خوف رہے گا — جب ساتھ رہیں دامنِ نسبت کے اجالے

نعلین کے بوسے مرے ہونٹوں کو عطا ہوں — یارب درِ محبوب پہ یوں مجھکو بلا لے

ہاں کوئی بشر ان کی ثنا کے نہیں قابل — غالب نے کیا نعت کو خالق کے حوالے

اس رحمتِ عالم کی عنایت ہے کہ ثاقب
ہر حال مصیبت میں وہی مجھکو سنبھالے



ازل سے ان کا ہوں بندہ محمدؐ نام ہے جن کا
مرے آقا مرے مولا محمدؐ نام ہے جن کا
ستارے چاند سورج اور زمیں سب ان کے ہیں محکوم
خدا خود ان کا ہے شیدا محمدؐ نام ہے جن کا
وَمَا اَرسَلنَا اِلّا رَحمَۃً لِلعَالَمِین بے شک
انہیں کی شان میں آیا محمدؐ نام ہے جن کا
سجی جنت ملائک صف بہ صف حوریں رہیں مشتاق
بنے دولہا شبِ اسرا محمدؐ نام ہے جن کا
وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک کہا اللہ نے قرآں میں
ابد تک ہوگا یوں چرچا محمدؐ نام ہے جن کا
تجلیٔ جمالِ مصطفےٰ کی بات کیا کہیے
تھے طالب ان کے خود موسیٰؑ محمدؐ نام ہے جن کا
فَکَانَ قَابَ قَوسَینِ اور اَو اَدنیٰ کہا قرآں
خدا سے ان کا کیا پردا محمدؐ نام ہے جن کا
حدِ روح الامینؑ سے بڑھ کے تنہا عرش پر پہونچے
ہے سدرہ سے مقام اونچا محمدؐ نام ہے جن کا
زبان انبیاء پر نفسی نفسی کی صدا ہوگی
چلے گا حشر میں سکہ محمدؐ نام ہے جن کا
وہ نورِ اولیں ثاقب وہ ختم الانبیاء ثاقب
مبشر اُن کے تھے عیسیٰؑ محمدؐ نام ہے جن کا



مصطفٰےؐ کا خیال کیا کہنے ۔۔۔ ہے وہ حسنِ مآل کیا کہنے
ان کا خالق بھی ان کا عاشق ہے ۔۔۔ ان کا حُسن و جمال کیا کہنے
نور کی بھیک ان کی چوکھٹ پر ۔۔۔ مانگتا ہے ہلال کیا کہنے
عرش پر وہ گئے معہ نعلین ۔۔۔ یہ ہے ان کا کمال کیا کہنے
قابَ قوسین جسکو رب نے کہا ۔۔۔ حق سے ایسا وصال کیا کہنے
ان سے اُلفت اویسؓ میں دیکھو ۔۔۔ ان سے عشقِ بلالؓ کیا کہنے
ایک دشمن کو کنگن کسریٰ ۔۔۔ ان کے جود و نوال کیا کہنے
وہ کلیمؑ اور جلال کیا کہنے ۔۔۔ مصطفٰےؐ اور جمال کیا کہنے
ھَل لکَ حَاجَۃٌ کہو جبریلؑ ۔۔۔ آپ کا یہ سوال کیا کہنے
ہے سفینہ نجات کا اپنی ۔۔۔ ان کی عترت و آل کیا کہنے

ساری دنیا ہے معترف ثاقب
ان کے روشن خصال کیا کہنے





بار ہا میری زباں پر وہی نام آتا ہے
جب ملکِ ہمراہ مسرت کا پیام آتا ہے

بقعۂ نور بنے جاتے ہیں گوشے دل کے
جب بھی اس بزم میں وہ ماہ تمام آتا ہے

غنچۂ دل نے تبسّم کی سلامی دی ہے
باغِ ارمان میں وہ مستِ خرام آتا ہے

رقص کرتی ہے مری روح بدن میں اُس دم
جب زباں پر شہِ لولاک کا نام آتا ہے

کیوں نہ اتراؤں مقدر پہ مرے دل کے مکیں
تم پہ خالق کا شب روز سلام آتا ہے

جب پشیمانیِ عصیاں سے گھبراتا ہوں
دل کو سرکار کی رحمت کا پیام آتا ہے

ہر زباں پر ہے اغثنی کی صدائیں جاری
اسطرح حشر میں نبیوں کا امام آتا ہے

دیکھ کر تجھکو یہ رضواں کہے گا ثاقب
چھوڑ دو ان کے غلاموں کا غلام آتا ہے



اسطرح عبادت کرتے ہیں سرکار تمہارے مستانے
نظروں میں تمہارے ہی جلوے ہونٹوں پہ تمہارے افسانے

اے کاش تصور کا عالم اک لمحہ حقیقت بن جائے
نظروں سے پلاتے ہیں آقا نظروں کے بناکر پیمانے

اک اپنی جھلک دکھلا جاؤ اس دل میں چراغاں ہوجائے
اے شمع حقیقت تیرے لئے بیتاب ہیں تیرے پروانے

پہونچوں گا جب انکی محفل میں کہدوں گا یہی صدقے ہوکر
ٹوٹے ہیں مرے دل اور جگر، قابل تو نہیں یہہ نذرانے

اس دل کو تلاش مستی ہے او مست نظر والے ساقی
بے ہوش و خرد کی سب دولت توحید کے دیکر پیمانے

اے شان خدا اے نور خدا کچھ لطف و کرم کچھ جود و عطا
معراج کے بانکے سانورِیا ہم بھی ہیں تمہارے دیوانے

ثاقبؔ یہہ تمہارا بندہ ہے بس اتنی گذارش ہے اسکی
جب پیکِ اجل آجائے گا سرکار ہوں میرے سرہانے

حسنِ ازل ؐ کے عشق کا دل میں اگر مقام ہو
ساری زمین و آسمان شمس و قمر غلام ہو

روح کی بندگی یہی دل کی نماز ہے یہی
یادِ نبی ؐ ہو ہر گھڑی ذکرِ نبی ؐ مدام ہو

سجدہ میں ہے جبینِ دل جاں محوِ اشتیاق ہے
اس جانِ انتظار کا کاش ادھر خرام ہو

خستہ و بے نوا ہوں پر دل میں ہے شوق و آرزو
ان کی حریمِ خاص پر عرض مرا سلام ہو

خود ہی میں ان کے سامنے تحفۂ زندگی رکھوں
تیغِ ادائے دلنواز جب ان کی بے نیام ہو

کیا کر سکے بشر کوئی آپ کا مرتبہ بیاں
واصف تمہاری ذات کا جب خالقِ انام ہو

آپ کا ہے گلے میں طوق ثاقبؔ کو اس پہ ناز ہے
ہر غم سے ہے وہ بے نیاز جو آپ کا غلام ہو

میں صدقے میں قرباں مرے کملی والے
تم ہی جانِ ایماں مرے کملی والے

بشر کہنے والے ہیں وہ کور باطن
ہو تم نورِ یزداں مرے کملی والے

غلاموں کے دل رقص کرنے لگے ہیں
کہ ہیں آج مہماں مرے کملی والے

ہمیں سبز گنبد کے جلوے دکھا دو
سفر کے ہوں ساماں مرے کملی والے

رہے نا رہے کچھ نہیں اس کا اب غم
رہیں زیرِ داماں مرے کملی والے

غلاموں کے پیچھے پڑے ہیں منافق
سلامت ہو ایماں مرے کملی والے

تمہارا نظارا ہو اور روح نکلے
ہو پورا یہ ارماں مرے کملی والے

گنہگار ثاقب پہ ہو چشمِ رحمت
یہ ہے تم پہ نازاں مرے کملی والے



جن پہ شیدا خدا ان کی کیا شان ہے
زندگی ان سے ہے ان سے ایمان ہے

کور باطن انہیں جان سکتے نہیں
نورِ حق سربسر شکلِ انسان ہے

اسکی رفعت کا ادراک کیا کر سکیں
عرش پر اپنے رب کا جو مہمان ہے

وقتِ معراج بھولے نہ امت کو آپ
ہم غلاموں پہ یہہ کتنا احسان ہے

دولت اسوۂ پاک پر دل نثار
ان کی ہر اک ادا شرحِ قرآن ہے

تاجِ لولاک مخصوص انہیں کو ہوا
سارے نبیوں میں سلطانِ ذیشان ہے

ان کا طوق غلامی سلامت رہے
ان کا ارمان ہی اپنا درمان ہے

ان کی جود و عطا پر ہے گردن جھکی
نازشِ ثاقب کو ہے وہ مہربان ہے





مرے دل میں ہے ارمانِ محمدؐ — مری یہ جان قربانِ محمدؐ

گنہگاروں کو رکھا یاد ہر دم — نہ بھولیں گے ہم احسانِ محمدؐ

ملایا بندگانِ رب کو رب سے — ہے یہ لاریب فیضانِ محمدؐ

شہِ کونین کہتے فقر فخری — بھروسہ رب کا سامانِ محمدؐ

عدو بھی کہتے تھے ھذا امینٌ — خدا کی شان کیا شانِ محمدؐ

حجر نے دی رسالت کی گواہی — قمر بھی زیرِ فرمانِ محمدؐ

ستاروں سے بھی بڑھ کر ہیں یہ روشن — زمیں پر آج مستانِ محمدؐ

مرا گھر میری جاں تن من لٹے سب — مگر چھوٹے نہ دامانِ محمدؐ

ہوا خلاقِ عالم خود ہی شیدا — جو دیکھا روئے تابانِ محمدؐ

بشر کیا کر سکے توصیف اُن کی — خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ

دکھا ثاقب کو یارب سبز گنبد
ہے عرض اک غلامانِ محمدؐ



ادھر اک نگاہِ کرم دل کے والی
دو عالم کے مختار سلطانِ عالی

دو عالم تمہاری ہی خاطر بنے ہیں
ہے خلاقِ عالم کا ارشادِ عالی

فقیری میں کی دونوں عالم کی شاہی
رسالت محمدؐ کی سب سے نرالی

وہ روئے منور ہے حسنِ بہاراں
شمیمِ گلستاں ہے وہ زلف کالی

دو عالم بھی اور حق بھی شیدا تمہارا
ہو فخرِ رسولاں، حسینوں کے والی

گنہگار محشر میں پہچان لیں گے
شفیعِ امم کی جو کملی ہے کالی

تصور تمہارا، تمہارا کرم ہے
جہاں ہم نے چاہا ہے محفل سجالی

محمدؐ بلا کر ہمیں بھی دکھا دو
نگاہوں کی جنّت ہے روضے کی جالی

غلاموں کی صف میں جگہ کچھ عطا ہو
ہے تم سے تمہارا یہ ثناقب سوالی



ہم اپنے تصور میں اُن کی تصویر سجائے جاتے ہیں
اسطرح غلام روزِ ازل تقدیر سنوارے جاتے ہیں

یہہ اُن کا کرم ہے ان کا کرم ہم ان کی غلامی میں آئے
ہم ان کے پیارے ولیوں کے رستے پہ چلائے جاتے ہیں

اس کملی والے کے قرباں، اس کالی کملیا کے صدقے
امت کے عمل جو کھوٹے ہیں کملی میں چھپائے جاتے ہیں

وہ گنبدِ خضرا میں رہکر فریاد ہماری سنتے ہیں
جو ان کے کرم کے طالب ہیں بے شک وہ نوازے جاتے ہیں

کچھ اپنے جیسا سمجھتے ہیں تعظیم کے منکر ہیں جبکہ
کونین میں ان کی حکومت کے پرچم لہرائے جاتے ہیں

بے مایہ نہ سمجھے کوئی ہمیں یہہ سب سے بڑا سرمایا ہیں
اس نور کے حسنِ تصور میں، لمحے جو گذارے جاتے ہیں

اک ان کی عطا پر کھلتے ہیں اسرار ہزاروں عالم کے
اُلفت میں جو دل جل جاتے ہیں آئینے بنائے جاتے ہیں

ہے ان کی عنایت پر ثاقب، تکمیل تمنائے دیدار
منظور اگر ہو جائے انہیں سب پردے اٹھائے جاتے ہیں



پھر میرے تصور میں خیالِ نبوی ہے
نظروں میں وہ آجائیں تمنائے دلی ہے

واللیل اذا زلفِ معنبر ہے تمہاری
چتون ہے کہ انوار کی اک جلوہ گری ہے

لب ہائے حسیں آپکے دو ورقِ گلابی
دندان مبارک ہے کہ دُرِّ عدنی ہے

وہ چشم کہ مازاغ بصر حق نے کہا ہے
دیدار الٰہی سے مشرف جو ہوئی ہے

اس نطقِ وما ینطق الا کے تصدق
اللہ سے معراج کی شب بات جو کی ہے

اس عارضِ پرنور پر ہر صبح خجل ہے
اور ان کا تبسّم تو ستاروں کی لڑی ہے

رفتار کہ صد دیدہ و دل جس پہ نچھاور
گفتار کہ تسکینِ نظر، پھول جھڑی ہے

اللہ کے محبوب تھے کونین کے آقا
فکر آپ کو ہر وقت ہی امت کی رہی ہے

للہ نگاہِ کرم و لطف ادھر بھی
امت پہ مصیبت کی گھڑی آن پڑی ہے

عاصی ہے مگر اپنے مقدر پہ ہے نازاں
یہ ثاقب عاجز جو غلامِ ازلی ہے

میرے سرکار رحمت سراسر انکی رحمت کے ہم ہیں بھکاری
ان کی یادوں کی محفل سجا کر ان کے دربار میں ہیں سوالی

ان کے جیسا نہ دیکھا فلک نے ان کا عاشق تھا خود ان کا خالق
ساری دنیا کے پیغمبروں میں شان سرکار کی ہے نرالی

ان کی طاعت ہے رب کی اطاعت یاد ہے ان کی جاں عبادت
اسکی معراجِ قسمت میں کیا شک عمر سب جس نے ایسے گزاری

ان کے سر ہوگا تاجِ شفاعت ان کا ہر سمت سکہ چلے گا
بزمِ محشر میں اللہ اکبر سب نبیؐ ہوں گے ان کے سوالی

اللہ اللہ وہ کیسا سماں تھا عرش پر روبرو ان کے رب تھا
کیفِ معراج میں بھی نہ بھولے اپنی امت کی قسمت سنواری

ان کے جلووں کی مشتاق نظریں نقشِ پا کی تمنا جبیں کو
ان کی چوکھٹ پہ سجدے لٹاؤں میرے دل میں ہے یہ بیقراری

اپنی طاعت کا غرہ نہیں ہے ہم ہیں انکی شفاعت پہ نازاں
میرے سرکار کی اک رضا ہے اپنی لاکھوں عبادت پہ بھاری

انکی عظمت کے منکر رہیں گے، روسیاہی کو لے کر پشیماں
اُن کے طوقِ غلامی کے صدقے، وہ کرینگے شفاعت ہماری

جن کے سینے ہیں اُلفت سے خالی، وہ ہیں اپنی عبادت پہ نازاں
ہم غلاموں کی دولت یہی ہے، دل میں ہے حبِّ عشقِ بلالی رض

یاالٰہی دیارِ نبی ﷺ کی حاضری میری قسمت میں لکھ دے
دل میں ثاقب کے ارماں یہی ہے، چوم لوں ان کے روضے کی جالی





ہیں مرے دل کے مکیں عرش پہ جانیوالے — نورِ توحید سے دنیا کو سجانے والے

چاند سورج بھی شجر اور حجر اُن کے غلام — شرک اور کفر کی ظلمت کو مٹانے والے

جن کو اللہ نے اکملتُ واتممتُ کہا — شمعِ توحید کو تا حشر جلانے والے

جن کو کہتا تھا عرب ھذا امینٌ صادقٌ — ان کے شیدائی ہوئے سارے زمانے والے

وہ ہیں کونین کے سرکار کریموں کے کریم — ان کے در کے ہیں گدا سارے خزانے والے

نخوتِ قیصر و کسریٰ کو کیا جو پامال — وہ تھے سرکارؐ کے نعلین اُٹھانے والے

مرتبہ ان کا زمیں والے بھلا کیا جانیں — ان کے دربان تھے سدرہ کے ٹھکانے والے

ان کے عاشق کی کہاں کوئی مثال ایثار — ایک کمبل کے سوا سب ہی لٹانے والے

شاعرِ نعت بنا کر وہ نوازے ثاقب — مرے آقا میری تقدیر بنانے والے





یہہ میری آرزو مرے سرکار دیکھئے — ادنیٰ غلام کو سرِ دربار دیکھئے

میرے حضور ہیں وہی میرے حضور ہیں — سب انبیا میں جن کو طرحدار دیکھئے

اسکی رسائی عرش تلک ہوگی بالیقیں — عشق نبیؐ میں دل کو گرفتار دیکھئے

ان کو بشر سمجھ کے جو نازاں ہیں فہم پر — کیسے بشر ہیں سدرہ کے اس پار دیکھئے

پل بھر میں عرش تک وہ گئے اور آگئے — عقل بشر سے کہئے کہ رفتار دیکھئے

ما ینطقُ کی آئی وضاحت کلام میں — انکی زباں پہ کس کی ہے گفتار دیکھئے

خیرہ ہیں آجتک بھی نگاہیں جہان کی — کردار ہیں کہ پیکرِ انوار دیکھئے

بوٹے ولایتوں کے کھلے ہیں ہزارہا — مہکا ہوا ہے آپ کا گلزار دیکھئے

ان کے غلام کی یہی معراج ہے بحق — گر خواب میں بھی آپ کا دیدار دیکھئے

ان کے جمال پاک سے روشن ہے کائنات — تھا خود خدا بھی طالب دیدار دیکھئے

اسکی کہاں نجات بجز رحمتِ حضورؐ
ثاقب ہے ایک ایسا گنہگار دیکھئے



ہیں آپ کی امت میں یہہ آپ کا احساں ہے
یہہ دل اور یہہ میری جاں سب آپ پہ قرباں ہے

سرکار کی عظمت کا اندازہ کہاں ممکن
خود خالقِ اکبر ہے اور آپ کا ارماں ہے

جب عرش کی مسند پر اک فرش کا مہماں ہے
نعلینِ مقدس پر خود عرش بھی نازاں ہے

شانِ یدِ بیضا بھی جانِ دمِ عیسیٰؑ بھی
اس نورِ مجسم ﷺ سے حسنِ مہِ کنعاں ہے

تعریفِ محمد ﷺ کا حق کس سے ادا ہوگا
سرکار کی مدحت میں خود صاحبِ قرآں ہے

سرکار کی نسبت ہے سرکار کی اُلفت ہے
محشر کیلئے کافی ہمکو یہی ساماں ہے

کونین کے سرور وہ اللہ کے دلبر وہ
اس حسنِ تصور سے روشن مرا ایماں ہے

سینہ بھی میرا بے شک یوں رشکِ مدینہ ہے
اک اپنا تصور ہے اک ان کا خراماں ہے

یارب مری قسمت کو دولت یہہ عطا کردے
بس ایک نظر ان کی ہر درد کا درماں ہے

سرکار کے قدموں پر دم میرا نکل جائے
وہ آئیں مرے گھر بس میرا یہی ارماں ہے

ان در سے بنے اغیاثؒ اس در سے بنے اقطاب
اس در کا بھکاری تو ہر دور کا سلطاں ہے

یہہ غوثؓ کی سلطانی خواجہؒ کی یہہ تاباں کی
سرکار ﷺ کے صدقے میں یہہ رشکِ سلیماںؑ ہے

اس دل کیلئے بے شک روشن وہ لحد ہوگی
جس دل میں محبت کی اک شمع فروزاں ہے

امت کے مقدر کو سرکار سنوارے ہیں
معراج کی شب اُن کا اللہ سے پیماں ہے

ولیوں کی غلامی سے تقدیر ہوئی روشن
ثاقبؔ ترے ہاتھوں میں سرکار کا داماں ہے



ہے نظر میں سراپا تمہارا میرے آقا کرم ہے تمہارا
جاگتا ہے نصیبہ ہمارا میرے آقا کرم ہے تمہارا

روئے زیبا وہ زلف معنبر جنکی قرآن کھاتا ہے قسمیں
میرے دل میں ہے ان کا نظارا میرے آقا کرم ہے تمہارا

اسکی نظروں پہ قربان نظارے، اسکی تقدیر کا پوچھنا کیا
جس نے دہلیز پر دن گذارا، میرے آقا کرم ہے تمہارا

اپنے ولیوں کی نسبت کے صدقے، اپنے ہاتھوں ہے دامن تمہارا
میری تقدیر نے یوں پکارا، میرے آقا کرم ہے تمہارا

پل رہا ہوں تمہاری عطا پر، ناز ہے اس غلام ازل کو
ہے جو قسمت کا روشن ستارا۔ میرے آقا کرم ہے تمہارا

ہم گدائے در اولیا ہیں ان کے صدقے میں نظر کرم ہو
ہے انہیں سے بھرم سب ہمارا میرے آقا کرم ہے تمہارا

نعت سرکار کی بزم جب ہو اسمیں آتے ہیں سرکار اپنے
ہمکو ملتا ہے صدقہ اتارا میرے آقا کرم ہے تمہارا

آپ کا ذکر اپنی عبادت آپکی یاد ہی بندگی ہے
ہو رہا ہے جو ایسا گذارا میرے آقا کرم ہے تمہارا

حکم صلوا علیہ کی تعمیل اپنی قسمت میں اللہ نے لکھدی!
ہے ہمارا وظیفہ وطیرہ میرے آقا کرم ہے تمہارا

سر کی آنکھیں ہیں مشتاق اسکی دل کی آنکھیں ہوئیں جس سے روشن
سبز گنبد کا وہ اک نظارا میرے آقا کرم ہے تمہارا

اپنا اعمال نامہ سیاہ تھا لاج اپنی شفاعت نے رکھ لی
پیش داور یہہ ہم نے پکارا میرے آقا کرم ہے تمہارا

لیکے تعظیم و الفت کی دولت ہے تمہاری غلامی پہ نازاں
یہہ جو ثاقب ہے بندہ تمہارا میرے آقا کرم ہے تمہارا



جمالِ مصطفیٰ ہے اور میں ہوں — اُسی کا آسرا ہے اور میں ہوں

نبیؐ کے روئے انور کا نظارا — یہی میری دعا ہے اور میں ہوں

یہی قبلہ یہی کعبہ ہے میرا — نبیؐ کا نقشِ پا ہے اور میں ہوں

مرے سرکار مجھکو دیکھتے ہیں — یہہ دعویٰ برملا ہے اور میں ہوں

تمہارے نفس سے اقرب تو میں ہوں — یہی ان کی صدا ہے اور میں ہوں

مری ہر آرزو بر آگئی ہے — فقط ان کی عطا ہے اور میں ہوں

نبیؐ کے اولیا کا طوقِ نسبت — یہی تو رہنما ہے اور میں ہوں

الٰہی مجھکو پہونچادے مدینہ — مرا دستِ دعا ہے اور میں ہوں

دلِ بیتاب کو زلفیں سونگھانا — یہی میری دوا ہے اور میں ہوں

وہ آجائیں تو صدقے جاؤں ثاقب
یہی اک مدعا ہے اور میں ہوں





وہ پچھلے پہر جب بادِ صبا مستی میں بھری اٹھلاتی رہی
آنکھوں میں تصور روضے کا اور یادِ نبیؐ کی آتی رہی

جب کوئی حرم کے زائر نے تنویرِ حرم کی بات کہی
طیبہ کے نظاروں کی حسرت رہ رہ کے مجھے تڑپاتی رہی

وہ عرش کا ساکن نورِ خدا جب آیا زمیں پہ بن کے بشر
تب عرش کی ہمسر بن بن کر بطحا کی زمیں اتراتی رہی

جب ثور کے منہ پر تھا جالا سرورؐ کی حفاظت کا قلعہ
دشمن کی خرد مفلوج رہی، تقدیر کھڑی مسکاتی رہی

اس شانِ عروجی کے قرباں جب عرش چلے معراج کی شب
انوار کی بارش چاروں طرف، رحمت کی گھٹا برساتی رہی

جب جلوۂ حق تھا پیشِ نظر، خوشیوں کا تھا وہ کیسا عالم
قرباں عنایت پر ان کی، امت کی وہاں یاد آتی رہی

جب پرسشِ محشر کے ڈر میں، آنسو کی روانی جاری تھی
تب رحمتِ عالم کی رحمت، آ آ کے مجھے بہلاتی رہی

دولت نہ عمل کی پونجی ہے، دامن میں مرے کچھ بھی تو نہیں
بس ان کے پیاروں کی نسبت، تقدیر مری چمکاتی رہی

اے بادِ صبا خوشبو سے تری یہ راز سمجھ میں آ ہی گیا
تو چوم کے روضے کی جالی ہر ایک گلی مہکاتی رہی

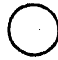
ثاقبؔ یہ تمہاری مجبوری اک قیدِ گراں بن جاتی ہے
یہ اشکِ رواں گرتے ہی رہے، پیمانۂ دل چھلکاتی رہی





اے رحمتِ عالم نورِ قدم ہاں ایک نگاہِ لطف و کرم
اُمید کے پھول کھلیں میرے بن جائے مرا دل رشکِ ارم
وَالّیل تمہارے گیسو ہیں والشمس تمہارا روئے حسیں
قربان تمہاری سج دھج پر سب چاند ستارے سارے صنم
معراج کے بانکے سانوریا مشتاق تمہارا خود ہے خدا
اے عرش کی آنکھوں کے تارے اے نورِ خدا اے شمعِ حرم
اس شانِ رسالت کا عالم اخلاقِ کریمانہ کی جھلک
سرکار تمہارے قدموں پر قربان ہوا سب عرب و عجم
کونین کے سرور مالکِ کُل جبریلِ امیں در کے درباں
اللہ رے قناعت کا عالم بستر تھا چٹائی خالی شکم
وہ عفو و کرم اللہ اللہ دیکھو وہ سراقہ رضی اللہ کے کنگن
سرکار کی چشمِ عنایت ہی خلقت کیلئے ہے بحرِ کرم
دامانِ ولایت ہاتھ میں ہے تعظیمِ رسالت سینے میں
سرکار ہماری لاج رہے نسبت کی قسم ٹوٹے نہ بھرم
آجاؤ کبھی اے جانِ جہاں اس قلب و نظر کی دنیا میں
روشن ہو مری قسمت کی جبیں جب اسکو ملے وہ نقشِ قدم
اب آپکی جانب اٹھتی ہے ہر ایک نگاہِ قلب و جگر
امت پہ نظر ہو رحمت کی ہو دور یہ سارا رنج و الم
میں ایک ہی کیا ثاقب ان کا محتاجِ شفاعت سب ان کے
سردار ہیں سارے نبیوں کے سرکار ہیں میرے شاہِ اُمم





میں تو قابل نہیں ان کے گھر جا سکوں میرے آقا بلائیں تو کیا بات ہے
جس میں سرکارِ کونین ہیں جلوہ گر، اپنا روضہ دکھائیں تو کیا بات ہے

آرزو، مدعا اور تمنا یہی جو ہے اپنی غلامی کی معراج بھی
اپنی نظروں کو مل جائے گر نقشِ پا، اسکو کعبہ بنائیں تو کیا بات ہے

ان کا مشتاق خود ان کا خالق ہوا، ان کو معراج میں عرش بلوالیا
میں تو سوتا رہوں جاگے قسمت مری، میرے گھر آپ آئیں تو کیا بات ہے

حور و غلماں فرشتوں کو رشک آئے گا عرشِ اعلیٰ بھی مشتاقِ دیدار ہو
نقشِ پائے محمد ﷺ کی تصویر سے خانۂ دل سجائیں تو کیا بات ہے

میری تقدیر کا رخ چمک جائے گا، دل کی دنیا ہی ساری بدل جائے گی
اپنے حسنِ تبسم کی تنویر سے، دل پہ بجلی گرائیں تو کیا بات ہے

بزمِ محشر میں جب انکی آمد ہو اور سارے نبیوں کی نظریں سوالی بنیں
شافعِ عاصیاں اپنی چشمِ کرم، میری جانب اٹھائیں تو کیا بات ہے

وقتِ نزع جو سرکار آجائیں گے، شاعری میری قدموں پہ گر جائے گی
ہدیۂ نعت میں پیش کرتا رہوں اور وہ مسکرائیں تو کیا بات ہے

رحمتِ عالمین انکو حق نے کہا تجھ پہ ثاقب مہرباں ہو جائینگے
فرقتِ سرورِ دیں کے احساس میں آپ آنسو بہائیں تو کیا بات ہے





روشن جمالِ پاک سے ہیں دو جہاں تمام
شاہد ہے ان کے فیض کا وہ آسماں تمام

عرشِ بریں پہ جب چلے معراج میں حضورؐ
محوِ جمالِ نور تھے کروبیاں تمام

رنگ اور بو کی بھیک گلوں کو دیئے ہیں آپ
اترا رہا ہے آپ پہ ہر گلستاں تمام

اُن سے چمک رہے ہیں ولایت کے سب نجوم
تاحشر یہہ رہیں گے یونہی ضوفشاں تمام

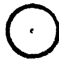
غوث و قطب و تد بھی ہیں ابدال بھی کئی
حضرت کے اولیاءؒ کا ہے یہہ کارواں تمام

طوقِ غلامی آپ کا زیبِ گلو ہے اب
قرباں آپ پر یہہ مرے قلب و جاں تمام

رضوان نے کہا یہہ خدا کے حضور میں
پُر ہے محمدیوں سے باغِ جناں تمام

عشقِ نبیؐ کی دیکھئے ثاقب عنایتیں
رشکِ نجوم بن گئے داغِ نہاں تمام





اے سرورِ کُل اے ختمِ رُسل جب آپ زمیں پر آئے ہیں
خود خالقِ عالم نے اپنی رحمت کے گہر برسائے ہیں

اللہ رے رتبہ حضرت کا معراج کی شب دیکھو وہ ادب
پلکوں سے کفِ پائے انور جبریل امیں سہلائے ہیں

انگلی کا اشارا حکمِ خدا تھے شمس و قمر بھی جس پہ فدا
پتھر سے ابل آیا پانی اشجار بھی چل کر آئے ہیں

سب ان پہ فدا جاں اُن پہ نثار یہ انکی عنایت ہے بے شک
وہ نورِ خدا رحمت بنکر یوں شکلِ بشر میں آئے ہیں

محبوب کا اپنے پاس و لحاظ خود ذاتِ احد کو تھا کتنا
قرآنِ مقدس کے اندر آدابِ نبیؐ سمجھائے ہیں

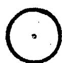
مقصود کے گوہر پا ہی لئے سرکار کے دستِ رحمت سے
دہلیز پہ انکی وہ جو بھی دامانِ طلب پھیلائے ہیں

یہ حسنِ عقیدت کی محفل یہ دیکھ کے نورانی منظر
دل جھوم کے کہتا ہے دیکھو سرکار دوعالم آئے ہیں

اے شافعِ عصیاں رحمتِ حق کیا شانِ سخاوت ہے واللہ
حقدار ہوئے وہ جنت کے جو آپکے در پر آئے ہیں

ثاقبؔ میں غلامِ حسنِ ازل بس نعت کی دولت رکھتا ہوں
اس بندۂ بے مایہ کو بھی روضے کی جھلک دکھلائے ہیں





عشقِ احمدؐ میں جو کٹی ہو گی — زندگی تو وہ زندگی ہو گی
جسکے دل عظمتِ نبیؐ ہو گی — اس پہ رحمت برس رہی ہو گی
ان پہ جسکی نظر لگی ہو گی — اُسکی جھولی سدا بھری ہو گی
جو غلامی میں ان کی کامل ہے — اس پہ قرباں شہنشہی ہو گی
اُنکی رحمت ہو جس پہ ابرِ کرم — اسکی کھیتی سدا ہری ہو گی
آبیاری ہو جسکی نسبت سے — بیل منڈوے وہی چڑھی ہو گی
جس سے راضی رہیں مرے سرکارؐ — اسکو کس چیز کی کمی ہو گی
جس کے دل میں ہو شمعِ حُبِّ نبیؐ — قبر میں اسکی روشنی ہو گی
آپ آتے ہیں جب تصوّر میں — بندگی سر جھکا رہی ہو گی
آپ کا نامِ پاک سُنتے ہی — زندگی مسکرا رہی ہو گی
جسکی نظروں میں ان کا جلوہ ہے — اسکی معراج تو یہی ہو گی
اُن کے در جسکی حاضری ہو گی — اُسکی بگڑی وہیں بنی ہو گی
حشر میں ہو گی وہ جبیں روشن — ان کے قدموں پہ جو دھری ہو گی
ساتھ ساتھ ان کے حشر میں ہو گا — اُن سے نسبت اگر قوی ہو گی
کیوں نہ محشر میں سرفراز رہیں — اپنی نسبت جو قادری ہو گی

روبرو رب کے ہر نبیؑ کی نظر آپ کی سمت ہی اُٹھی ہو گی
رحم فرمایئے غلاموں پر آپ کی بندہ پروری ہو گی
آپ ہی سے ہے آس شانِ خدا آپ چاہیں تو بہتری ہو گی
اے اجل چپکے چپکے آجانا ان کی جب یاد آرہی ہو گی
اس میں سرکار آتے ہیں ثاقبؔ نعت کی بزم جب سجی ہو گی



کوئی محبوبِ خدا کون محمدؐ سا ہے
اُن کی آنکھوں کے سوا کس نے اُسے دیکھا ہے

دیکھئے ذرہ بے مایہ ہوا رشکِ قمر
جس پہ سرکارؐ نے اک نظرِ کرم ڈالا ہے

مَن رَآنی کا وہ مژدہ ہے ہماری دولت
حق کے جلووں کا وہی ایک ہی آئینہ ہے

دیکھ کر حسنِ محمدؐ کو یہ موسیٰؑ نے کہا
نورِ مطلق کی تجلی کا یہی جلوہ ہے

عرش پر کون گیا سرورِ عالم کے سوا
قابَ قوسین کی منزل کا وہی دولہا ہے

اُنکی انگلی کا اشارا ہے خدا کی قدرت
چاند دو ٹکڑے ہوا شمس پلٹ آیا ہے

اُن کو قرآن نے کہا جاءَ مِنَ اللہِ نورٌ
پھر بھی کیوں کوئی انہیں صرف بشر کہتا ہے

پوچھئے جا کے کوئی عقل کے سودائی سے
وہ بشر ہیں تو بتا اُن کا کہاں سایا ہے

کیوں نہ اس شخص پہ خود عرشِ بریں رشک کرے
جسکی تقدیر میں نعلین کا اک بوسہ ہے

اُن کی اُلفت کا مرے دل میں عجب نشہ ہے
اُن کے جلووں کا تصور مرا پیمانہ ہے

میں نے ثاقب اسے سینے میں چھپا رکھا ہے
یادِ سرکارِ دو عالم مرا سرمایہ ہے





ایقان یہی ہے یہی ایمان ہمارا
کام آئے گا محشر میں شفاعت کا سہارا

کیا اور ہو میرے لئے معراجِ تصور
آنکھوں میں ہے جب گنبدِ اقدس کا نظارا

یہ چاند کی تابانی ستاروں کی چمک بس
سرکار کے تلووں کا تصدق ہے اتارا

معراج میں دیدار کا مشتاق ہوا رب
جلوہ مرے سرکار کا ہے سب سے نیارا

رحمت اسے دامن میں چھپالے گی یقیناً
ہو جائے گا وہ جسکی طرف ایک اشارا

وہ رحمتِ عالم ہیں شفاعت کے ہیں مختار
دوزخ میں کوئی جائے نہ ہوگا یہ گوارا

اس رحمتِ عالم کی عنایت پہ میں قرباں
روشن جو ہوا ہے مری قسمت کا ستارا

سرکار کا جلوہ، دل پر شوق کا سجدہ
اسطرح سے ہو جائے شب و روز گذارا

جب مرے مقدر میں ہے نسبت کا سفینہ
ہر ایک بھنور بھی ہے مرے حق میں کنارا

کردار کی تصویر کو اور نعت کی تنویر
سینے میں چھپا رکھا ہے قرآن کا پارا

اب در پہ بلالو مرا ارمان نکالو !
یہ لطف و کرم ہو مرے سرکار خدارا

منہ دیکھتے رہ جائینگے سب زاہد و عابد
سرکار جو فرمائیں کہ ثاقب ہے ہمارا





مقدر میں جسے بھی صدقۂ سرکار ملتا ہے
یقیناً اسکے دل کو حصۂ انوار ملتا ہے

تصور میں ہمارے جب بھی اپنا یار ملتا ہے
ہماری روح کو بھی نشۂ دیدار ملتا ہے

مرے دل کی نگاہیں بس اسی کا طوف کرتی ہیں
جو ان کے حسن کے انوار سے سرشار ملتا ہے

خودی کو جو فنا کرتا ہے عشقِ سرورِ دیں میں
مقدر کو اسی کے شربتِ دیدار ملتا ہے

ہیں قسمت کے دھنی جو ان کے دامن سے ہیں وابستہ
درِ مرشد سے فیضِ احمدِ مختار ملتا ہے

اسی کو ڈھونڈھتی ہے سرفرازی دونوں عالم کی
نبیؐ کی عظمتوں کا جو علمبردار ملتا ہے

ولی ان کے ہیں سارے انبیا کی عظمتوں والے
بشانِ غوثؓ و خواجہؓ مظہرِ سرکار ملتا ہے

رسائی جسکو حاصل ہو گئی ہے بزمِ سرورؐ میں
یہی اک نیک بندہ واقفِ اسرار ملتا ہے

غلامی پر انہیں کی ناز کرتا ہے بصد ارماں
وہ بندہ جس کو وصفِ حیدرِ کرار ملتا ہے

الٰہی میری قسمت کو بھی یہ نعمت عطا کر دے
یہی معراج ہے دلدار سے دلدار ملتا ہے

گلِ مقصودِ ثاقبؔ کا ہمیشہ مسکراتا ہے
نظر کو اسکی حسنِ روضۂ سرکار ملتا ہے



انہیں کے جلووں کی اک تجلی ہر اک چمن کی بہار میں ہے
انہیں کی رحمت کا اک تصور یہ مرے دل کے قرار میں ہے

خدا کے محبوب آپ ہی ہیں شفیع محشر بھی آپ ہی ہیں
ہمارے عصیاں کی مغفرت بھی یہ آپ کے اختیار میں ہے

خدا بھی انکی رضا کا طالب یہ دیکھو قرآن میں فترضیٰ
تمام نبیوں کا وصف اعلیٰ عرب کے اس تاجدار میں ہے

یہ مہر و ماہ ہیں غلام ان کے ستارے رطب اللساں ہیں اُن کے
انہیں کی خوشبو کا ترجماں ہے وہ پھول جو شاخسار میں ہے

انہیں کے جلووں سے ذرہ ذرہ زمیں کا زرخیز ہو گیا ہے
جہاں کی دولت کا ہر خزانہ عرب کے اس رہگزار میں ہے

تمہاری عظمت تمہاری اُلفت یہ میرے ایماں کی روشنی ہے
یہ میرا احساس بندگی سب مئے ولا کے خمار میں ہے

بلال حبشی رضہ اویس قرنی رضہ سہیل رومی رضہ کا عشق دیکھو
نہیں کسی میں مثال ایسی جو ان کے ہر جاں نثار میں ہے

تھے عرشِ اعظم پہ آپ مہماں، تو رب اکبر ہی میزباں تھا
سجائی جب اس نے بزم اسریٰ وہ آپ کے افتخار میں ہے

وہ نوشۂ بزم حشر بن کر سجائے عظمت کا تاج سر پر
وہ آنیوالے ہیں اب محمدؐ، ہر اک نبیؑ انتظار میں ہے

تمہیں جو دیکھا بحین معراج، جناب موسیٰؑ نے یوں کہا ہے
جو حسنِ ذاتِ خدا ہے بیشک، وہ حسن اس گلعذار میں ہے

بروز محشر جو اس نے دیکھا، ملک سے رضوان نے کہا یوں
ہر اک محمدؐ کا اُمتی ہے جو خلد کی رہگذار میں ہے

یہ ساری نعمت، یہ ساری عزت جو میرے حصے میں آئی آقا
غلام پر آپ کا کرم ہے، وگرنہ یہ کس شمار میں ہے

وہ اپنے نعلین کا تصدق، نگاہِ لطف و کرم ہو اس پہ
پکڑ کے دامانِ غوثؓ و خواجہؒ غلام ثاقب قطار میں ہے





محمدؐ مصطفےٰ کا خود خدا کو قدرداں دیکھا
درِ سرکارؐ پر جبریلؑ کو پاسباں دیکھا

نہ تھی موسیٰؑ کو تابِ دید کوہِ طور پر جس کی
وہ نورِ خالقِ اکبر محمدؐ میں عیاں دیکھا

خدا اور مصطفےٰؐ کے درمیاں بس قاب قوسین تھا
سرِ عرشِ بریں سرکار کو یوں میہماں دیکھا

انہیں کے واسطے مختص کیا تاجِ شفاعت کو
خدا نے اپنی اُمت پر انہیں جب مہرباں دیکھا

فقیری میں جو کی سلطانیٔ کونین حضرتؐ نے
اسے شمس و قمر انجم زمیں و آسماں دیکھا

رسائیٔ حضرتِ جبریلؑ کی ممکن نہیں جس جا
محمدؐ کو وہاں مہماں خدا کو میزباں دیکھا

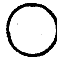
وہ جنت کا ہوا حقدار، عجب اس کا نصیبہ ہے
وہ جس نے بھی مدینے میں نبیؐ کا آستاں دیکھا

ولی ہیں اصفیا ہیں غوث ہیں ابدال اور اقطاب
محمدؐ کی رسالت کا عجب یہہ کارواں دیکھا

شہاب الدینؒ، بہاالدینؒ سے اور غوثؒ و خواجہؒ سے
ولایت کا ابد تک پر بہاراں گلستاں دیکھا

ملائک سے کہا رضواں نے جانے بھی دو اسکو
تجھے جب اس نے ثاقب مصطفےٰ کا نعت خواں دیکھا





ہر اک وصفِ اعلیٰ کمالِ محمدؐ — حسیں سے حسیں تر خصالِ محمدؐ
زمانے نے دیکھا ازل سے ابد تک — نہیں ہے نہ ہوگی مثالِ محمدؐ
ہوا قابَ قوسین اس کا وثیقہ — خدا سے ہوا یوں وصالِ محمدؐ
یہ کہتا ہے اسریٰ کا آئینہ ہم سے — جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ
تمام انبیا کے بنے ہیں امام آپؐ — یہ معراج دیکھی کمالِ محمدؐ
فَاَوحیٰ اِلیٰ عبدہٖ سے ہے ثابت — ہے منشائے حق قیل و قالِ محمدؐ
عجب لذتِ دید موسیٰ نے پائی — وہ دیکھا جو حسنِ وصالِ محمدؐ
ذرا اپنے حضرت سراقہؓ سے پوچھو — جلالِ محمدؐ نوالِ محمدؐ
عمل پر نہیں صرف اس پر یقیں ہے — شفاعت کا ضامن خیالِ محمدؐ
محمدؐ سے الفت کا اعجاز دیکھو — ہیں سردارِ جنت بلالؓ محمدؐ
زمیں پر جب آئے گئے عرش پر جب — تھا امت کی بخشش سوالِ محمدؐ
حیاتِ نبیؐ کا ہے یہ بھی تسلسل — وہ دیکھو تو پرشاخ بالِ محمدؐ
یہ عزت، یہ دولت، یہ نعمت سبھی کچھ — فقط فیضِ جود و نوالِ محمدؐ
مجھے ناز ہے اپنی قسمت پہ ثاقبؔ — ہے ہاتھوں میں دامانِ آلِ محمدؐ





فرازِ عرش پہ کیا شان رہ گئی ہے
حبیبِ پاک ہیں، خود رب کی میزبانی ہے

وہ ان کے رتبے کی شاہد ہے مسجدِ اقصیٰ
مرے حضور کی نبیوں میں تاجداری ہے

انہیں کا نور ہے اس ساری کائنات کی روح
ہر اک جہان میں آقا کی حکمرانی ہے

ادب یہ دیکھئے جبریلؑ کا شبِ معراج
نبیؐ کے تلوے ہیں اور انکی جبہ سائی ہے

وہ اُن کے عفو و کرم کی کہاں مثال ملے
کہ جو سراقہؓ کی تقدیر جگمگائی ہے

یہ میرے ہاتھ میں ہے ان کا دامنِ نسبت
اسی سے میرے مقدر کی تابناکی ہے

کہاں کا حسنِ عمل صرف نعت گوئی ہے
تمام عمر کی بس اک یہی کمائی ہے

مرے تصور و فکروں میں وہ جو آتے ہیں
شہِ انام کی ساری یہ مہربانی ہے

یہ سب وسائلِ دنیا تو ہیچ ہیں ثاقب
میں جس پہ ناز کروں اُنکی اک غلامی ہے





اثاثہ بندگی کا ہے ولائے سرورِ کونین — رضائے حق تعالیٰ ہے رضائے سرورِ کونین

یہی آئینہ لولاک میں ہمکو نظر آیا — ہوئی تخلیق عالم کی برائے سرورِ کونین

جمالِ ذاتِ احمدؐ کی کوئی تعریف کیا ہوگی — ہوا عاشق بھی ان کا خود خدائے سرورِ کونین

انہیں کا حشر کے میدان ڈنکا بج رہا ہوگا — کوئی شافع کہاں ہوگا سوائے سرورِ کونین

سجالی نعت کی محفل غلاموں نے تو دل بولا — وہ آئے سرورِ کونین وہ آئے سرورِ کونین

الٰہی جیتے جی میری کبھی یہہ آرزو نکلے — جبینِ دل ہو اور ہو نقشِ پائے سرورِ کونین

مری عزت مری دولت مری نعمت مری نسبت — عطائے سرورِ کونین عطائے سرورِ کونین

وہ گستاخانِ حضرت بولہب کا دیکھ لیں انجام — ہے ان کے واسطے کافی خدائے سرورِ کونین

غلامانِ شہِ کونین سارے حشر کے میداں — رہیں گے مطمئن زیرِ لوائے سرورِ کونین

زمانے کی نگاہیں معترف ہیں دیکھئے ثاقب
مقدر کا سکندر ہے گدائے سرورِ کونین





یہہ ضیائے عشقِ رسول سے مری زندگی میں بہار ہے
مری بندگی میں سرور ہے مری شاعری میں خمار ہے

مرے پاس دولت و زر نہ تھے میں حقیر تھا میں فقیر تھا
مجھے اپنے در پہ بلائے مری جان اُن پہ نثار ہے

وہی دل کی آنکھ کا نور ہے کریں طوف جس کا ملائکہ
وہی نورِ حق کا ہے ترجماں جو حسین ان کا مِنار ہے

میں ہوں ایک بندۂ پُرخطا مگر آپ رحمتِ عالمین
مجھے اس میں تھوڑی جگہ ملے وہ جو عاشقوں کی قطار ہے

کبھی خواب ہی میں مرے حضورؐ مجھے اپنے حسن کی بھیک دو
مرے شوق کی ہے یہہ تشنگی مرے قلب کی یہہ پکار ہے

وہ جو حسنِ نعتِ رسولِ پاک مری زندگی کو عطا ہوا
یہہ اسی کا فیض ہے برملا کہ مرے چمن میں بہار ہے

نہ عمل ہے کوئی نہ طاعتیں کہ نصیب ہو مجھے مغفرت
یہ مرے نبیؐ کا ہے اختیار مرا اس پہ دار و مدار ہے

میں نثار صورت یار کے کہ یہ آئینہ ہے جمال کا
جو نظر میں انکی تجلی ہے مری جان اس پہ نثار ہے

یہ نبیؐ کے لاڈلے اولیا مرے غوثؓ و خواجہؒ کی روشنی
جو اویس قرنؓ کی شان ہے یہ اسی کی آئینہ دار ہے

یہ جو فتنے اٹھنے لگے ہیں آج یہ وبال دولت و زر کا ہے
یہ مرا عقیدہ ہے مطمئن یہ جو سنیتوں کا حصار ہے

سر حشر ہونگی شفاعتیں ترے ساتھ ثاقب صابری
یہ بڑے نصیب کی بات ہے تو جو اُن کا نعت نگار ہے





اُن کا اگر نہ عشق ہو ساز بجا کے کیا کروں — ان کا اگر نہ طوق ہو کعبے میں جا کے کیا کروں

قلب و نظر میں ہے مرے ان کے جمال کی ضیا — حاصل ہے جب یہ روشنی شمع جلا کے کیا کروں

صورتِ حق میں جلوہ گر زینتِ عرش ہیں حضور — ان کا جمال دیکھ کر طور پہ جا کے کیا کروں

جبرئیلؑ جانتے نہیں اس عید کی حقیقتیں ! — ان کا مقام اور ہے سدرہ پہ جا کے کیا کروں

چاند بھی اُن پہ ہے فدا تارے بھی اُن پہ ہیں نثار — ان کے سوا کسی کو میں دل میں بٹھا کے کیا کروں

جن کے دل وجود میں عشق کی روشنی نہیں — فیضانِ احمدی کے میں نغمے سنا کے کیا کروں

ان کے حسین جمال نے دل کو حسین بنا دیا — تاریک ذہن والوں کو یہ دل دکھا کے کیا کروں

جب بھی نماز پڑھ لیا معراج کا مزہ ملا — احسانِ مصطفےٰ ہے یہ اسکو بھلا کے کیا کروں

خانۂ دل میں آکے وہ رہنے لگیں تو بات ہے — جلوۂ یار کے بغیر اسکو سجا کے کیا کروں

دامنِ یار کے طفیل ثاقب پہ راز کھل گیا
سامنے وہ اگر نہ ہوں سجدے لٹا کے کیا کروں





ہیں تنویرِ انور محمدؐ محمدؐ | خدا کے ہیں دلبر محمدؐ محمدؐ

بشکلِ بشر نورِ ذاتِ احد میں | ہیں رحمت سراسر محمدؐ محمدؐ

سرِ قدس پر تھا وہ رحمت کا بادل | وہ زلفِ معنبر محمدؐ محمدؐ

ہیں جن و ملائک بشر ان پہ قرباں | فدا رب ہے جن پر محمدؐ محمدؐ

وہ سرکار آدمؑ سے عیسیٰ نبی تک | تھا ہر اک کے لب پر محمدؐ محمدؐ

زمیں سے فلک اور سدرہ سے آگے | گئے عرشِ رب پر محمدؐ محمدؐ

تمہارے پسینے کی خوشبو سے واللہ | چمن ہے معطر محمدؐ محمدؐ

ہوئی آپ کی اس سے جس دن جدائی | تو رویا ہے منبر محمدؐ محمدؐ

تمہاری محبت کا ہے کیف جس میں | وہ دل ہے منور محمدؐ محمدؐ

سنور کر مقدر وہیں جگمگایا | پکارا جو در پر محمدؐ محمدؐ

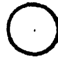
دل و جان و ارماں تصدق تمہارے | بلا لیجئے در پر محمدؐ محمدؐ

وہ محشر میں رحمت کی کالی کملیا | رہے مرے سر پر محمدؐ محمدؐ

غلامی میں اپنی رکھو ہمکو سرشار | دعا ہے یہ لب پر محمدؐ محمدؐ

بہت مطمئن ہیں غلام ان کے ثاقب
مہرباں ہیں جن پر محمدؐ محمدؐ





ہوا خود خدا قدردانِ محمدؐ | تو جبرئیلؑ ہیں پاسبانِ محمدؐ

تمام انبیاءؑ کی نگاہوں میں ممتاز | فقیری میں وہ آن بانِ محمدؐ

حبیبِ خدا بعدِ رب سب سے افضل | ملی کس نبیؐ کو یہ شانِ محمدؐ

ادب گاہِ جبرئیلؑ ہے زیرِ افلاک | درِ عرش ہے آستانِ محمدؐ

ملی عرش کو اُن کے قدموں سے زینت | یہ دیکھی ہے معراج شانِ محمدؐ

یہ اعلان کرتا ہے خود اس کا قرآں | زبانِ خدا ہے زبانِ محمدؐ

محمدؐ سے پہلے اُسے کس نے دیکھا | ہے آئینۂ حق بیانِ محمدؐ

صحابہ، خلفاء، غوثؓ اور خواجہؒ | ہیں بے مثل سب واصلانِ محمدؐ

قطب، اصفیا، اولیا، غوث و ابدال | ہے اس شان کا کاروانِ محمدؐ

اویسؓ قرن ہیں بلالؓ حبش ہیں | ہیں محبوبِ رب عاشقانِ محمدؐ

وہی اسکے مالک وہی اسکے مختار | کہ جنت ہے اک گلستانِ محمدؐ

خدا کی تجلی محمدؐ کا جلوا | ہے عرش زمیں آستانِ محمدؐ

بجا ہے مقدر پہ اترائے ثاقب
ملی نسبتِ خاندانِ محمدؐ





عبادت ہے میری ثنائے محمدؐ ہے قبلہ مرا نقشِ پائے محمدؐ

انہیں کے کرم پر مری زندگی ہے اثاثہ ہے میرا عطائے محمدؐ

وہ محبوبِ داور دو عالم کے سرور ہے شاہوں سے برتر گدائے محمدؐ

مدینے کا رتبہ ہے کب عرش سے کم بنے اسکی تنویر پائے محمدؐ

وہاں رحمتِ عالمین جلوہ گر ہے مدینے کو جنت بنائے محمدؐ

مسلماں کی تقدیر روشن ہے اُن سے غلاموں کو رب سے ملائے محمدؐ

وہ محسن ہیں انسانیت کے مسلّم کہ ادنیٰ کو اعلیٰ بنائے محمدؐ

خدا نے شفاعت کا وعدہ کیا ہے یہہ اُمت کو مژدہ سنائے محمدؐ

مرے مصطفےٰ اسکا یہہ اعجاز دیکھو سراقہ رضؓ کو کنگن دلائے محمدؐ

زسرتا بپا نورِ حق ہیں مجسّم نبیؐ کون ایسا سوائے محمدؐ

کئے چاند کو شق اشارے سے اپنے تو سورج کو پلٹا کے لائے محمدؐ

شجر چل کے آئے کیا کعبہ سجدہ حجر سے بھی کلمہ پڑھائے محمدؐ

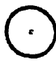
بشر کہتے والو ذرا یہہ تو سوچو گئے عرش اور لوٹ آئے محمدؐ

کوئی غوث رضؓ و خواجہ رضؓ نظام رضؓ اور صابر رضؓ ہیں رشکِ نبیؐ اولیائے محمدؐ

جمالِ خدا سے مشرف ہوئے وہ وہ جن کے بھی خوابوں میں آئے محمدؐ

کٹے زندگی ان کی مرضی میں اپنی　　رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ
یہی ہے ہر اک سرفرازی کا ساماں　　فزوں کر الٰہی ولائے محمدؐ
یہ کھیتی مری تا قیامت رہے گی　　نگہباں ہیں جب اولیائے محمدؐ
سلامت ہے عترت و آل احمدؐ　　ملی ان کے صدقے ردائے محمدؐ
سجی نعت کی بزم تو کہہ اٹھا دل　　وہ آئے محمدؐ وہ آئے محمدؐ
مجھے کاش اذنِ حضوری عطا ہو　　متاع دل و جان فدائے محمدؐ
الٰہی یہ میرا تصوّر سلامت　　پڑھی نعت تو مسکرائے محمدؐ

تری لاج رکھنے کو محشر میں ثاقب
وہاں کون ہوگا سوائے محمدؐ



روزِ محشر غلاموں کو کیا چاہیئے — کالی کملی کا بس آسرا چاہیئے

رو برو جب خدا کے چلیں حشر میں — ہاتھ میں دامنِ مصطفیٰ ؐ چاہیئے

اپنی تقدیر کو روشن کیلئے — نظرِ الطافِ خیرالوریٰ چاہیئے

خانۂ دل کو اس سے سجالوں گا میں — مصطفیٰ کا مجھے نقشِ پا چاہیئے

جب بھی آئے تصورِ شہِ دین کا — ان کے قدموں پہ یہ سر جھکا چاہیئے

الفتِ مصطفیٰ عظمتِ اولیاء — مجھکو دولت یہی اے خدا چاہیئے

حق کے در تک رسائی اگر چاہیئے — کوئی مردِ خدا رہنما چاہیئے

مصطفیٰ ؐ اور خدا کی رضا کیلئے — نسبتِ غوث رضؓ و خواجہ رضؓ پیا چاہیئے

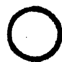
سرخروئی اگر حشر میں چاہیئے — چشتی و قادری سلسلہ چاہیئے

وکونوا مع الصادقین کے لئے — صحبتِ اولیا اتقیا چاہیئے

حاصلِ زندگی حاصلِ بندگی — پیر کامل کی اپنے رضا چاہیئے

وقتِ نزع ہو میری زباں پر فقط — مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ چاہیئے

جب بھی نام محمد ؐ کو ثاقبؔ سنیں
اپنے ہونٹوں پہ صلِ علیٰ چاہیئے



ہماری زندگی ہے آپکی یادوں سے وابستہ
تصور آپ کا ہے روح کی خوشیوں سے وابستہ

خدا معبود ہے معبود کے محبوب ہیں سرکار ؐ
ہے میرے عشق کا سر آپکے سجدوں سے وابستہ

خدا نے آپ سے فرمایا کہدو فاتبعونی
جبین بندگی ہے آپ کے قدموں سے وابستہ

تمہاری ذات اقدس پر رسالت ناز کرتی ہے
اُدھر اللہ سے واصل ادھر بندوں سے وابستہ

یہی معراج تھی ان کی یہی تقدیر تھی ان کی
کیا جبرئیل ؑ نے اپنی جبین تلووں سے وابستہ

غلامی کو مرے اسکے سوا معلوم ہی کیا ہے
مری جنّت فقط ہے آپکے جلووں سے وابستہ

یہی ہے زندگی کی آبرو اور بندگی کی جان
تمہارا ذکر ہے آقا مری سانسوں سے وابستہ

نہ کیوں اترائیں ہم کہ ہاتھ میں دامانِ نسبت ہے
زہے قسمت کہ ہم ہیں آپکے ولیوں سے وابستہ

عمل کی کوئی پونجی ہے نہ طاعت کا بھروسہ ہے
ہماری لاج رکھ لینا کہ ہیں لالوں سے وابستہ

مصائب سے جہاں کے میں کہاں گھبرانے والا ہوں
ہے ان کا دامنِ رحمت مرے اشکوں سے وابستہ

عقیدت کو ہماری توڑنے والا نہیں کوئی
درم سے ہے نہ وابستہ نہ ہے داموں سے وابستہ

گلستانِ جہاں سب سایۂ رحمت میں پلتے ہیں
ہے خوشبوئے پسینہ آپکی پھولوں سے وابستہ

اسی امید پہ ہم جی رہے ہیں حشر کے میداں
شفاعت آپکی ہوگی گنہگاروں سے وابستہ

عنایت مہربانی آپکی ثاقبؔ پہ ہے سرکارؐ
غلام پُرخطا ہے آپکی نعتوں سے وابستہ





سبز گنبد کو نگاہوں میں سجائے رکھئے ۔۔۔ دل میں سرکار کی یادوں کو بسائے رکھئے

جلوہ گاہِ شہِ دیں کعبے کا کعبہ ہے بحق ۔۔۔ دل کی نظروں کو اسی سمت لگائے رکھئے

اپنی تقدیر کو صد رشکِ گلستاں کر لو ۔۔۔ دل کی مسند پہ شہِ دیں کو بٹھائے رکھئے

محفلِ نعت میں سرکار بھی آجاتے ہیں ۔۔۔ دل کی آنکھوں کو سرِ فرش بچھائے رکھئے

اپنی معراجِ غلامی ہے اسی پر موقوف ۔۔۔ سر کو سرکار کے قدموں پہ جھکائے رکھئے

سرنگوں ہوگا مقابل میں غرورِ باطل ۔۔۔ نقشِ نعلین کو آنکھوں میں چھپائے رکھئے

شمعِ بزمِ دل و جان بنے ان کا خیال ۔۔۔ اپنی تقدیر کو اسطرح جگائے رکھئے

یہ عبادت سے نہیں کم کہ تصور میں کبھی ۔۔۔ دل کو اس شمع کا پروانہ بنائے رکھئے

سربلندی ہے غلاموں کی اسی پر موقوف ۔۔۔ پرچمِ عظمتِ سرکار اُٹھائے رکھئے

ساری کونین کی ہر چیز تمہاری ہوگی ۔۔۔ سرورِ کل کی غلامی کو نبھائے رکھئے

ہے یہ پیغامِ رسالت بھی ولایت بھی یہی ۔۔۔ شمعِ ایماں کو بہرحال جلائے رکھئے

کثرتِ ذکرِ نبی ﷺ کی رہے روشن شمع ۔۔۔ اپنے اس دل کو نبی ﷺ خانہ بنائے رکھئے

کام آئے گا شفاعت کیلئے روزِ حساب ۔۔۔ حسنِ ایمان کو لٹیروں سے بچائے رکھئے

جس کے سینے میں نہیں عظمتِ محبوبِ خدا ۔۔۔ اس سے دامانِ مراسم کو چھڑائے رکھئے

کامرانی کا عجب راز بتاتا ہوں تمہیں ۔۔۔ اس درِ یار سے لَو اپنی لگائے رکھئے

حشر کے روز پشیمان رہے جب ثاقبؔ ۔۔۔ میرے آقا اسے کملی میں چھپائے رکھئے





مجھکو دینار و درہم نہ زر چاہیئے
اپنے سرکارؐ کی اک نظر چاہیئے

ان کا جلوہ ہو اور اپنا طوفِ نظر
یہہ عبادت ہی شام و سحر چاہیئے

اُن کی زلفِ معنبر کی خوش بو ملے
روئے انور وہ رشکِ قمر چاہیئے

میری تقدیر کی اور معراج کیا
ان کا نقشِ قدم اپنا سر چاہیئے

اپنے سجدوں کا حاصل یہی ہی تو
جلوۂ نورِ حق سربسر چاہیئے

جب مری روح کا وقتِ آخر رہے
اُن کا جلوہ ہی پیشِ نظر چاہیئے

اُن سے نسبت یہہ دولت سلامت رہے
بس یہی ایک زادِ سفر چاہیئے

سب کے داتا وہی سب کے قاسم وہی
مانگنے کا سلیقہ مگر چاہیئے

نزع کے وقت ہو ان کے قدموں پہ سر
بس دعاؤں میں اتنا اثر چاہیئے

جس پہ جنت کی ساری بہاریں فدا
ہاں مدینے کی وہ رہگذر چاہیئے

نعت لکھتا رہوں گنگناتا رہوں
یاد سرکار آٹھوں پہر چاہیئے

دل سے تعظیم ہو دل میں اُلفت رہے
کچھ نہیں چاہیئے یہہ مگر چاہیئے

اک قلندر نے ثاقب یہہ مجھ سے کہا
ان کے دیدار کو چشمِ تر چاہیئے





جوشہِ انبیا پر فدا ہو گئے　　اصفیا ہو گئے اولیا ہو گئے

جو درِ مصطفےٰ کے گدا ہو گئے　　وہ شہنشاہ سے بھی سوا ہو گئے

ان کی اُلفت میں جو بھی فنا ہو گئے　　بس وہی لوگ اہلِ بقا ہو گئے

ان کے نورِ نظر کتنے ذیشاں ہوئے　　غوثؓ و خواجہؒ و صابرؒ پیا ہو گئے

جو بھی مہرِ رسالت سے واصل ہوئے　　حشر تک کیلئے پر ضیا ہو گئے

آپ شمس الضحیٰ آپ بدرالدجیٰ　　ایسے روشن وہ نورِ خدا ہو گئے

تھام کر آپ کے دامنِ پاک کو　　بندگانِ خدا باخدا ہو گئے

عشق میں اُن کے جو جو بھی کامل ہوئے　　کیا سے کیا کیا سے کیا کیا سے کیا ہو گئے

جن کو کہتے ہیں کچھ لوگ ہم سے بشر　　عرشِ اعظم پہ جلوہ نما ہو گئے

اپنی کشتی کو طوفان کا خوف کیا　　اولیائے نبی ناخدا ہو گئے

حافظ و سعدی اقبال و رومی ہوئے　　شاعرِ نعت احمد رضا ہو گئے

ثاقب صابری کو بہت ناز ہے
نعت لکھ لکھ کے وہ پارسا ہو گئے





سارے نبیوں میں ملا کس کو یہ رُتبہ ایسا — عرش پر آپ گئے بن کے جو دلہا ایسا

طور پر ہو گئے بیہوش نہ دیکھے موسیٰ — قابَ قوسین نے کہا آپ نے دیکھا ایسا

لذتِ دید خدا حضرت موسیٰؑ کو ملی — حینِ معراج تھا سرکار کا جلوا ایسا

ساری دنیا کی جبیں جھکتی ہے جسکے آگے — میرے سرکارؐ کا پرنور ہے اُسوا ایسا

مَنْ رآنی ہے اک آئینۂ حسنِ مولا — دوسرا کون ہے اللہ کے حبیبا ایسا

مل کے جبرئیل میںؑ اپنی جبیں تھے نازاں — میرے سرکار کے قدموں کا ہے تلوا ایسا

رب نے فرمایا ہے اکملتُ لکم اتممتُ — آپ سے حشر تلک دین بھی چمکا ایسا

مدت العمر وہ خوشبو نہ گئی دلہن سے — آپ کے جسم کا نکلا ہے پسینہ ایسا

نور فرما کے کہا، مثل بشر کہہ دیجئے — بدعقیدوں کی سمجھ میں نہیں آیا ایسا

ساری تاریخ رسالت میں کہاں اسکی مثال — جیسا قرآن نے کیا آپکا چرچا ایسا

جب شہیدوں کو خدا کہتا ہے مردہ نہ کہو — کب روا ہوگا نبیؐ کے لئے ایسا کہنا

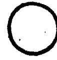
عدل و انصاف و شجاعت کا صحابہ کے سوا — کس نے دنیا کو دکھایا ہے نمونہ ایسا

ان کو سرکارؐ نے فرمایا ہدایت کے نجوم — کون دنیا میں ہوا ان کے صحابا ایسا

ان کی تعریف سزاوار فقط ہے رب کو — نعت کا حسن تو قرآں میں دکھایا ایسا

نسبت غوث رضؓ ملی نسبت خواجہ رحؒ بھی ملی ناز کرتے ہیں ملا ہمکو وسیلہ ایسا

ان کے نعلین مبارک کا ہے صدقہ ثاقبؔ ان سے روشن جو ہوا اپنا نصیبہ ایسا



نعت پاک

تم سوا کون ہوا نور کا پتلا کوئی سارے نبیوں میں نہیں آپ کے جیسا کوئی

قابَ قوسین کی صورت میں ہوا رب سے وصال عبد و معبود میں ہرگز نہ تھا پردا کوئی

ظلم کے بدلے عطا کیلئے ہے سراقہؓ سے سنو اس زمیں پر نہ ہوا آپ سا داتا کوئی

مدح خواں آپ کا خود خالق اکبر ہے حضور وصف سے آپ کے خالی نہیں پارا کوئی

جاں نثاروں میں ہیں پیارے مثل بلالِ حبشیؓ لاؤ عاشق تو اویسؓ قرنی سا کوئی

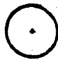
رکھی تلووں پہ جبیں در پہ ہیں درباں جبرئیلؑ کیا بتائے گا فلک ان سے بھی اعلیٰ کوئی

نور فرما کے انہیں مثلِ بشر فرمایا بات تو صاف ہوئی کب ہے معمہ کوئی

اس پہ جنت تو ہے حوریں بھی ہیں غلمان بھی ہیں عرشِ اعظم پہ کہاں گنبد خضریٰ کوئی

اولیا ان کے ہوئے رشک مسیحا ثاقبؔ
غوثِ اعظمؓ ہیں کوئی اور ہیں خواجہؒ کوئی





یا الٰہی بندگی کو یہ سعادت چاہیئے
روشن از عشقِ نبی شمعِ عقیدت چاہیئے

ان نگاہوں میں کہاں تابِ جمال روئے پاک
آپکے جلووں کو جو دیکھے وہ بصیرت چاہیئے

چھوڑ آئے ہیں اُسے سرکار محشر کے لئے
عاصیوں کو سایۂ دامانِ رحمت چاہیئے

بیخودی میں چوم لوں میں اپنے آقا کے قدم
قبر میں میری خدایا اتنی وسعت چاہیئے

وہ قیامت تک زمانے کا وسیلہ بن گئے
عقل کے اندھوں کو اب پاسِ مشیّت چاہیئے

چھوڑ کر ان کو ہوئے ہیں دربدر چاروں طرف
سربلندی کیلئے اقرارِ عظمت چاہیئے

پھر رہے ہیں اب لٹیرے اوڑھ کر چادر سفید
ہمکو اب حسنِ عقیدت کی حفاظت چاہیئے

سجدہ ہائے شوق روضے پر نچھاور کر سکوں
آپکے ثاقب کو اب اسکی اجازت چاہیئے





دل تصدق ہو گیا ہے اُن کا جلوا دیکھ کر
روح سجدے کر رہی ہے مسکراتا دیکھ کر

لذتِ دیدار کو پوچھو کلیم اللہ سے
جی نہ بھرتا تھا کبھی اُن کا سراپا دیکھ کر

جل اٹھے ارمان میں حسنِ تصور کے چراغ
ان کے جلووں کی مرے دل میں تمنا دیکھ کر

گردشِ دوراں بھی رک کر چوم لیتی ہے قدم
دامنِ نسبت کا ہاتھوں میں کنارا دیکھ کر

انکی مرضی کے تحت کونین کی ہر چیز ہے
چاند دو ٹکڑے ہوا اُن کا اشارا دیکھ کر

پائے اقدس پر حقیقت میں جبیں رکھدوں کبھی
حور و غلماں کو بھی رشک آئے نصیبا دیکھ کر

سات پشتوں تک بھی خوشبو جسکی مہکی ہی رہی
عطر و عنبر کو بھی شرم آئی پسینہ دیکھ کر

اک غلامِ مصطفےٰ ہے یہ فرشتوں نے کہا
قبر کی تاریکیوں میں اک اجالا دیکھ کر

اپنے ثاقبؔ پر ہے اُن کی کس قدر نظرِ کرم
یاد اُن کی آہی جاتی ہے اکیلا دیکھ کر





وہ جس پہ ہمکو ناز ہے رحمت خدا کی ہے
اُن کا جمالِ پاک ہی صورت خدا کی ہے

یادِ حبیبِ پاک تو عبادت خدا کی ہے
توفیقِ ذکرِ یار بھی نعمت خدا کی ہے

ذکرِ حبیبِ حق کو رفعنا کہا ہے رب
ہر مدحتِ رسول میں عظمت خدا کی ہے

اسریٰ کے ذکرِ پاک میں اعلانِ عام ہے
اُس شب نبیؐ کے ساتھ رفاقت خدا کی ہے

زاہد مقامِ حضرتِ خیر البشر سمجھ
اُن کی اطاعتوں میں اطاعت خدا کی ہے

دِکھلائی جائے رفعت و عظمت حبیب کی
محشر کی بزم میں یہی حکمت خدا کی ہے

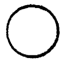
زاہد کی فکر میں وہ کوئی اور ہو تو ہو
سرکارؐ کی رضا ہی تو جنّت خدا کی ہے

کلمہ میں دیکھئے تو ہیں دونوں بھی ایک ساتھ
عظمت رسولؐ پاک کی عظمت خدا کی ہے

کتنے بڑے نصیب ہیں قربت ملی جنہیں
محبوبؐ کے محب سے محبت خدا کی ہے

مدحت پہ اُنکی ثاقبؔ ناداں کو ناز ہے
نعتِ حبیبؐ یہ بھی تو سنت خدا کی ہے





یقیں رکھتے ہیں ہم اس پر سعادت یہ ہماری ہے
محمدؐ نورِ ذاتِ کبریا ہے شانِ باری ہے

بنایا خالقِ کونین نے مختارِ کُل اُن کو
محمدؐ مالکِ کونین ہیں جنت ہماری ہے

مدینے کی عجب تنویر آتی ہے نظر دل میں
تصور نے رخِ انور کی جب تصویر اتاری ہے

غلامانِ نبیؐ تاجِ شفاعت پر ہیں سب نازاں
شفاعت کیلئے ان کا اشارا اختیاری ہے

ہماری زندگی اور بندگی کا ہے اُسی پر ناز
وہ ساعت ہم نے جو سرکارؐ کے در پر گذاری ہے

زہے قسمت ہے ان کے اولیا کا ہاتھ میں دامن
مری تقدیر کو بس انکی نسبت ہی سنواری ہے

بجا ہے قادری نسبت پہ اترانا مرا ثاقبؔ
مری کشتِ تمنا میں اسی سے آبیاری ہے





رب نے اپنا انہیں ہمنوا کر دیا
عرشِ اعظم پہ جلوہ نما کر دیا

ان کے دامن سے نسبت نے کیا کر دیا
اولیا کر دیا اصفیا کر دیا

آپ میں جس نے خود کو فنا کر دیا
آپ نے اسکو اہلِ بقا کر دیا

نورِ ذاتِ احد نورِ احمدؐ ہوا
رب نے اس نور کو مصطفےٰؐ کر دیا

وہ جو ان کے ہوئے ان کو سرکار نے
کیا سے کیا سے کیا کیا سے کیا کر دیا

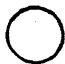
ان کے در سے ہی بٹتی ہیں سب نعمتیں
ان کو خالق نے سب کچھ عطا کر دیا

آپ ہی سے تو تخلیقِ کونین ہے
آپ کو خاتم الانبیا کر دیا

ورفعنا لک ذکرک فرما کے رب
نعت کو نغمۂ دلربا کر دیا

نعت کی دے کے توفیق ثاقبؔ تجھے
تری بخشش کا اک آسرا کر دیا





ان کے لطف و کرم کی نظر چاہیے
اپنے احساس میں ان کا گھر چاہیے

ان کا جلوہ ہو اور میرا طوفِ نظر
یہ عبادت ہی شام و سحر چاہیے

اُن کی زلفِ معنبر کی خوشبو ملے
روئے انور وہ رشکِ قمر چاہیے

حاصلِ سروری حاصلِ بندگی
اسکو سر چاہیے اسکو در چاہیے

اپنے سجدوں کا حاصل یہی تو رہے
جلوۂ نازنیں سربسر چاہیے

میری تقدیر کی اور معراج کیا
اُن کا نقشِ قدم اپنا سر چاہیے

جسکے دامن میں ہے جلوۂ نورِ حق
ہاں مدینے کی وہ رہگذر چاہیے

اک گدا کے مقدر کو کیا چاہیے
آپ کا سنگِ در اپنا سر چاہیے

نعت لکھتا رہوں گنگناتا رہوں
یادِ سرکار آٹھوں پہر چاہیئے

نزع کے وقت ہو ان کے قدموں پہ سر
بس دعاؤں میں اتنا اثر چاہیئے

جسکے قدموں پہ سر رکھ کے منزل ملے
مجھکو واعظ وہی راہبر چاہیئے

بیقراری مٹا کچھ تو احسان کر
اے صبا مجھکو اک نامہ بر چاہیئے

منزلِ آخرت کا سفر ہے کٹھن
واقفِ راہ اک ہم سفر چاہیئے

سرفرازی اسی پر تو موقوف ہے
دل سے تعظیم خیر البشر چاہیئے

اک قلندر نے ثاقبؔ یہ مجھ سے کہا
ان کی دیدار کو چشمِ تر چاہیئے



محمدؐ ہیں ہم بے کسوں کا سہارا
یہ دنیا بگاڑے گی اب کیا ہمارا

حکومت بھی ان کی شفاعت بھی ان کی
ہے قبضے میں ان کے مقدر ہمارا

پلٹ آیا سورج دوبارہ ہوا چاند
تسخیر چل کے آئے کیا جب اشارا

اتاریں وہ نعلین عرش بریں پر
نہ تھی بات یہ خود خدا کو گوارا

محمدؐ کی رحمت ہے ایسا سمندر
نہیں جس کا معلوم کوئی کنارا

شفاعت کا حق صرف تم کو ملا ہے
عطا ہو ہمیں بھیک اس کی خدارا

مری نعت سن کر تبسم ہے لب پر
اسی نے مقدر کو میرے سنوارا

مری روح ان کے قدم چوم لے گی
اسے جس گھڑی ہو گا ان کا نظارا

تمہارے غلاموں کی نسبت ملی ہے
اسے ناز ہے کہ ہے ثاقب تمہارا



نظر میں حسنِ رسالتمآب رکھ دینا — پئے سلام جبیں ماہتاب رکھ دینا
جمالِ نور کی تنویر دیکھتی ہو اگر — ادھر قمر کو اُدھر آفتاب رکھ دینا
نشاط کو مری کافی ہیں نغمہ ہائے حجاز — اُٹھا کے سارے یہ سازِ رُباب رکھ دینا
مری حیات کو روشن بنا کے چھوڑے گا — مرے وجود میں اک اضطراب رکھ دینا
مری حیاتِ غلامی کو اے مرے مالک — نبیؐ کے اسوے میں زیرِ کتاب رکھ دینا
دلِ حزیں کو مرے آبِ عفو سے دھو کر — الٰہی عشقِ رسالتمآب رکھ دینا
الٰہی تو نے بنایا حبیبؐ کو شافع — نبیؐ کے سامنے میرا حساب رکھ دینا
وہ ان کے صدقہ نسبت سے ہے نجات مری — لحد میں خاکِ درِ بوترابؓ رکھ دینا
میں تشنگانِ رہِ کربلا پہ مضطر ہوں — مرے نصیب میں کوثر کا آب رکھ دینا
ہے میری نیند سے دیدار ان کا وابستہ — ہزار بار مجھے محوِ خواب رکھ دینا

پہونچ ہی جاوٗں گا آخر میں انکی منزل میں
مری نگاہ میں ثاقب شہاب رکھ دینا





جمالِ پاک کی تصویر سے دل کو سجالیں گے
دلِ پُر شوق کو ہم گنبدِ خضرا بنالیں گے

قدومِ پاک کی تنویر آنکھوں میں چھپالیں گے
زہے تقدیر ان کو عرش کا زینہ بنالیں گے

نگاہِ نازِ جاناں کا وسیلہ مل گیا ہمکو
نگینِ دل پہ نامِ مصطفےٰ کندہ کرالیں گے

خدا بھی اور ملائک بھی تمہارا ذکر کرتے ہیں
تمہاری یاد سے تقدیر کو روشن بنالیں گے

نہ چھیڑو اے جہاں والو ہمارا پاسباں بھی ہے
ہم اپنا حالِ دل سرکارؐ کو جاکر سنائیں گے

تلاطم کی نہیں پروا مجھے طوفاں کا ڈر کیا
بھری منجدھار میں وہ ناخدا کشتی سنبھالیں گے

حسیں منظر وہ ہوگا موت جب آکر کھڑی ہوگی
جبیں اپنی ہم ان کے پائے انور پہ جھکالیں گے

وہی طوفانِ غم میں بن کے آئیں گے مرا ساحل
کبھی ہم یاد میں انکی جو دو آنسو بہالیں گے

میں ان کی نعت لکھ کر ہوں بہت ہی مطمئن ثاقب
مرے سرکارؐ مجھکو اپنی کملی میں چھپالیں گے





دیکھا ہے اُن کا حسن مرا دل قریب سے
مجھکو ملا جو دامنِ نسبت نصیب سے

نعتِ حبیب صرف خدا کیلئے ہے خاص
ممکن نہیں یہہ کام خطیب و ادیب سے

نذرانہ دل کا دیکھ کے یوں مُسکرا دیا
کیا اور بن پڑے بھلا ایسے غریب سے

اک ذکر سے رسائی ہے دونوں طرف مری
ذکرِ خدا کو ربط ہے ذکرِ حبیبؐ سے

اترا رہا ہوں اپنے مقدر کے اوج پر
دیکھے ہیں خواب میں نے کچھ ایسے عجیب سے

دل اختیارِ موت سے باہر ہوا ہے اب
لو لگ گئی جو رشکِ مسیحا طبیب سے

اُن کے حسیں کلام کی لذت میں کھو گیا
واعظ سے واسطہ ہے نہ دل کو خطیب سے

میرا علاجِ درد فقط اُنکی دید ہے
لِلّٰہ جاکے کہدو یہہ میرے طبیب سے

اُلفت زبان پہ رہے مگر دل میں بغض ہے
دامن بچاکے رہئے سدا اُس رقیب سے

ثاقبؔ تجھے نجات کا سامان مل گیا
دل میں عجب سکون ہے نعتِ حبیبؐ سے





اُنکی الفت سے مرا دل نہ سنورتا کیسے
اُنکی نسبت سے مقدر نہ یہ چمکتا کیسے

ساری مخلوق کو ملتا ہے اُنہی کے در سے
ان کی خیرات سے دامن کو نہ بھرتا کیسے

اُنکی اُلفت میں رکھی حق نے حیاتِ خوشبو
اُنکی اُلفت کے بنا پھول مہکتا کیسے

نورِ حق نورِ ازل، نورِ محمدؐ لولاک
حیف وہ اپنی طرح ان کو سمجھتا کیسے

اتباع آپ کی ہے حق کی رضا کا جوہر
جسکو جوہر یہ ملا وہ نہ دمکتا کیسے

آپ کا حسنِ تصور ہے مرا سازِ حیات
آپ اگر ساتھ نہ ہوں ساز یہ بجتا کیسے

کون ہے وہ جو وسیلہ کا نہیں ہے قائل
ایسے اندھے کو ملے گا کبھی رستا کیسے

اُن سے وابستہ ہوا اور کنارے پہونچا
کوئی ملاح بنا پار اُترتا کیسے

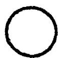
مردہ دل مردہ سمجھتے ہیں ولیؔ حق کو
ذاتِ واحد میں فنا ہو کے وہ مرتا کیسے

اشک ریزی نے مرا کام کیا ہے آساں
میرے دامن کا یہ دھبہ یونہی دُھلتا کیسے

حق پہ ہوں حق پہ رہوں گا میں مروں گا حق پر
اُن کا ہو کر میں کسی اور سے ڈرتا کیسے

وہ جو کہتے ہیں نہ بدلے گا نہ بدلا ثاقبؔ
ڈور میری ہے کسی ہاتھ بدلتا کیسے





اقرار تو ہے کہ ہوں خطاوارِ محمدؐ
پر ناز ہے اس کا ہوں وفادارِ محمدؐ

مسجودِ ملک ہو کے جو آدم میں تھے پنہاں
انوارِ ازل ہیں وہی انوارِ محمدؐ

آدم تا مسیحا جو نبی آئے جہاں میں
ہر ایک کا مطلوب تھا دیدارِ محمدؐ

ہو سکتی نہیں ان کا بدل دولتِ کونین
خود خالقِ اکبر ہے خریدارِ محمدؐ

اللہ کی نظروں میں بھی محبوب وہی ہے
جو رشکِ ملائک بھی ہے بیمارِ محمدؐ

یاں عبد بھی معبود بھی ہیں ایک ہی صف میں
دونوں بھی بلاشک ہیں طلبگارِ محمدؐ

نبیوں سے بھی ولیوں سے بھی اغیاث و قطب سے
تا حشر سجایا گیا گلزارِ محمدؐ

خسرو نے جو دیکھا تھا وہ ثاقب کا ہے مطلوب
اللہ بھی تھا شاملِ دربارِ محمدؐ





کیا مالکِ کونین سے ہم مانگ رہے ہیں
سرکار کی اک نظرِ کرم مانگ رہے ہیں

کچھ اہلِ خرد جاہ و حشم مانگ رہے ہیں
دیوانے تو دامانِ کرم مانگ رہے ہیں

تسنیم نہ کوثر نہ ارم مانگ رہے ہیں
مستانے فقط کوئے صنم مانگ رہے ہیں

خالق نے بنایا تمہیں ہر چیز کا قاسم
سب اہلِ عرب اہلِ عجم مانگ رہے ہیں

ظلمت کی گھٹاؤں کا بھرم دیکھتے رہنا
ہم روشنیٔ شمعِ حرم مانگ رہے ہیں

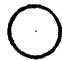
سجدوں کیلئے دل کی جبیں کب سے ہے بیتاب
ہم مرضیٔ مسجودِ حرم مانگ رہے ہیں

سرکار مری لاج رہے ہر مقام پر
ہم آپ سے نسبت کا بھرم مانگ رہے ہیں

ہے دل کیلئے صورتِ زیبا کی ضرورت
آنکھوں کیلئے نقشِ قدم مانگ رہے ہیں

ثاقب کی طلب سن کے یہ مالک نے پکارا
کیوں احمدِ مختار سے کم مانگ رہے ہیں





عشق نبیؐ میں جب کبھی یہہ دل مچل گیا
گھرا کے چشم شوق سے آنسو نکل گیا

تھا کچھ عجیب گردش دوراں کا سامنا
ان کے کرم نے جس کو سنبھالا سنبھل گیا

تاثیر عشق احمدؐ مختار دیکھئے
شمع بنا وہ دل جو محبت میں جل گیا

دل کا علاج اور نہ تھا اسکے ماسوا
ان کے تصورات میں کھو کر بہل گیا

انکی نگاہِ فیض سے قسمت بدل گئی
دل کی پیاس بجھ گئی ارمان نکل گیا

اُلفت نبیؐ کی اسکے مقدر میں ہے کہاں
وہ جس کا دل حرم کے تصور میں جل گیا

ہم خود ہی آج آپ سے بدلے ہوئے ملے
کہتے ہیں لوگ کیوں یہہ زمانہ بدل گیا

سر میں بھی اور دل میں غلامی کا کیف ہے
ثاقب کی شاعری میں یہی شوق ڈھل گیا





یا نبیؐ بھیک لطف و کرم کی آپ ہیں بے کسوں کا سہارا
ہم ہیں آفت کے مارے پریشاں، رحم فرمایئے، اب خدارا

گھات میں ہیں لگے سارے دشمن، چل رہی ہیں ہوائیں مخالف
میری کشتی بھنور میں پھنسی ہے اب عطا کیجئے گا کنارا

انکی رحمت کی چادر کے قابل، ہم سیہ کار ہرگز نہیں تھے
دامنِ ہاشمیؐ کے سہارے، مل گیا ہمکو اس کا کنارا

روزِ محشر عجب شان ہوگی ان کا ہر ایک محتاج ہوگا
ان کے حسنِ شفاعت کا اس دن، ساری خلقت کریگی نظارا

ساتھ دنیا نے میرا دیا کب، صرف نسبت مرے کام آئی
ان کے قدموں پہ جب رکھدیا سر، میری قسمت کا چمکا ستارا

کب سے یوں دل مچلتا ہے میرا، کب سے آنکھیں ترستی ہیں میری
ان کے روضے کی جالی کو چوموں، سبز گنبد کا کرلوں نظارا

حشر کے روز یہ کتنا پیارا، مل گیا تجھکو ثاقب سہارا
ایک عزت کا صدقہ اتارا، ایک رحمت کا ان کی اشارا





میری قسمت میں جو نسبت کا اُجالا آیا
بندگی کے لیے بے مثل اثاثہ آیا

میں سمجھتا ہوں یہی ہے مری معراجِ حیات
لب پہ نام آتے ہی نظروں میں سراپا آیا

مَن رَآنی کا وہ مژدہ ہے ہماری دولت
آپ کی شکل میں اللہ کا جلوہ آیا

دل کی دنیا کو عجب رشکِ چراغاں دیکھا
جب تصور میں وہ ماہِ شبِ اسریٰ آیا

غوث رضؓ و خواجہؒ کے وسیلے سے نوازا ہے مجھے
کیا بتاؤں مری تقدیر میں کیا کیا آیا

ان کا وہ عفو و کرم جود و عطا کیا کہنے
دیکھو تاریخ میں انعام سُراقہ رضؓ آیا

مسکرا اٹھے مرے دل کے سبھی غنچۂ شوق
جب کبھی بزم میں وہ ذکرِ پسینہ آیا

عرشِ اعظم کے تصور میں دل و جاں ہوئے گُم
جب مدینے میں نظر گنبدِ خضریٰ آیا

انکی انگلی کے اشارے میں ملی مجھکو نجات
کام محشر میں نہ زہد آیا نہ تقویٰ آیا

سرفرازی کا بنا ہے یہی ساماں ثاقب
نعت گوئی کا مقدر میں جو حصہ آیا





تو اور ان کی تجلّی کا ارماں ایسی خواہش کے قابل نہیں ہے
دل ترا ما سوا میں ہے غافل، ایسی بخشش کے قابل نہیں ہے

اسکو الفت کا دعویٰ نہیں ہے۔ ہے تمہاری غلامی پہ نازاں
اس پہ نظرِ کرم ہو ہمیشہ، آزمائش کے قابل نہیں ہے

جی رہا ہے تمہارے بھروسے، پاس نقدِ عمل کچھ نہیں ہے
لاج رکھنا بروزِ قیامت، یہ سفارش کے قابل نہیں ہے

جب نکیرین پوچھیں لحد میں، صاف کہدوں گا میں ہوں تمہارا
آپ کا نام سن کر کہیں گے، یہ تو پُرسش کے قابل نہیں ہے

میری دولت یہی میری عزت، میرا سب کچھ اسی سے ہے ثاقب
طوقِ نسبت جو زیبِ گلو ہے، یہ نمائش کے قابل نہیں ہے



مرے شوق میرے ارماں مجھے لے چلو مدینہ
وہ ہے روح کا گلستاں مجھے لے چلو مدینہ

وہ ہے نازِ عرشِ اعظم وہی ان کا سبز گنبد
وہی خلد کا ہے ایواں مجھے لے چلو مدینہ

وہی فخرِ انبیاؑ ہیں وہی سرورؐ دو عالم
وہی میرے دین و ایماں مجھے لے چلو مدینہ

نہیں کوئی ان کے جیسا نہ تھا کوئی ان کا سایا
وہی انبیا کے سلطاں مجھے لے چلو مدینہ

میں گناہگار نادم میں ہوں اک غلامِ عاصی
ہیں وہ ہی شفیعِ عصیاں مجھے لے چلو مدینہ

وہ ہیں رحمتِ دو عالم میں امیدوارِ رحمت
نہیں میرے پاس ساماں مجھے لے چلو مدینہ

میں اسیرِ عشقِ احمدؐ میں مریضِ ہجرِ سرورؐ
ہے یہی تو میرا درماں مجھے لے چلو مدینہ

میں انہیں کی آرزو کو لئے دل میں جی رہا ہوں
کرو اور مجھ پہ احساں مجھے لے چلو مدینہ

وہ حبیبِ کبریا ہیں وہ جو عرش پر گئے تھے
وہ ہیں میرے دل میں مہماں مجھے لے چلو مدینہ

مری معصیت نے ثاقبؔ مجھے کر دیا پشیماں
ہے وہیں پناہِ عصیاں مجھے لے چلو مدینہ





یہہ صبح و شام یہہ بادِ صبا رہ رہ کے ستایا کرتے ہیں
ہم ان کی یاد سے اس دل کو بہلا کے گذارا کرتے ہیں

کچھ نقدِ عمل گو پاس نہیں، اک ٹوٹا ہوا دل نذر کو ہے
ہم ایسے غلاموں کا بیڑا، خود پار لگایا کرتے ہیں

وہ شانِ رسالت کیا کہنے، تم ان کے غلاموں کو دیکھو
برسوں کے شکستہ مردوں کو ٹھوکر سے جلایا کرتے ہیں

ہم روزِ ازل سے پلتے ہیں اس نورِ مجسم کے صدقے
بس ان کی عطا کی بھیک سے ہم تقدیر سنوارا کرتے ہیں

ہے دل میں سجی آنکھوں میں بسی ۔ تنویر تمہاری مدت سے
پھر آکے فرشتے قبر میں کیوں، تصویر دکھایا کرتے ہیں

ہو اذنِ حضور بندہ کو اس گنبدِ خضرا کو دیکھے
تقدیر ابھی تک سوتی ہے، رو رو کے جگایا کرتے ہیں

ہم اپنے تصور میں ان کی محفل کو سجاتے ہیں جب بھی
وہ سامنے ہوتے ہیں ثاقب، ہم نعت سنایا کرتے ہیں





آپ بھی مدینے میں دل بھی ہے مدینے میں
اب رکھا ہوا کیا ہے ایسے ویسے جینے میں

سب گلوں کی عزت کو زندگی کی نزہت کو
رکھ دیا ہے خالق نے آپ کے پسینے میں

ان کی یاد کو لیکر دل حسیں مرقع ہے
بات ہے کہاں ایسی اب کسی نگینے میں

سب حدوں کو توڑا ہے آپ کا وہ اک میکش
عرش کے قریں پہونچا ایک گھونٹ پینے میں

اب بھنور کا کیا خطرہ، ڈر ہی کیا ہے طوفاں کا
جب کہ ناخدا میرا ساتھ ہے سفینے میں

جلوۂ الٰہی بھی جلوۂ محمدؐ بھی
وہ بھی ہے مدینے میں یہ بھی ہے مدینے میں

زندگی کی ہر حرکت ہو انہیں کے اسوئے پر
بندگی کی لذت ہے بس اسی قرینے میں

اُن کی اُلفت و تعظیم اُنکی یاد ہے دولت
ہے نہاں رضائے حق اک اسی خزینے میں

ہے اُنہی کی مرضی پر سانس بھی مری ثاقب
جا رہی ہے سینے سے آ رہی ہے سینے میں





تصوّر میں اب میرے طیبہ نگر ہے
جو میرے پیارے محمدؐ کا گھر ہے

انہیں سبز گنبد کے جلوے مبارک
میسّر جنہیں دید آٹھوں پہر ہے

خدایا جھلک نورِ احمدؐ کی دکھلا
غلامی میں جسکی یہ شمس و قمر ہے

کبھی ذکر ان کا کبھی یاد اُن کی
وظیفہ یہی میرا شام و سحر ہے

محمدؐ ہمارے مقدر بھی کر دو!
وہ خاکِ مدینہ جو نورِ بصر ہے

تصدق ہے وابستگی پر یہ ثاقب
درِ ہاشمیؒ آپ ہی کا تو در ہے



وہ یاد آتی ہے جادو بھری مدینے کی
تو رقص کرتی ہے دل میں خوشی مدینے کی

میں اپنے رب سے یہی مانگتا ہوں شام و سحر
دل و نگاہ کی جنت، گلی مدینے کی

اسی کی روح کو حاصل ہوا سرورِ حیات
جسے نصیب ہوئی چاندنی مدینے کی

رسائی اسکو ملی بزمِ عرشِ اعظم تک
جسے بھی خاکِ کفِ پا ملی مدینے کی

وہ اپنے سجدے سے ہرگز نہ سر اٹھائے گی
بہار دیکھے اگر شاعری مدینے کی

تمام عمر کی معراجِ آرزو ہے یہی
جبینِ شوق ہو اور بندگی مدینے کی

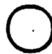
حیات میری بسر ہو اُسی عبادت میں
کبھی ہو یاد حرم کی کبھی مدینے کی

مچل رہی ہے مری روح ان کے سجدے کو
خدا نصیب کرے حاضری مدینے کی

وہ اس میں ہیں جو بنے عرشِ پاک کی زینت
اسی لئے تو ہے رفعت بڑی مدینے کی

بہ فیضِ سنجر و بغداد، دہلی و کلیر
مرے ذہن کو ملی روشنی مدینے کی

متاعِ زیست کو ثاقب نثار کر ڈالوں
اگر عطا ہو مجھے اک گھڑی مدینے کی





چھایا ہے مرے دل پر اب رنج و الم آقا
اک نظر کرم آقا اک نظرِ کرم آقا

روضے کے تصور میں ارمان مچلتے ہیں
یہ آنکھ بھی حسرت میں ہو جاتی ہے نم آقا

اُن کاکلِ مشکیں کی اُس روئے منوّر کی
کونین کے خالق نے کھائی ہے قسم آقا

خود عرشِ معلّٰی بھی اور عرش کا مالک بھی
سب آپ کے شیدا ہیں کیا لوح و قلم آقا

نادانوں کو کیا کہئے وہ صرف بشر سمجھے
تم نورِ مجسم ہو تم نورِ قدم آقا

سرکار کے جلووں کی جب بھیک ملے مجھکو
رکھ لوں گا دل و جاں میں وہ حسنِ قدم آقا

سرکار کے پیاروں کا جب طوق گلے میں ہے
دشمن کے مقابل میں ٹوٹے نہ بھرم آقا

بے تاب غلاموں کی مشتاق جبینوں کو
کیوں جھکنے نہیں دیتے اربابِ حرم آقا

معراجِ غلامی ہے یہ بھیک مجھے دیدو
سرکار کے قدموں پر نکلے مرا دم آقا

سرکار کی مدحت کی توفیق کہاں ہوتی
ثاقب یہ تمہارا اگر ہوتا نہ کرم آقا





میری جبینِ شوق کہاں اور یہ سر کہاں
اُن کے قدومِ ناز کی وہ رہگذر کہاں

اپنی حیات و زیست کے صدہا برس نثار
اُن کے دیارِ پاک کی شام و سحر کہاں

کچھ بھی نہیں ہے رونقِ عرشِ عُلا سے کم
اُن کی حریمِ ناز کے محراب و در کہاں

مرہون ان کے نور کی کُل کائنات ہے
روئے نبیؐ کے سامنے ذکرِ قمر کہاں

دل کی نظر کو ان کے حرم تک رسائی ہے
ورنہ تجلیات کہاں چشمِ سر کہاں

آئے بھی اور ہیں بھی جہاں میں کروڑ ہا
لیکن خدا گواہ کہ ایسا بشر کہاں

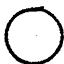
ہیں بندگانِ حال تجلی سے فیضیاب
اُن بندگانِ قال میں اک دیدہ ور کہاں

اس سے زیادہ اُن کو سمجھ ہی نہیں سکے
شانِ رسولِ پاک کہاں نامہ بر کہاں

میری شکستہ حالی پہ پیار آگیا انہیں
اُنکی نگاہ ناز، مری چشمِ تر کہاں

اُنکی نوازشوں پہ بھروسہ ہے اور بس
ورنہ ہمارے پاس تو زادِ سفر کہاں

یاد اُنکی ذکر اُن کا ہیں اُنکی عنایتیں
ثاقب کہاں یہ مدحتِ خیرالبشر کہاں





اللہ سے کب اسکے سوا مانگ رہا ہوں — سرکار دو عالم کی رضا مانگ رہا ہوں

بیماریٔ دل کا مری درماں یہی ہے — میں زلفِ معنبر کی ہوا مانگ رہا ہوں

اس نورِ مجسم کا خدا خود ہی ہے عاشق — میں جلوۂ نورِ کفِ پا مانگ رہا ہوں

تقدیر چمک جائے گی دل ہوگا منور — میں عشقِ محمدؐ کی ضیا مانگ رہا ہوں

فردوس کا طالب ہوں نہ حوروں کا طلبگار — میں صرف مدینے کی فضا مانگ رہا ہوں

سجدے درِ اقدس کے ملیں پھر سے جبیں کو — سرکار سے یہ صبح و مسا مانگ رہا ہوں

بھر دیجئے سرکار مرا دامن مقصود — خیرات پئے آل عبا مانگ رہا ہوں

سر آپکے قدموں پہ رہے جب اجل آئے — آنکھوں میں لئے اشک دعا مانگ رہا ہوں

شہزادیٔ کونین کا حسینؑ کا صدقہ — میں حشر میں رحمت کی ردا مانگ رہا ہوں

ملت کیلئے کون ہے غم خوار بجز آپؐ — سرکار مداوائے جفا مانگ رہا ہوں

ثاقبؔ مجھے سرکار نوازیں گے کرم سے
بالواسطۂ خواجہ رضؔ پیا مانگ رہا ہوں



تصور میں ہے گلعذار مدینہ
دل و دیدہ ہیں بیقرار مدینہ

خود عرشِ بریں ناز کرتا ہے اس پر
مری جاں مرا دل نثارِ مدینہ

ہیں گرچہ لایق نگر مانگتا ہوں
الٰہی دکھا دو دیارِ مدینہ

تمنا ہے روضے کی جالی کو چوموں
بس اتنا کرم تاجدار مدینہ

چھپا لوں گا میں دیدہ و دل میں اسکو
نظر آئے جب وہ غبارِ مدینہ

مرا طائرِ دل مچلتا ہے پیہم
عطا ہوا سے مرغزارِ مدینہ

یہہ دل ان کے قدموں پہ قربان کر دوں
اگر آئے وہ شہسوار مدینہ

مری بندگی کی یہہ معراج ہوگی
نظر بھر کے دیکھوں منارِ مدینہ

اُنہیں کا کرم ہے انہیں کی عنایت
ہے ثاقب بھی اک جاں نثارِ مدینہ



در مصطفیٰ ﷺ کا مجھے اب گدا کر — مرے دل خدا سے یہی اب دعا کر

تمنائے دل کی یہہ ہے ترجمانی — ترستا ہوں پلکوں پہ موتی سجا کر

نبی ﷺ کی تجلی کا محتاج ہے یہہ — میں رکھا ہوں دل کے مکاں کو سجا کر

مرے دل کی دنیا منور ہوئی ہے — حسیں یاد کی ایک شمع جلا کر

کبھی کاش آئیں خراماں خراماں — میں رکھا ہوں دل اور آنکھیں بچھا کر

سنور جائیگی میری قسمت یقیناً — میں روتا ہوں قدموں پہ سر کو جھکا کر

سُراقہ رضؓ کی قسمت جگا دینے والے — نواسوں کا صدقہ عطا کر عطا کر

میں نعتیں لکھوں اور سناؤں تو ثاقب — مجھے دیکھ لیں وہ کبھی مسکرا کر





یارب میں کائنات کے سرور کو دیکھ لوں
دل جس کے ساتھ ہے اسی دلبر کو دیکھ لوں

قسمت جہاں سنورتی ہے اس گھر کو دیکھ لوں
جبریلؑ جس میں آتے تھے اس در کو دیکھ لوں

قلب و نظر کی جان و جگر کی ہے آرزو
جاکر مدینے روضۂ اطہر کو دیکھ لوں

روشن ہیں جس سے چاند ستارے زمیں فلک
اس نورِ حق کی شمع منور کو دیکھ لوں

یارب دکھا دے مجھکو مدینے کی سرزمیں
رحمت کے اس عظیم سمندر کو دیکھ لوں

اے چاند جن کے نور سے روشن ہوا ہے تو
ہاے کاش ان کے روئے منور کو دیکھ لوں

اللہ کے جمال کی صورت وہی تو ہے
تشکیلِ بشر میں نور کے پیکر کو دیکھ لوں

ان کے قدوم پاک کو چوموں گا ناز سے
کوثر بکف جو ساقیٔ کوثر کو دیکھ لوں

ان کے قدوم ناز پہ میری جبیں رہے
یوں خواب ہی میں اوجِ مقدر کو دیکھ لوں

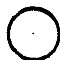
تاریکیٔ حیات کا رنگ اڑ ہی جائے گا
یارب میں انکی زلفِ معنبر کو دیکھ لوں

اے کاش زندگی میں مری آرزو بر آئے
کعبے کی جان دلبر داور کو دیکھ لوں

ہونا ہے جو بھی حشر وہ ہوتا رہے مگر
محشر سے قبل شافع محشر کو دیکھ لوں

ثاقب یہی تو ہے مری معراج بندگی
تقدیر کائنات کے محور کو دیکھ لوں





منور میری قسمت کا اسی سے تو ستارا ہے
نبی ؐ کے نقشِ پا کا جو مرے دل میں اجالا ہے

یہاں سے گنبدِ سرکار تک پرنور رستہ ہے
مرے سرکار کے ولیوں کا جس جس جا بھی روضہ ہے

وہی تقدیر کا یاور مقدر کا سکندر ہے
نبی ؐ کا دامنِ نسبت وہ جس کے ہاتھ آیا ہے

مدینے کی زمیں قسمت پہ اترا کر یہہ کہتی ہے
محمد ؐ مصطفٰے اسکا قدرداں خود عرشِ اعلیٰ ہے

ہماری سرخروی کا یقیں رکھ واعظِ ناداں
میسر ہمکو سرکارِ دوعالم کا وسیلہ ہے

رسولِ دوسرا کی یہہ عنایت ہے غلاموں پر
ولی اللہ سے نسبت ہی جنت کا قبالہ ہے

مجھے نعتِ نبی ؐ لکھنے کی جو توفیق بخشی ہے
نواسوں کا تصدق ہے نواسوں کا اتارا ہے

سواری رحمتِ عالم کی آئیگی یہاں ثاقب
کہ ان کا نعت کی محفل سے یہہ گھر جگمگایا ہے





خیالِ مصطفےٰ پیشِ نظر ہے — مرا دل دو جہاں سے بے خبر ہے
یہی معراج ہے اس بندگی کی — یہ میرا سر ہے ان کا سنگِ در ہے
میں خود سے بے خبر رہتا ہوں اکثر — کہاں مجھکو خیال خیر و شر ہے
بُرا تو ہوں مگر بے خوف بھی ہوں — مرے سرکار تو خیر البشر ہے
مرے ہاتھوں میں ہے دامانِ نسبت — مجھے کافی یہ دولت عمر بھر ہے
یہی ہے سرفرازی کا وسیلہ — قدوم پاک پر اُن کے یہ سر ہے
اسی سے زندگی میں ہے اُجالا — تپش ہے درد ہے سوزِ جگر ہے
ہوا جلوہ نما اس دل کے گھر میں — وہی جو تاجدار بحر و بر ہے
حسینوں کی انہیں سے آبرو ہے — بھکاری ان کے در شمس و قمر ہے
مری منزل نظر کے سامنے ہے — جدا ہر ایک سے میری ڈگر ہے

یہ ان کی یاد کا سرمایا ثاقبؔ
عدم کی راہ کا زادِ سفر ہے





اے رحمتِ عالم نورِ قدم
اے عرش نشیں تنویرِ حرم
اُمید لگائے بیٹھے ہیں ہم
سرکار ادھر اک نظرِ کرم

خورشید بنے تم سے ذرّے
تم نورِ عرب تم نورِ عجم
سرسبز رہے اپنی کھیتی
اے ابرِ کرم اے بحرِ کرم

قربان اشارے پر کونین
کیا جاہ و حشم کیا سیم و درم
امت ہے مصیبت میں آقا
ہو دُور یہ سارا رنج و الم

یہ آرزو بر آجائے کبھی
یہ میری جبیں قدموں پہ ہو خم
وہ سامنے ہوں اور آئے اجل
اے کاش نکل جائے مرا دم

یہ شاعرِ اہلِ سنت ہے
ثاقب کا رکھو سرکار بھرم



○

اے اجل اتنی جلدی ہی کیا ہے میں نے دیکھا نہیں ہے مدینہ
اسکو دیکھے بنا یہہ نہ ڈوبے زندگانی کا میرے سفینہ

سارے گل آگے سجدہ کریں گے ساری خوشبوئیں گردن جھکائیں
کاش مل جائے مجھکو ذرا سا میرے آقا کا خوشتر پسینہ

سب شہنشاہ محتاج اسکے ساری دنیا ہے اسکی سوالی
ان کی الفت کے جوہر کو لے کر دل وہ جس کا بنا ہے نگینہ

سبز گنبد کی تصویر روشن خانۂ دل کی رونق بنی ہے
رشک کرتے ہیں مجھ پر ملائک میرا سینہ ہے ان کا مدینہ

فرش سے عرش تک ہے رسائی بارگاہ خدا سے ہے واصل
آپ ہی کے تصدق میں آقا بندگی کو ملا وہ قرینہ

میں ہوں تقدیر پر اپنی نازاں دل یہہ پھولا سماتا نہیں ہے
انکی الفت ہے روح تمنا ان کی نسبت ہے میرا خزینہ

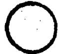
مجھکو حاصل ہے کیف غلامی میری عزت اسی میں نہاں ہے
ناز کرتا ہوں زیبِ گلو ہے ان کی نسبت کا طوق زرینہ

میری تقدیر روشن ہوئی ہے دامنِ پیر کامل کے صدقے
اس پہ آئینگے آقا کبھی تو انکی مسند ہے میرا یہہ سینہ

ان سے الفت ہے خالق کی سنت کتنی پرنور ہے اپنی قسمت
انکی الفت کی تاثیر دیکھو سنگدل بن گیا آبگینہ

زندگی کی یہی اسکی دولت بندگی کا یہی اس کا حاصل
نعت لکھ لکھ کے اترا رہا ہے ایک ثاقب سا بندہ کمینہ

○



بصیرت کی نظر میں ہے تصور شکلِ احمدؐ کا
بصارت کے مقدر میں بھی ہو جلوہ محمدؐ کا

سمجھتا ہوں یہی معراج ہے میرے مقدر کی
مری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نظارا سبز گنبد کا

بشر کے بھیس میں اسواسطے بھیجا ہے احمدؐ کو
بھلا کیا دیکھتا جلوا کوئی نورِ محمدؐ کا

ہمیں کیوں روکتے ہیں چومنے سے ان کے مرقد کو
فرائض کر دیا رب نے تو بوسہ سنگِ اسود کا

بروزِ حشر کام آنے کی دولت ہے یہی اپنی
عطا کر دے الٰہی ہمکو حصہ عشقِ سرمدؒ کا

کسی کو ناز ہو تو ہو عبادت کا اطاعت کا
بھروسہ ہے گنہگاروں کو ان کے لطفِ بیحد کا

شہِ کونین کے جلووں کی شمع جل اُٹھے گی جب
اجالا رشکِ جنّت ہو رہے گا میرے مرقد کا

شہِ بغداد کی نسبت ہمیں حاصل ہوئی جب سے
تصور رات دن رہتا ہے دل میں حسنِ احمدؐ کا

محمدؐ کی غلامی کا ہمیں اعزاز بخشا ہے
بڑا احسان ہے ثاقبؔ یہی تو ربِّ ایزد کا



مری بندگی میں جو کیف ہے وہ تمہارے نقشِ قدم سے ہے
مری زندگی کی ہر اک خوشی، یہ تمہارے لطف و کرم سے ہے

تری فکر میں ترے ذکر میں، ترے عشق میں جو لگا رہا
وہ قریب تیرے کرم سے ہے، وہی دور رنج و الم سے ہے

مرے پاس مال و متاع نہیں، میرے پاس نقدِ عمل نہیں
مری اس جہاں میں آبرو، یہ فقط تمہارے بھرم سے ہے

تو کہیں رہے تو کہیں ملے، مرا کام تیری تلاش ہے
مجھے واسطہ تری ذات سے، نہیں کام دیر و حرم سے ہے

ترا عشق دل کی خلش بھی ہے، ترا عشق دردِ جگر بھی ہے
میں چھپا کے اس کو رکھا مگر، یہ عیاں تو دامنِ تم سے ہے

مری روح کی وہ مراد ہے جو مری نظر کی بہار ہے
میں چراغِ طور، کو کیا کروں، مجھے کام شمعِ حرم سے ہے

مری خلد تیری تجلیاں، مرا بخت تیری زبان سے ہے
مجھے آخرت سے غرض نہیں، نہ نظامِ لوح و قلم سے ہے

میں نہیں وہ واعظِ خوش بیاں، جو نہیں ہے درد سے آشنا
مجھے واسطہ ترے غم سے ہے، اسے صرف جاہ و حشم سے ہے

میں ہوں ایک ثاقبِ پُرخطا، مرا ناز بھی ہے عجیب تر
جو مقام میری نظر میں ہے، وہ حسین باغِ ارم سے ہے



یا الٰہی عطا ہو قرینہ
ان کی مرضی پہ ہو میرا جینا

دل میں تصویر ان کی سجی ہے
میرا سینہ ہے ان کا مدینہ

ان کا احساس ہے ان کا تصوّر
ہے یہی زندگی کا خزینہ

اُن کی اُلفت کا ایسا اثر ہو
دل ہو میرا مثالِ نگینہ

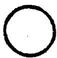
مُشک و عنبر تھا آبِ بقا تھا
کیا پسینہ تھا اُن کا پسینہ

میں ہوں بے بس مگر دل ہے بیتاب
میرے مالک دکھا دو مدینہ

آپ کی شانِ رحمت کا صدقہ
پار لگ جائے میرا سفینہ

طوقِ نسبت پہ نازاں ہے ثاقب
ہے یہی اس کا گنجِ زرینہ





مجھکو ہر گام پر سنبھالا ہے
اُن کا لطف و کرم نرالا ہے

روئے زیبا کا جو تصور ہے
اُس سے دل میں مرے اُجالا ہے

اوجِ قسمت یہ ہے زمیں کو ناز
گود میں اِسکی عرش والا ہے

جس سے جبریل بھی نہ تھے واقف
راستہ ان کا دیکھا بھالا ہے

کوئی ان کی نہیں جہاں میں مثال
کیسے سانچے میں خود کو ڈھالا ہے

اُنکی نسبت ہی لائی منزل پر
راستہ ہم نے یوں نکالا ہے

اپنے ولیوں کے ہاتھ میں دیکر
چادرِ دل مری کھنگالا ہے

دیکھ کر کھوٹے ایمان والوں کو
میرا ایماں ہوا دو بالا ہے

حبّ سرکار کا یہ گلدستہ
باغِ جنّت کا اِک قبالہ ہے

روسیاہی کا خوف ہے لیکن
آسرا اُن کی کملی والا ہے

اُس سے ایماں نکل گیا ثاقب
وہ جو عظمت پہ جلنے والا ہے





یا الٰہی مجھے پہونچا مرے سرکارؐ کے پاس
جو ہیں محبوب ترے بھی انہیں دلدار کے پاس

جن کی ابرو کے اشارے پہ ہے تقدیر حیات
سرورؐ کون و مکاں احمد مختار کے پاس

آرزو بھی یہی ارمان و تمنا بھی یہی
جا کے سجدے میں کروں روضۂ سرکارؐ کے پاس

ان کے قدموں پہ مری جان نچھاور کر دوں
وہ جو آ جائیں کبھی اس دل بیمار کے پاس

عرش سے آکے فرشتے جہاں کرتے ہیں طواف
روح کو چاہیئے رہنا اُسی گلزار کے پاس

حشر میں کام فقط ان کا وسیلہ آیا
اور کچھ بھی تو نہ تھا مجھ سے خطا کار کے پاس

ان کی اُلفت ہی میں پلتے ہیں مرے سب افکار
اُن کی عظمت کے سوا کیا مرے اشعار کے پاس

آپ اسی شان سے مرقد میں ہیں جلوہ افروز
روز آتے ہیں ملائک مرے سرکار کے پاس

چشم موسیٰ سے جو پوچھو تو یہی کہدے گی
چاند تارے ہیں بھکاری رخِ انوار کے پاس

ہم بھی اُمید برأت کی لئے بیٹھے ہیں
جوش ہے آج کی شب رحمتِ غفار کے پاس

اُن سے مل جائے گی خیرات شفاعت ہمکو
جب پہونچ جائینگے ہم نبیوں کے سردار کے پاس

مانگو مل جائے گی کونین کی دولت اُن سے
کونسی چیز نہیں ہے شہ ابرار کے پاس

ایک مفلس درِ سرکار کا مشتاق بھی ہے
اے صبا کہدے یہہ جاکر مرے غم خوار کے پاس

روز محشر یہی کہدوں گا میں رب سے ثاقب
اُن کی نعتوں کے سوا کیا ہے گنہگار کے پاس



رب کے دلدار ہیں مدینے میں
سب کے سرکار ہیں مدینے میں

جن کے جن و بشر، ملک ہیں غلام
اب وہ سردار ہیں مدینے میں

انبیا مقتدی بنے ان کے
ان کے سالار ہیں مدینے میں

رحمتِ عالمیں لقب اُن کا
حق کے انوار ہیں مدینے میں

کالی کملی میں چاند سے تھے
یوں ضیا بار ہیں مدینے میں

سب خدائی ہے، مملکت ان کی
اسکے مختار ہیں مدینے میں

اپنی امت کے جاں نثاروں کے
ناز بردار ہیں مدینے میں

ہم غلاموں کے حال سے ہر دم
وہ خبردار ہیں مدینے میں

غم نصیبی کو مل رہی ہے آس
اپنے غم خوار ہیں مدینے میں

ان سے وابستہ ہیں کروڑوں ولی
شانِ ابرار ہیں مدینے میں

جس پہ شیدا ہے خود خدا ثاقب
وہ طرحدار ہیں مدینے میں





مرے شوق میرے ارماں مجھے لے چلو مدینے
وہی روح کا گلستاں مجھے لے چلو مدینے

وہ ہے نازِ عرشِ اعظم وہی ان کا سبز گنبد
وہی خلد کا ہے ایواں مجھے لے چلو مدینے

وہی فخرِ انبیاء ہیں وہی سرورِ دو عالم
وہی میرے دین و ایماں مجھے لے چلو مدینے

نہیں کوئی ان کے جیسا نہ تھا کوئی ان کا سایا
وہی انبیاء کے سلطاں مجھے لے چلو مدینے

میں گنہگارِ نادم میں ہوں اک غلامِ عاصی
ہیں وہی شفیعِ عصیاں مجھے لے چلو مدینے

وہ ہیں رحمتِ دو عالم میں امیدوارِ رحمت
نہیں میرے پاس ساماں مجھے لے چلو مدینے

میں اسیرِ عشقِ احمد ﷺ میں مریضِ ہجرِ سرور ﷺ
ہے یہی تو میرا درماں مجھے لے چلو مدینے

میں انہیں کی آرزو کو لئے دل میں جی رہا ہوں
کرو اور مجھ پہ احساں مجھے لے چلو مدینے

وہ حبیبِ کبریا ہیں وہ جو عرش پر گئے تھے
وہ ہیں میرے دل میں مہماں مجھے لے چلو مدینے

میری معصیت نے ثاقبؔ مجھے کر دیا پشیماں
ہے وہیں پناہِ عصیاں مجھے لے چلو مدینے



پڑھوں گا میں نعت ان کے در پر خوشی کے آنسو بہا بہا کر
کبھی تو نظریں اٹھا اٹھا کر کبھی تو گردن جھکا جھکا کر

عجیب دل کا رہے گا عالم، زباں پہ صلی علیٰ کے نغمے
کروں گا روضے کا میں نظارا، جبیں کے سجدے لٹا لٹا کر

نصیب نے یاوری جو کی ہے، یہ عرف ان کی نوازشیں ہیں
کرم سے دامن کو بھر ہی لوں گا، میں ان کو نعتیں سنا سنا کر

حضور ہیں رحمت دو عالم، میں ان کے جود و کرم کے قرباں
حقیر ادنیٰ غلام کو بھی نوازتے ہیں بلا بلا کر

وہ بحر جود و سخا ہیں بے شک، وہ رحمتوں کے خزانے والے
کریں گے کھیتی مری ہری وہ، کرم کی بارش گرا گرا کر

وہی ہیں مختارِ ہر دو عالم، وہی ہیں ساری عطا کے مالک
عنایتوں کو سمیٹ لوں گا، طلب کا دامن بڑھا بڑھا کر

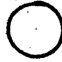
رہے تصور مرا سلامت، یہ ہے گزارش ان کے پائے اقدس
میں چومتا ہوں حسیں کفِ پا، لبوں کو اپنے لگا لگا کر

وہ دیکھے ولیوں کا اپنے دامن، ہماری حالت پہ مہرباں ہیں
وہ لاج رکھے ہوئے ہیں ابتک، مری خطائیں چھپا چھپا کر

وہ رحمتِ عالمیں ہیں بے شک، غفور بھی ہیں رحیم بھی ہیں
کرم سے اپنے نواز دیں گے، یہ روسیاہی مٹا مٹا کر

امید پہ جی رہا ہوں ثاقب، کبھی تو آئیں گے اس میں آقا
رکھا ہوں ان کے ہی واسطے میں، یہ خانۂ دل سجا سجا کر





میری قسمت میں جو نسبت کا اُجالا آیا — بندگی کے لئے بے مثل اثاثہ آیا

میں سمجھتا ہوں یہی ہے مری معراجِ حیات — لب پہ نام آتے ہی نظروں میں سراپا آیا

مَن رَآنی کا وہ مژدہ ہے ہماری دولت — آپ کی شکل میں اللہ کا جلوا آیا

دل کی دنیا کو عجب رشکِ چراغاں دیکھا — جب تصور میں وہ ماہِ شبِ اسریٰ آیا

غوث رضؓ و خواجہ رضؓ کے وسیلے سے نوازا ہے مجھے — کیا بتاؤں مری تقدیر میں کیا کیا آیا

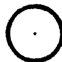
ان کا وہ عفو و کرم جو دو عطا کیا کہنے — دیکھو تاریخ میں انعامِ سراقہ رضؓ آیا

مسکرا اُٹھے مرے دل کے سبھی غنچۂ شوق — جب کبھی بزم میں وہ ذکرِ پسینہ آیا

عرشِ اعظم کے تصور میں دل وجاں ہوئے گم — جب مدینے میں نظر گنبدِ خضریٰ آیا

ان کی انگلی کے اشارے میں ملی مجھکو نجات — کام محشر میں نہ زہد آیا نہ تقویٰ آیا

سرفرازی کا بنا ہے یہی ساماں ثاقب
نعت گوئی کا مقدر میں جو حصہ آیا



نعت پاک بوقتِ حضوری



در مصطفٰے پر یہہ سر اللہ اللہ — تصدق مرا دل جگر اللہ اللہ
میں ایسی عنایت کے قابل کہاں تھا — توانے ہیں مجھکو مگر اللہ اللہ
یہہ نورانی منظر ہے جنت سے خوشتر — منور کی ہے یہہ سحر اللہ اللہ
سب در روز اس نور و رحمت کے در پر — بھکاری ہیں شمس و قمر اللہ اللہ
تصور مرا بار ہا تے لگا ہے — ملے ہیں اسے بال و پر اللہ اللہ
زہے بخت ہاتھ آیا دامانِ نسبت — یہی میرا گنج گہر اللہ اللہ
یہہ توفیق نعت ان کا لطف و کرم ہے — کہاں مجھ میں ایسا ہنر اللہ اللہ
جسے چاہیں در پر بلالیں گے سرکارؐ — نہ ہوگی اسے فکر زر اللہ اللہ
عنایاتِ محبوب داور پہ ثاقب — تصدق مرا گھر کا گھر اللہ اللہ



ہائے میں کیوں آگیا یارب مدینہ چھوڑ کر — سرور کونین کے در کار تارا چھوڑ کر
اے دل ناداں کہاں حاصل رہے گا اب سکوں — رحمتوں کے اس سمندر کا کنارا چھوڑ کر
شادماں تھا پر سکوں تھا اسکے دامن میں غلام — اب پشیماں ہے بہت اپنا سفینہ چھوڑ کر
میرے ہر اک درد کا درماں ہے ان کا کرم — کیوں کسی کا رخ کروں اپنا مسیحا چھوڑ کر
ان کی رحمت نے مجھے آغوش میں لے ہی لیا — جب چلا سرکارؐ تک اپنا قبیلہ چھوڑ کر
قلب مومن کو الٰہی دے وہی سوز و گداز — جس طرح روتا رہا ان کو حنانہ چھوڑ کر
زندگی کی راہ سب تاریکیوں میں ہے گھری — آگیا ہوں جب وہ رحمت کا اجالا چھوڑ کر

اب یہی ہے مدعائے زندگی ثاقب مرا
ان سے وابستہ رہوں میں ساری دنیا چھوڑ کر



عجیب شان کا ہے تذکرہ مدینے کا
دل و نگاہ پہ چھایا نشہ مدینے کا
غلام سرور کونین کو ہے ناز یہی
مدینے والا خدا کا، خدا مدینے کا

فرشتے اس کا یقیناً طواف کرتے ہیں
وہ جس نگاہ میں ہے دلربا مدینے کا
زہے نصیب وہ تقدیر سا سکندر ہے
نظارا جسکو ملا جانفزا مدینے کا

طواف کرتے ہی رہتے ہیں عرش والے بھی
نہیں ہے عرش سے کچھ فاصلہ مدینے کا
یہ دیکھ دہلی و اجمیر کلیر و بغداد
کہ جل رہا ہے چراغِ ہدیٰ مدینے کا

یہ ان کی چشمِ عنایت کا فیض ہے بے شک
ہے میرے دل میں عجب دلولہ مدینے کا
یہی تو مانگ رہا ہوں خدا سے شام و سحر
سفر نصیب کرے بارہا مدینے کا

گروہ اہلِ طریقت میں آگیا ثاقبؔ
نصیب سے جو ملا سلسلہ مدینے کا





درِ مصطفیٰ ﷺ آج پیشِ نظر ہے — زہے بخت اب دل مسرت کا گھر ہے
سرِ بندگی کو ملی آج معراج — شہنشاہِ کونین کا سنگِ در ہے
میں ان کی عنایت، نوازش کے قرباں — تصور میں ان کے قدم میرا سر ہے
میں اُن کے کرم پر کروں کیا نچھاور — وفورِ مسرت میں اب چشم تر ہے
دو عالم کے سرکار ہیں سب کے داتا — گدائے رسولِ خدا تاجور ہے
بنایا ہے مختارِ کونین ان کو — وہ اللہ جو خالقِ بحر و بر ہے
غلامیٔ سرکار ﷺ دولت بڑی ہے — یہ مال و متاع ہے نہ یہ سیم و زر ہے
یہ فیضانِ نعتِ رسولِ خدا ہے — قلم میں اثر ہے زباں میں اثر ہے
فقط ایک نسبت پہ نازاں ہے ثاقب — نہ طاعت نہ تقویٰ نہ علم و ہنر ہے





مرا بخت پھر یوں جگایا گیا ہے — یہ سر ہے مرا اور درِ مصطفےٰ ہے

مدینے کی کیا شان ہے اللہ اللہ — خود عرشِ بریں اور جنت فدا ہے

عجب بارشِ رحمت و نور ہے یاں — ہوا رقص میں ہے معطر فضا ہے

شہنشاہ کونین کی بارگاہ میں — سرِ بندگی آج میرا جھکا ہے

خدا نے کہا شان میں جن کی لولاک — وہ محبوب رب سرور انبیاء ہے

کبھی ان کا سایا زمیں نے نہ دیکھا — بشکل بشر پر وہ نورِ خدا ہے

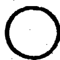
گئے عرش پر قاب قوسین کی صورت — حدِ جبرئیلؑ سدرۃ المنتہیٰ ہے

الٰہی یہ نعمت ہمیں بھی عطا کر — رضائے محمدؐ میں تیری رضا ہے

درِ پاک تک ہے رسائی کا ساماں — یہ جو نسبتِ غوثؓ و خواجہؒ دیا ہے

وہ جس سے منور ہیں چاند اور تارے — وہ کالی کملیا میں شمس الضحیٰ ہے

اسے بھیک عفو و کرم کی عطا ہو
یہ ثاقب جو اک بندۂ پرخطا ہے





کچھ لمحے جو اس در پہ عمر گذاری ہے
سرکارؐ کی رحمت نے تقدیر سنواری ہے

یوں میری غلامی کو معراج عطا کی ہے
یہ سر ہے مرا آقا دہلیز تمہاری ہے

عاجز ہے زباں میری کیسے ہو بیاں اس کا
پر نور فضا آقا یہ کتنی پیاری ہے

اسباب بنائے ہیں اور در پہ بُلائے ہیں
یوں میری تمنا جب رحمت کو پکاری ہے

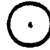
د[illegible]نِ ولایت ہے اب ابر کرم بن کر
سرسبز قیامت تک یوں کھیتی ہماری ہے

قربان تصور کے یہ صورتِ جاناں ہے
اس پردۂ دل پر جو تصویر اتاری ہے

دنیا کے مصائب کا کچھ خوف نہیں ہم کو
سرکارؐ کی نسبت سے اس دل کو قراری ہے

یوں چشم تصور ہے ثاقب کی اسی جانب
اے کاش کوئی کہہ دے آقا کی سواری ہے





ارض پر نور کو جب یہ دل شیدا دیکھا
ہر جگہ ان کی عنایات کا چہرہ دیکھا

دل نے اور میری نگاہوں نے کئے ہیں سجدے
سبز گنبد میں عجب نور کا جلوہ دیکھا

ان کی گلیوں کے طربناک ہر اک منظر میں
ان کی رحمت کا دل افروز سراپا دیکھا

اسکے اظہار سے ہے میری زباں بھی عاجز
کیا بتاؤں کہ مری آنکھ نے کیا کیا دیکھا

جسکے انوار پہ قربان ہزاروں جنّت
ساری دنیا سے وہ ماحول نیارا دیکھا

ان کے انوار کو سینے میں چھپانے والا
ارض طیبہ کا ہر اک ذرّہ سہانا دیکھا

جن پہ خود رشک کریں عرشِ بریں و جنت
ان کے آثار مبارک کا نظارا دیکھا

بھیک میں اپنی شفاعت کی لئے آیا ہوں
ان کی رحمت کا مری سمت اشارا دیکھا

ہونٹ پابند مگر قلب و نظر تھے آزاد
ان کا در چومتے ہر ادنیٰ و اعلیٰ دیکھا

میرے سرکار ہیں دنیا کے کریموں کے کریم
ان کے فیضان کو بہتا ہوا دریا دیکھا

چشم ثاقب کے تصور میں طفیل عرفاں رح
جو نہ دیکھا تھا کبھی آنکھ نے ایسا دیکھا

یاد آنے لگی ہے مسلسل میرے سرکار کی ہے عنایت
اے خدا میری قسمت میں لکھدے میرے آقا کے در کی زیارت

جان و دل کے یہی ہیں تقاضے سر میں سودا اسی کا بھرا ہے
انکی چشمِ عنایت کے قرباں مجھکو مل جائے حج کی سعادت

انکی چوکھٹ پہ سر میرا ہوگا میرے ارمان کی معراج ہوگی
میرے سرکار سے جب ملے گی جبہ سائی کی مجھکو اجازت

اپنے عصیاں کی ہے شرمساری منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں
بھیک عفو و کرم کی عطا ہو صدقہ تاج حسنِ رسالت

مجھکو بے مائیگی کا نہیں غم میرا ایمان و ایقان یہی ہے
آپ مختارِ کونین بیشک آپکے در کی دربان سخاوت

ناز کرتا ہوں قسمت پہ اپنی ہاتھ میں ہے جو دامانِ نسبت
اپنے روضے کے جلوے دکھاکر میرے ایماں کو دیجئے حرارت

غوث رضہ و خواجہ رضہ و صابر پیا رضہ کے طوق نسبت یہ آرا رہے ہیں
آپ ہی کے تصدق میں آقا مل گئے ہیں یہ شمعِ ولایت

آرزو اور تمنا یہی ہے زندگی ساری یونہی بسر ہو
ہو نہ مجھ سے جدا یہ خدارا آپکی یاد جانِ عبادت

نازش ثاقب کو سرکار پر ہے کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو
آپ کا اک غلامِ ازل ہے ہو نہ رسوا یہ روزِ قیامت

پھر مجھکو مدینے میں بلائیں تو عجب کیا
پھر اسکے وہ اسباب بنائیں تو عجب کیا

یوں میرے مقدر کو جگائیں تو عجب کیا
پرنور جمال اپنا دکھائیں تو عجب کیا

کعبہ ہی مقصود یہی اپنے لئے ہے
سر نقشِ کفِ پا پہ جھکائیں تو عجب کیا

لولاک لما رب نے سنایا تو عجب کیا
معراج کی شب دلہا بنائیں تو عجب کیا

وہ مثلِ بشر نورِ مجسّم ہیں بلا شک
وہ عرشِ معلّی پہ بھی جائیں تو عجب کیا

وہ مالک و مختار ہیں شمس اور قمر کے
انگلی کے اشارے پہ چلائیں تو عجب کیا

طوفانِ حوادث میں پکاروں گا جب ان کو
بیڑے کو مرے پار لگائیں تو عجب کیا

جب اشک رواں ہوں مری آنکھوں سے تڑپ کر
تب خواب میں تشریف وہ لائیں تو عجب کیا

جب نزع میں وہ سامنے آجائیں گے مرے
سرکارؐ کو تب نعت سنائیں تو عجب کیا

جب حشر میں ہو جاؤں پریشان و پشیماں
کملی میں اگر مجھکو چھپائیں تو عجب کیا

پھیلائے گی آغوش کو سرکارؐ کی رحمت
فرقت میں کبھی اشک بہائیں تو عجب کیا

میں غوث رضؓ و خواجہ رضؒ کے غلاموں میں رہوں گا
وہ اپنی نظر مجھ پہ اٹھائیں تو عجب کیا

کچھ اور نہیں پاس مگر اشکِ ندامت
ثاقبؔ کو اگر اپنا بنائیں تو عجب کیا

○



خیال نبیؐ کی رفاقت مجھے بس
یہہ تنویر رشد و ہدایت مجھے بس
خدا خود بھی انکی رضا کا ہے طالب
حبیب خُدا کی عنایت مجھے بس

زمانے کی تاریکیوں کا نہیں غم
وہ انوار شمع رسالت مجھے بس
جنہیں ہے عبادت پہ غرہ وہ جانیں
شفیع الوریٰ کی شفاعت مجھے بس

مرے روبرو ان کا جلوہ ہے جلوہ
انہیں دیکھنے کی عبادت مجھے بس
شفاعت کا حقدار ہو جاؤں گا میں
درِ مصطفیٰ کی زیارت مجھے بس

ملا دامنِ مصطفیٰ کا وسیلہ
یہہ ولیوں کے دامن کی نسبت مجھے بس
مصائب کی مجھکو نہیں فکر ثاقب
وہ سرکار کی اک عنایت مجھے بس



نبیؐ کی کالی کملی ہے متاعِ دوسرا میری
رکھیں گے لاج بے شک شافعِ روزِ جزا میری

کبھی تو روئے تابانِ محمدؐ دیکھ لوں یا رب
پہونچ جائے قبولیت کے در تک التجا میری

اسی سے تابناکی مل گئی میرے مقدر کو
تصور میں فدا جب ہو گئی ان پر انا میری

عبادت کی حقیقت کیا ہے ان کے لطف کے آگے
حیاتِ جاوداں بن جائے گی ان کی رضا میری

نبیؐ کے نور کا صدقہ، نبیؐ کے فیض کا حاصل
اسی سے ابتدا میری، اسی پر انتہا میری

ہر اک طوفانِ غم سے ہو گئی کشتی مری محفوظ
وہ رحمت مصطفٰے کی بن گئی جب ناخدا میری

درِ سرکارِ انور تک رسائی مل گئی اس سے
متاعِ دو جہاں ہے نسبتِ غوث الوریٰؓ میری

حضور سرورِ کونین کی یہ مہربانی ہے
کہ دامن آن کے ولیوں کا ہے رحمت کی ردا میری

نوازا رحمتِ سرکارِ عالمؐ نے مجھے ثاقب
ندامت سے جھکا لی اپنا سر جب ہر خطا میری



تمہاری چشم کرم ہے آقا ہماری دولت ہماری عزت
تمہاری رحمت کی وہ کملیا ہماری دولت ہماری عزت

خیالِ انوارِ عرشِ اعظم ہماری خوشیوں کا ہے خزانہ
تمہاری محبوبیت کا صدقہ ہماری دولت ہماری عزت

تمام نبیوں کے آپ سرور تمہاری عظمت ہے حسنِ قرآں
خطابِ یٰسین اور طٰہٰ ہماری دولت ہماری عزت

تصورِ حسنِ مصطفیٰ پر یہ دل ہے صدقے یہ جاں نچھاور
وہ رحمت و نور کا سراپا ہماری دولت ہماری عزت

بروزِ محشر تمہیں مبارک مقامِ محمود اور شفاعت
تمہاری انگلی کا اک اشارا ہماری دولت ہماری عزت

یہ غوث رضی و خواجہ رضی کی نسبتوں نے ہماری تقدیر کو سنوارا
تمہاری عترت کا یہ سفینہ ہماری دولت ہماری عزت

ہمارے اس دستِ ناتواں میں تمہارے ولیوں کا جو ہے دامن
یہی وسیلہ یہی وسیلہ ہماری دولت ہماری عزت

غلام ہم بے نوا ہیں آقا ہماری تقدیر میں یہی لکھدو
تمہارے روضے کا وہ نظارا ہماری دولت ہماری عزت

کبھی تو مل جائے خواب ہی میں تمہارے ثاقب کا مدعا ہے
تمہارا اک قطرۂ پسینہ ہماری دولت ہماری عزت

سرشار اس طرح سے مری بندگی رہے
ہر دم درِ رسولؐ سے وابستگی رہے

دل میں عقیدتوں کی ہے محفل سجی ہوئی
شمع ولائے مصطفےٰ جلتی ہوئی رہے

صد شکر مجھکو نعتِ نبیؐ کا ملا ہے حُسن
میرے دل و دماغ میں یہہ روشنی رہے

داماں اولیائے نبیؐ کے طفیل میں
یارب مرے نصیب کی کھیتی ہری رہے

اے کاش میرے پاس اجل آئے اُس گھڑی
پائے نبیؐ پر میری جبیں جب جھکی رہے

تعظیم مُصطفےٰ ہی تو ایمان کی ہے جان
میری حیات دل میں یہی روشنی رہے

ان کے کرم سے خوب نوازا گیا ہوں میں
ان کی ثنا و نعت میں یہہ زندگی رہے

کرتا ہوں ناز طوقِ غلامی پہ اسلئے
محشر میں مجھکو کوئی نہ شرمندگی رہے

یارب ترے حبیبؐ کی چوکھٹ پہ سجدہ ریز
ثاقبؔ وہ جسکو کہتے ہیں سب صابری رہے



میری تقدیر رہا ہے رحمت داور کے قریب
جیسے پروانہ رہا ہے شمعِ انور کے قریب

نور سرکار دو عالم سے ہے یہ ساری چمک
جا کے کہدوں گا یہی میں مہ و اختر کے قریب

آرزو حسرت و ارمان و تمنا ہے یہی
جا کے طیبہ میں رہوں اپنے پیمبر کے قریب

دل مچلتا تو ہے سجدوں کے لٹانے کیلئے
ہوش قائم رہیں یارب مرے اس در کے قریب

میری مجبور نظر، انکی تجلی کا فروغ!
تشنگی جیسے ہو محروم سمندر کے قریب

ماسوا ہی میں الجھ کر جو نظر رہ جائے
کب ملے اسکو رسائی رخِ انور کے قریب

ان کی قسمت پہ مجھے رشک نہ کیوں آئے گا
وہ کبوتر جو رہے روضۂ اطہر کے قریب

قابَ قوسین کہا اسکو خدا نے ثاقب
اسقدر ہوگئے معراج میں دلبر کے قریب





تری نسبت کی دولت ہے تو غم کیا
ہزاروں امتحاں لاکھوں ستم کیا

تری مرضی ہی اصل زندگی ہے
نشاط و کیف کیا، درد و الم کیا

نظر کو ہے ترے جلووں سے مطلب
خیال و ہوش کیا خواب و عدم کیا

رخِ زیبا میں دیکھی ہر تجلّی
چراغِ طور کیا شمعِ حرم کیا

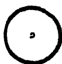
جبینِ شوق سجدے کر رہی ہے
نظر آیا ترا نقشِ قدم کیا

تمہاری آس پر بس جی رہے ہیں
ہماری بندگی کیا اور ہم کیا

بھری جائے یہ جھولی بے طلب ہی
سخی سرکار میں عرضِ کرم کیا

بتا دو اپنے ثاقب کو خدارا
کرم جائے یونہی بیمارِ غم کیا





وہی نور، نورِ ازل بحق جو طلوع ہوا ہے حجاز میں
وہی نور نورِ حبیبؐ ہے، جو ہے آسماں کے فراز میں

وہ ابوالبشرؑ کا عروج تھا وہ رضائے ربِّ قدیر تھا
جو ملک نے سجدہ کیا اُسے وہ تھا اس جبینِ نیاز میں

حدِ جبرئیلؑ سے ماورا، سرِ عرش رب کے تھے روبرو
رہے انبیاءؑ سبھی مقتدی، شبِ اسریٰ ان کی نماز میں

وہ جو کالی کملی تھی دوش پر، وہی رحمتوں کی محیط تھی
وہ قمر کی شمس کی جان تھی، جو جھلک تھی زلفِ دراز میں

وہی نور، نورِ محیط ہے، وہی نور شمس و قمر میں ہے
نہیں اسکے بن کوئی روشنی نہ نشیب میں نہ فراز میں

وہ بلالِ حبشؓ کی رفعتیں، وہ اویسِ قرنؓ کی عظمتیں
وہ بہارِ عشق کی دین ہے جو ملی تھی سوز و گداز میں

ورفعنا ذکرک کی شان ہے جو بنا ہے نعت کا پیرہن
یہی نغمہ زن ہے ابد تلک جو نشیب میں بھی فراز میں

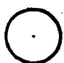
یہ شفاعتوں کی کلید ہے یہی عاصیوں کی اُمید ہے
سرِ عرشِ رب سے کہے ہیں آپ وہ جو بات راز و نیاز میں

کبھی بوترابؓ کی شان میں کبھی شاہِ قرن کی چشم میں
کبھی غوثؓ میں کبھی خواجہؓ میں کبھی پردہ ہائے مجاز میں

اے حبیبِ خالقِ دو جہاں ہے مقامِ محمود آپ کا
ہے غلام ثاقبِ صابری اسے دیکھو شکلِ ایاز میں



عظمتِ معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم



مرحبا مرحبا شب معراج / رفعت مصطفےٰ شب معراج

دیدنی تھی زمیں، فلک کی فضا / جب وہ دلہا چلا شب معراج

ہمرکابی میں تھے ہزاروں ملک / یوں چلا قافلہ شب معراج

رقص کرتی رہی تبسم سے / رحمتوں کی گھٹا شب معراج

محوِ نظارہ کائنات رہی / وقت بھی رک گیا شب معراج

عرش سے فرش تک محیط رہا / نور کا سلسلہ شب معراج

اُن کی پرواز عرش کی جانب / تھی گماں سے سوا شب معراج

بیت مقدس میں وہ امام بنے / مقتدی انبیاءؑ شب معراج

ابتدائے عروجِ مصطفوی / سدرۃ المنتہیٰ شب معراج

رک گئے جبرئیلؑ تو خود ہی / طے کیا راستہ شب معراج

حور و غلمان سب تھے شیدائی / یوں تھے جلوہ نما شب معراج

حکم رب تھا کریں ملک سارے / جنت آراستہ شب معراج

سیر کروائی اپنے بندہ کو / ذاتِ پاک خدا شب معراج

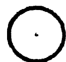
دیکھیں آیات ربہ الکبریٰ / یہ تھی رب کی رضا شب معراج

عرش کے پاس روحِ غوثؒ نے بھی / اپنا کندھا دیا شب معراج

سیرِ جنت کیا فلک دیکھے — رازِ قدرت کھلا شبِ معراج
چوم کر ان کے پائے اقدس کو — عرش بھی خوش ہوا شبِ معراج
دیکھتے ہی حبیب کو رب نے — اُدنُ مِنّی کہا شبِ معراج
قابَ قوسین کا طرّۂ اعزاز — ان کے سر پر سجا شبِ معراج
حق نے مَا زَاغ کی سند دیدی — روبرو تھا خدا شبِ معراج
وصل پُر شوق عرش نے دیکھا — نور سے نور کا شبِ معراج
راز کے سارے اُٹھ گئے پردے — یوں ہوا سامنا شبِ معراج
اپنی اُمت کی مغفرت چاہی — اس کا مژدہ ملا شبِ معراج
اپنی معراجِ بندگی ہے نماز — رب نے تحفہ دیا شبِ معراج
بیتِ مقدس میں عرش و جنت میں — اُن کا ڈنکا بجا شبِ معراج
التحیات والصلوٰۃ و سلام — باہمی تذکرہ شبِ معراج
دیکھتے ہی رہے کلیم اللہ — جلوۂ حق نما شبِ معراج

ناز کرتا ہے **ثاقبِ چشتی**
یہہ قصیدہ لکھا شبِ معراج

عظمت نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم



ملک کا وظیفہ ہے نعتِ رسولؐ — خدا خود بھی کہتا ہے نعتِ رسولؐ

یہ قرآں کے پاروں کی عظمت نبی ہے — تو نبیوں کا اُسوا ہے نعتِ رسولؐ

حرارت ہے ایماں کی جس سے دلوں میں — وہی ایک شمع ہے نعتِ رسولؐ

یہ کونین سب جس سے ہوتے ہیں سیراب — وہ رحمت کا دریا ہے نعتِ رسولؐ

ازل سے ابد تک انہیں کے ہیں نغمے — زمانہ کا چرچا ہے نعتِ رسولؐ

خدا تک رسائی ہوئی ہم کو آساں — ہمارا وسیلہ ہے نعتِ رسولؐ

یہی ہے قیامت میں کام آنے والا — وہ اپنا اثاثہ ہے نعتِ رسولؐ

اُسے سرفرازی کا زینہ ملا ہے — وہ جس نے بھی لکھا ہے نعتِ رسولؐ

مہرباں خود اس پہ ہوتا ہے خالق — وہ جو کوئی پڑھتا ہے نعتِ رسولؐ

یہاں کامرانی وہاں سرخروی — وہ جس کا سہارا ہے نعتِ رسولؐ

جلیں جلنے والے وہ ان کے مقدر — خدا کا بھی منشا ہے نعتِ رسولؐ

جو بجتا رہا ہے جو بجتا رہے گا — وہی ایک ڈنکا ہے نعتِ رسولؐ

وہ شاعر ہے خوش بخت جس نے لکھا — جناں کا قبالہ ہے نعتِ رسولؐ

سعادت سراسر ہے یہ نعت خوانی — بھلا ہے جو سنتا ہے نعتِ رسولؐ

دل و جان کی ہے مسرت سراسر — غموں کا مداوا ہے نعتِ رسولؐ

خدا اور ملائک سبھی اسکے مشتاق — عجب اک نقارا ہے نعتِ رسولؐ

اُسے روزِ محشر کوئی غم نہ ہوگا — وہ جس کا نصیبہ ہے نعتِ رسولؐ

ہر اک فکر نورانی ہوتی ہے اس سے — محمدؐ کا جلوا ہے نعتِ رسولؐ

بہت ناز کرتا ہے ثاقب سا کمتر — کہ اس کا وظیفہ ہے نعتِ رسولؐ





سلام بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ دینِ مبیں مرحبا سلام علیک — محمد عربی مصطفیٰ سلام علیک

حبیبِ حضرتِ جلّ و علیٰ سلام علیک — جمالِ نورِ خدا مجتبیٰ سلام علیک

خدا نے تمکو بنایا ہے نوشۂ اسریٰ — فروغِ زینتِ عرشِ علیٰ سلام علیک

رہے حضور تمہارے سر رسالت پہ — وہ تاج ختمِ نبوت سجا سلام علیک

علیؓ و فاطمہؓ حسنینؓ و اہلِ بیت ہوئے — تمہارا فیض ہے مشکل کشا سلام علیک

بقولِ جلّ و علیٰ آپ صاحبِ لولاک — حضور آپ شہِ انبیا سلام علیک

حضور آپ کے در کے بھکاری شمس و قمر — زبانِ خلق پہ شمس الضحیٰ سلام علیک

تمہارا دامنِ نسبت ہماری دولت ہے — حضور سرورِ کل اولیاء سلام علیک

غلام صابرِ دلشاں تمہارے نورِ نظر — ہو جدّ خواجہؒ و غوث الوریٰ سلام علیک

خدائے پاک بھی خود بھیجتا ہے تم پہ درود — فرشتے پڑھتے ہیں صلِّ علیٰ سلام علیک

یہ نذر خدمتِ اقدس میں کرتا ہے ثاقب

غلام حضرتِ صابر پیا سلام علیک

